

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ عَلَيَّ كُلِّ شَيْءٍ شَهِدَهُ

مُؤَفِّيًا وَغَارِفَانِ كَلَامٍ كَامِبُوعٍ ۛ

دیوانے دردِ عشق

میں نے تصنیف کی۔

حضر نے سخی، فقیر، بار، اسی، سائے، صاحبے

درازے، صوفی، قادرے، قلندر، رحمۃ اللہ علیہ
دارالافتاء، امنے، پور، شریفے، چونگے، ملتانے، روڈ، تحصیل، ضلع

لاہور

”جملہ متوقع بحق مرتب محفوظ ہے“

جامع القرآن خاندان القرآن

۴ فقیر سائیں خیال خدائی ۴

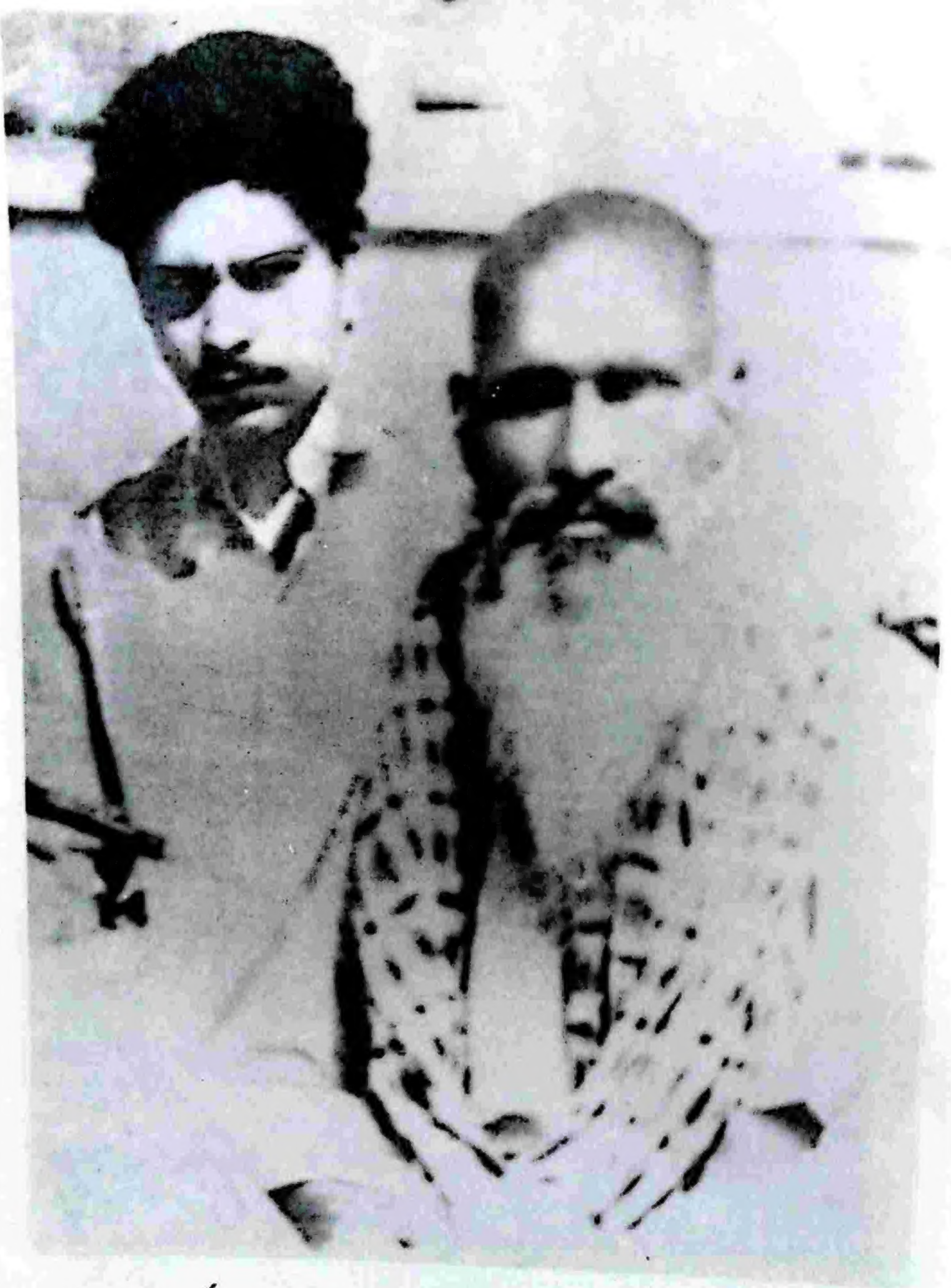
آستانہ المصطفائی دار القرآن امنیہ پوز شریف لاہور



صاحب دیوان حضرت فقیر سخی بابا راضی سائیں درازی صوفی قادری قلندر رحمت اللہ علیہ



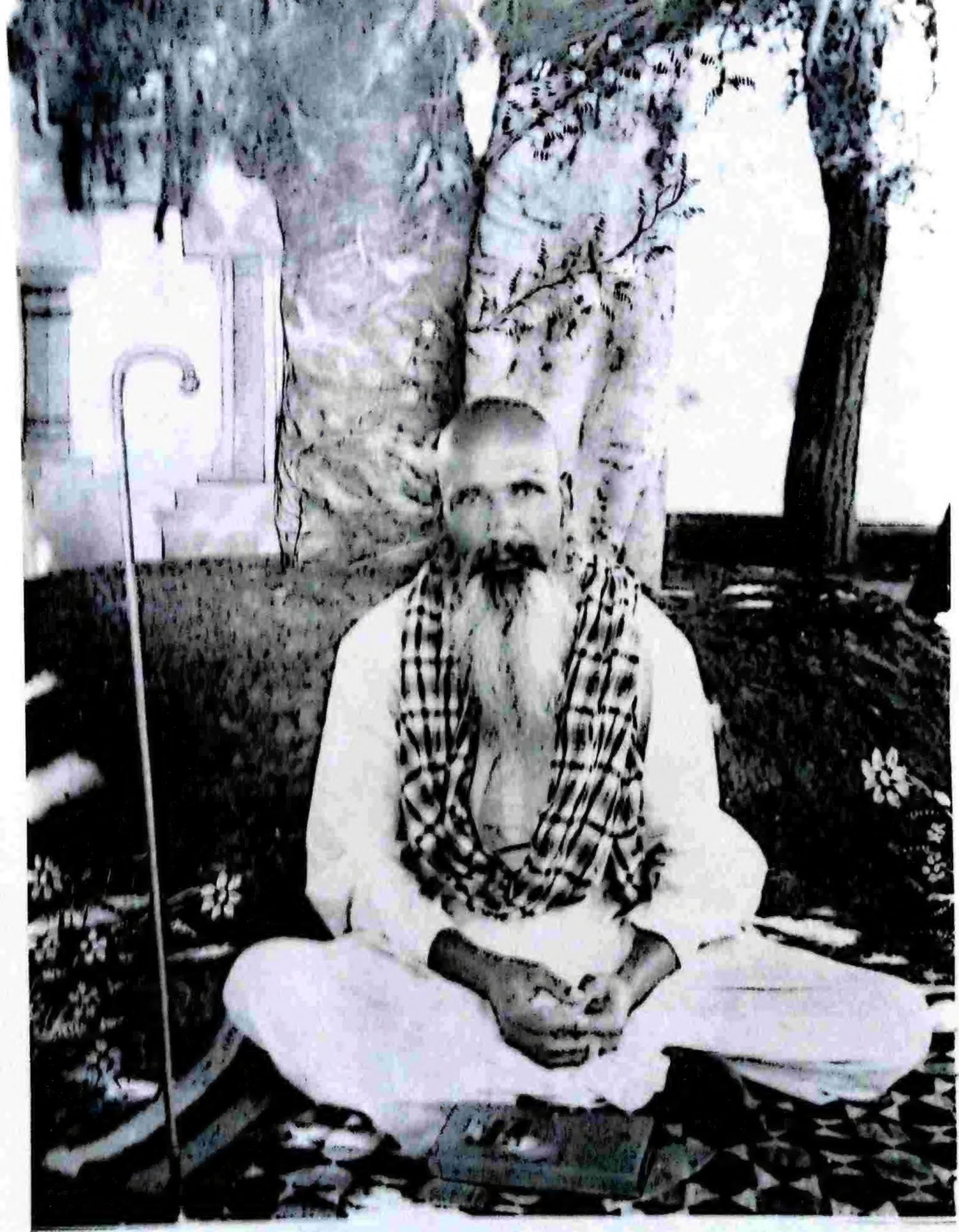
حضرت بابا راضی سائیں صاحب کے مرشد کامل تخی فقیر حضرت بابا محمد شفیع صاحب
درازی صوفی قادری قلندر المعروف تخی قائد علی رحمت اللہ علیہ



حضرت سخی مرشد بابا راضی سائیں صاحب اور آپ کے تن طالب سائیں خیال اللہ



حضرت بابا راضی سائیں صاحب و رازی صوفی قادری قلندر رحمت اللہ علیہ اور آپ کے تن طالب سائیں خیال اللہ صاحب۔ جامع العرفان



حضرت سخی بابا راضی سائیں صاحب درازی صوفی قادری قلندر رحمت اللہ علیہ

حضرت فقیر فی بیدارستی نائیں سا۔ یہ اور آپ کے فقر و (ملا بہان بن)



اللَّهُ شَيْخُ الْعَشْقِ الْمَحْبُوبِ

اللَّهُ أَحْمَدُ نَحْسِ الْطَلُوبِ

اللَّهُ شَاهِدُ الشُّهُودِ

اللَّهُ مَعْبُودُ الْمُقْصُودِ

اللَّهُ يُوقِظُ الْمَوْتُورِ

سَدَامُودِ

اظہار تشکر

جن عقیدت مند منجیر حضرات طالبانِ حق نے اس کتابے دیوانے درد
عشق کے طبع سے آماؤں کیا اور اس مشن کو کامیاب کرنے میں
بھرپور مدد فرمائی ہم اُنے صاحبانِ کے مشکور و ممنون ہیں۔ ربِّ کریم
اُنے کا خیر قبول فرما کر اُنے کو اہلِ عظیم عطا فرمائے۔ اور انہیں دونوں جہان
میں سرفرو و سرفراز کرے۔ اور اپنی رحمت و ازلے عنایت سے نوازے
آمین۔ شکریہ

(منجانبِ مرتبے)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

پیشے لفظ

اللہ ذاتِ پاک کے جلے شانے ہو ارشاد فرماتا ہے۔

إِنِّي أَوْلِيَاءُ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

ترجمہ:- اللہ کے دوستے ہمیشہ جیتے رہیں۔ آخرت سے اُن سے پرہیز

قسم کا خوف ہوگا۔ اور نہ ہی وہ غمگین ہو گئے۔

اور یہ بھی اللہ کریم نے فرمایا ہے:-

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ

”یعنی اللہ اُن سے راضی ہوا۔ اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔“

یہ اللہ کریم کے خاص خاص بندے جن کو ربُّ العزت نے اپنے

دوستی کیلئے منتخب فرمایا ہے۔ اور اپنے فضل و عنایت سے نوازا ہے۔

اُن کیلئے خداوند کریم نے فرمایا ہے، ”جس نے میرے ولی (دوست) کو

تکلیف دی۔ اُس کے ساتھ جنگ کرنا مجھ پر حلال ہوا،“ اور اسی طرح وہ

اپنے دوستوں کو غیر کے شر سے اپنے پیار اور حفاظت سے محفوظ رکھتا ہے۔

یہ اولیاء اللہ صوفیائے اکرام، درود دل درویش فقراء جو صدیوں سے ہر زمانے،

ہر وقتے با حکم خداوند کریم اسے دنیا میں تشریف لاتے رہے۔ پہلے بھی تھے

آج بھی ہیں اور رہتے دنیا تک آتے رہیں گے۔ اور جنہیں دوستوں اور

دلائل سے خاص کر دانہ گیا ہے۔ اور وہ اس کے ملک کے والے ہیں اور

اُن کو اپنے فعل اور اظہار کا نشانہ بنایا گیا ہے۔ اور طرح طرح کی کراستوں

سے مخصوص کئے گئے ہیں۔ اور طبعی آفتوں سے اُن کو پاک کیا گیا ہے۔ اور

نیز نفس اور سوا کی پیروی سے اُن کو خلاص دے گئے ہیں۔ یہاں تک

کہ اُن کی ہمت، محبت، گفتگو بمنز خدا تعالیٰ کے نہیں ہے۔ اور اُن کا بولنا

اللہ کے اصدار اور رموز کا اظہار چوتھا ہے۔ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم اسے فانی دنیا سے تشریف لیجانے کے بعد رشد و ہدایت

و حدیث واحدہ کا سلسلہ اولیاء اللہ صوفیائے اکرام فقراء درویشوں نے جاری

رکھا ہے۔ جو آج تک جاری ہے۔ اور ہمیشہ جاری رہیگا۔ انشاء اللہ العظیم۔

ان صوفیاء درویشوں نے اپنے گفتگو کلام اور تحریر سے عام

لوگوں کو اللہ کے احکامات سے روشناس کیا۔ اور وحدت و توحید حق کا

در سے دیا۔ ان سے سے بے شمار دوستانے اللہ کریم ایسے بھی ہوئے ہیں
 جنہوں نے اللہ پاک کے یگانگت، محبت و بنوے مال میں اپنا
 وطن، جہان، پیشہ قید ترکے کئے۔ اور دوسرے ملکوں یا علاقوں سے
 تشریف لے آئے۔ جہاں انکو جاننے پہچاننے والا کوئی نہیں تھا۔ اور جہاں
 کفر کا گڑھ جہاں زیادہ دیکھے وہاں ڈیرہ لگا کر بیٹھ گئے۔ اور جس علاقے
 میں مقیم ہوئے۔ اُس علاقے کے مادرِ زبان سے گفتگو اور کلامِ عارفانہ
 بیان کیا ہے۔ تاکہ ان کے نزدیک رہنے والے لوگوں کے سمجھ میں آسکے
 اور لوگوں کو اپنے اعلیٰ اخلاق اور محبت خاص سے گرویدہ کر کے انہیں
 سیدھے راہِ ربانے کے طرف متوجہ کیا۔ اللہ کے عاشق درد مندوں کیلئے
 موسیقی ویراگے رومانے غذا اور درد دل کے دوا و شفا پتے ہیں۔ اور
 صوفی درویش فقرا نے اپنی شاعری کو راگوں اور راگنیوں سے ذریعہ
 اظہار بنایا ہے۔ اور یہ صوفی درویش پاکے لوگ موسیقی سے خود اپنے طرہ
 واقعیتے رکھتے ہیں۔ اور اپنے عارفانہ عاشقانہ کلام کو موسیقی ویراگے کے
 ذریعے لوگوں کے دلوں میں محبت، ایثار، یکے جتنے، یگانگت و

انسانے دوستے پیار و بھائی چارے کا درس دیا ہے۔ اور یہ حق ہے کہ بتاتے ہیں
 کہ دینے و اسلام بھی اولیاء اللہ صوفیائے اکرام درویشوں فقیروں نے اخلاق
 و پیار سے پھیلا دیا ہے۔ نہ کہ جبر کے توار سے۔ انہی اللہ کے دوستوں درویشوں
 کے باتیں حق کے نشاندہی کرنی والی ہوتی ہیں۔ جو باتیں وہ کہتے ہیں پہلے
 خود اس پر عمل کرتے ہیں۔ انکی گفتگو بیانیہ میں خلوص و فہم سچائی و صفائے
 ہوتی ہے۔ اس لئے لوگوں کے دل پر اثر انداز ہو کر جلد دل سے اتر جاتی ہیں۔
 انکا پرکام اللہ پاک کے رضا ہوئے، مخلوق خدا کے بھلائے و رانہائی کیلئے ہوتا
 ہے۔ اور خاص لوگ انکی باخبر فانی ہاتھوں کو دل و دنیا سے سنتے ہیں
 اور سچائی و صدقہ یقین سے عمل پیرا ہو کر مقصد مراد پاتے ہیں۔ اور ایسے
 ہیں صوفیائے اکرام میں سے خاصۃ الخالص صوفی اکملہ ہکمالہ باجمالہ،
 صفا صفا، نور اعلیٰ نور، عشق و محبت مولا میں محو، سرمست جام منصور سے
 مخمور، درد مند درویش، دل ریش، سچا فقیر، جوان مرد، مرد خدا، بے
 رنج و بے ریا، فانی البندے، باقی الحق، میرے تھے منے کے مالکے
 کامل ہمارے و رانہ، با تقدیر، دل ضمیمہ مرشد سخن، بابا سائیں راضی فقیر

درازی صوفی قادر ہے قلندر رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کے شانے کامل
صوفی درویشوں میں شل مہتاب نہایت منفرد ہے جو کہ آپ کے صوفیانہ
عارفانہ و عاشقانہ کلام سے ظاہر ہے۔ آپ کا حال خیال اور رنیر لطیف
ہے۔ آپ اللہ کے نام میں عاشقانہ سے سب مقرب محبوب خاص الہام
فقیر پرورد پر محبت اسے آخر ماننے کے ہاتھ لے اصل ہا اللہ سر اللہ خیال اللہ
کے ساتھ تمام خیالوں سے خلا ہے پائے ہوئے ہے۔ اللہ پاک اپنے ذات کے
ساتھ یگانہ باقی الحق ہے۔ آپ کے گفتگو سے حق کا اظہار ہر دم حق موجود ظاہر
باطن ذات حق کو ثابت کیا ہے جو سچے میں بلکہ ذرے ذرے میں سما
جوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ! اللہ موجود ہے۔ اللہ سوائے شے نابود ہے۔ اور
جو موجود کو غیر موجود بنانے وہ کافر ہے جبکہ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ! اول
سچے میں ہوں۔ آخر بھی میں ہوں۔ ظاہر بھی میں ہوں۔ باطن بھی میں
ہوں۔ اسے بات سے ثابت ہے کہ اللہ سوا کوئی نہیں۔ اُسکی ہستی کے
سوا چیز نیست ہے۔ اور وہ ہستی وسیعہ اوست ہے۔ اور انہی کے
باتنہ، بہداشت ہوتوں نے مجھے اپنا دیوانہ اور اپنے سچے محبت سے

مشانہ بنا دیا۔ بچے میں نے اپنے ساتھیوں کو ہر وقتے نرا لے شائع میں دیکھا
 ہے۔ میرے ساتھیوں کے رمنز طریقے جیسے فقیر اسے آخر وقتے میں ملتا بہتے
 مشکوں و محال ہے۔ اللہ پاک کے فقیر درویش اور بچے مگر سخی بابا راضی
 ساتھیوں ساتھیوں کے صفات، رمنز و طریقے والا جو اپنے طالبوں سے توقع و مریدانہ فورا
 مساکینوں سے بے غرض و سخی محبت کر نیوالے طالبوں سے توقع پر پہلے ایثار و قربان
 ہو نیوالے نیکے و محبت بھرے دیکھ دردمندوں کا شکار اپنے نورانی نور
 بھرے نظروں کے تلوار سے کیا ہے جو بھی آپ کے دام میں آیا وہ توقع
 گوئی و محبت کے چور سے حلال ہو گیا۔ اس کے بسترے نہانے ہو گئے۔ اور
 مستی میں مشانہ حال ہو گیا۔ اور یہ ضرور ہوتا ہے کہ فقیر جسکو طریقے کے
 راستے کا اچھا جانتے ہیں انکو رومانی راز سے آشنا کرتے ہیں۔ نہ اچھے،
 [جائے، بزدل، بے محبت و بے وفا کو حقانہ حال نصیب نہیں ہو سکتا۔
 اور نہ ہی فقیر ایسے شخص کو محبت میں قبول کرتا ہے۔ یہ تو اسے مالک حقیقی
 کے خاصہ عنایت ہے جسکو چاہے اپنا راز عطا کرے۔ اور اپنے پیچھے
 دے۔ اور فقیر کے نظر میں اپنا بے گناہ ایک جیسے ہوتا ہے۔ بلکہ انہوں سے

زیادہ بیگانوں کو اپنے محبت و قربت سے قریب رکھتے ہیں۔ فقیر درویش کیلئے
 اپنا کوئی نہیں چھوڑتا۔ اس لئے کہ فقیر بھی پیغمبروں والے منہ سے رکھتا ہے۔ یعنی
 سب چھوڑنے کے غیر مانگتا ہے۔ سب کو دعا دیتا ہے۔ سب کا بھلا سب کے غیر
 نہیں کوئی غیر نہ کسی سے دوستی نہ کسی سے بیزاری۔

سچی ہمدردی پائے نے فرمائی ہے کہ! جاؤں وامحق کے دوستی و صحبت سے ہٹو
 کیونکہ وہ اپنے طرف سے اُنکے خیال مطابق جو کچھ بھی کرے گا۔ وہ سراپا رہے
 کاری اور دل آزاری کے سوا اور کچھ نہیں ہوگا۔ سمجھدار کے دوستی فائدہ
 مند ہوتی ہے۔ دانہ انسان نے جبے کوئی بہتے کہتا ہے تو پیچ سوچتا ہے کہ!
 جو بہتے سے کہتا چاہتا ہوں اس سے کسی کا دل تو نہیں دُکھے گا۔ سناٹے
 و سمجھدار انسان نے دل دُکھانے والے بہتے پر گز نہیں کرے گا۔ بلکہ اچھے
 و پیارے بہتے سے بہتے بہتے کرے گا۔ جو پردل کو محبوب و بہ مقصد ہو
 اور دل و روح راضی ہو۔ اللہ پائے کے کسی بندے کے عیب جوئے
 و غیبت کرنا، برا جانتا یہ حکارت کے نظر سے دیکھنے والا اللہ کا بندہ نہیں
 ہوتا۔ بلکہ شیطان کا بندہ ہوتا ہے۔ اللہ کا بندہ پرچیز خداوند پائے کے سمجھ کر

۱۰
اُسکی خدمت، محبت اور قدر کرتا ہے کہ! یہ میرے مالکے اللہ پاک کے

تخلیق ہے۔ ہر چیز اُس نے بڑے پیار و محبت سے بنائی ہے۔ ہر چیز میں
اُسکا صُف ہے۔ اور وہ صُف کا خالق و مالک ہے۔ اللہ بڑے پاک و فرات

ہے کہ! ہر شخص کو کس کے عیدے ہوئے و پیٹ پیچھے غیب سے کرتا ہے۔ وہ کبھی بھی

مُراد نہیں پائے گا۔ نہ مُراد دیکھا۔ حالانکہ اللہ والے اللہ کے دوست و قراء تو

ہر چیز کو حقیقت کے نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ صفا حق کو نہیں۔ اور صوفیہ صفا نور

درویشوں نے تو ہر جگہ صاحب ذاتِ حاضر، ناظر، اول، آخر، ظاہر، باطن،

اندر باہر ربّ ہے ربّ دیکھا ہے۔ اور دکھایا ہے۔ جیسا کہ بڑے پاک نے

فرمایا ہے کہ!

آیا اصل اعتبار و ج اولیٰ تھا انسانے ذا

یعنی یقین کے نظر سے دل کے آنکھوں سے دیکھا تو اندر باہر اللہ ہے اللہ

نظر آیا۔ اور انسانے خود پردہ ہے۔ آپے ہے اپنا مجاہد بنا چوا ہے جیسا کہ

فرمایا ہے کہ! ”جہاں جسم کا لہ مجاہد ہے۔ ایچ ہے پردہ ایچ عذاب ہے۔“

یہ میرے بڑے پاکے کا فیضِ عام ہے کہ آپ نے طالبِ حق کیلئے طریقے
 کا راستہ صاف دیا ہے۔ فرمایا ہے۔ آپ نے اپنے طالبانِ حق سے کوئی
 بات پوشیدہ نہیں رکھی۔ اپنے طرف سے بڑی سمجھوتہ و شفقت
 فیضِ فقیر عطا و عنایت فرمائی ہے۔ آپ سخی سرکار نے ہر کسی کے
 لئے اپنی سخاوت کا دروازہ کھلا رکھا ہے۔ سب کو مرادیں دیتے ہیں اپنے
 لئے کوئی مراد نہیں مانگتے۔ اور اپنی زندگی دوسروں کے مرادیں پوری
 کرنے کیلئے وقف کی ہے۔ کیونکہ سخی کریم کا کام ہے دینے کرنا۔ وہ دینے
 دیتا ہے لیتا نہیں۔

بڑے پاکے بابا راضی سائیں صاحبے کو فیضِ عشقِ اللہ درگاہِ اقدس
 حضرت داتا گنج بخش فیضِ عالم مظہر نورِ خدا رحمۃ اللہ علیہ سے عطا ہوا۔
 اور آپ کے پیرِ مفاہ حضرت سخی سچلہ سُرستے منصور آفرانزما
 درازہ شریف سندھ فاروقی فخر سے پیوستے ہیں۔ اور عشقِ الہی و
 کاملِ مرشدِ حقیقی راہِ حضرت سخی بابا سائیں محمد شفیع صاحبے عرف
 قلندر علی قادری درازی ہیں۔ جو کہ سخی داتا گنج بخش فیضِ عالم

مظہر نور خدا نے آپؐ کو ملایا۔ آپؐ نے داتا صاحبؒ سے سوال کیا کہ: اے

میرے داتا کہ فقیر سے مجھے اگر کوئی چیز ہے تو مجھے عطا فرما۔ اور فقیر کاملؒ مرشد

سے مجھے ملا دو۔ جو مجھے طریقے کے راستے سے آگاہ فرمائے۔ اور آپؐ کے یہ

دعا قبول ہوئے۔ آپؐ جیسا مرشد چاہتے تھے۔ ویسا ہی فقیر کاملؒ مرشد آپؐ کو

حضرت بابا محمد شفیع صاحبؒ کے سورتے میں روبرو سامنے داتا صاحبؒ نے

دائے کیا۔ اور دستگیر فیض سے فیض ملا۔ جو کہ داتا کے نگرے میں ہی

ڈیرہ لگایا۔ اور مقیم ہو کر بیٹھ گئے اور فیض جاری ہوا۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ داتا

سے قبر کیلئے جگہ مانگی تھی۔ اور آپؐ نے اپنے قدموں میں جگہ دی۔ اور یہ

اسی پور داتا کے پوڑے (سیڑھی) سمجھ کر بیٹھ بیٹھا ہوا۔ ابتدا میں

آپؐ روزانہ شام ۷ بجے کے بعد بیٹھنے سے پہلے لاہور جا کر داتا صاحبؒ کے

حاضرے دیتے رہے۔ اور صبح فجر کے وقت سے پہلے واپس پہلے آستانے

پر آکر جھاڑو مٹاتے۔ اور چڑیوں پرندوں سے پیار کرتے۔ اُنکو دان

ڈالتے۔ لوگوں سے پیار و خدمت کرتے۔ کسے کو خبر نہیے ہوتی تھی کہ

آپؐ روزانہ رات کو داتا صاحبؒ کے حاضرے کیلئے جاتے رہتے ہیں۔ کچھ

عمرہ کے بعد پھر حکم ہوا کہ ابے پر جموارے کو تشریف لایا کرو۔ اسے طرح یہ
 حاضرے کا سلسلہ کافی دیر جاری رہا۔ اُسکے بعد جبے آئے لاہور تشریف
 لیجاتے تو پہلے درگاہ داتا صاحبے پر حاضرے دیتے و سلام کرتے۔ اور
 پھر امنے پور تشریف واپسے تشریف لے آتے۔ آپے سرکار نے اپنے کلام
 میں داتا سخی کا زیادہ ذکر حمد و ثناء شکر کے ساتھ کیا ہے۔ جیسے کہ فرمایا
 ہے کہ :-

بنے پھیرے دار فقی منگاے - ذر داتا دے خیراتے ملے
 کراے طواف تہاڑہ سائے - سخی سناہوتے ڈاتے ملے
 جبے درگاہ کے اندر طواف کرتے تو پہلے کلام دُعا کیلئے پڑھتے۔ اور دوسرے
 جگہ فرمایا ہے کہ :-

گنج بخشے کیتا ہے فیض سناہ - ملیہ عشق سچا اللہ دا
 داتا دانے دتا ہے دیدار مینوے - چویہ و حدتے نوے نماز مینوے
 ملیہ یار سچے داپیار مینوے - سناہ پردا نور نگاہ دا

مُرشد کامل کے پہچانے کیلئے؛ اور سچے طالبِ حق کے پہچانے کیلئے

ہے؛ اس کے متعلق آپؐ نے ارشاد فرمایا ہے کہ :-

تم تعریفِ اللہ ذاتِ پاک کے خالقِ کائناتے کیلئے ہے۔ یہ کلامِ طالب و

مطلوب کے حق سے ہے۔ اے طالبِ حق! مُریدانِ پیر دستگیرِ عزیزانِ

راضیہ بارِ رضا فقیر! اہلِ طریقتے فوّارِ سچے سائے کے درویشو! حق موجود

اللہ علی مدد عشقِ سلامتے، دُعا خیر کرتا ہوئے نیاز و سلام دیتا ہوئے۔ بعد

اس حقیقتے فوّار سے آپؐ سب کو واقع کرنا چاہتا ہوئے کہ طالبِ سچے کے

پہچانے کیلئے ہے؛ مُرشد کامل کے پہچانے کیلئے ہے؛ مُرشد کامل وہ ہے جو پیر ہے

نہ امیر ہے۔ پس فقط فنا فی اللہ فقیر ہے۔ جس کے دل سے اللہ ہے۔ انکھوئے

سے محمد مصطفیٰؐ ہے۔ اندر حقیقتے بارِ شریعتے ہے۔ فقیر اللہ کیستہ اللہ فقیر

کیستہ ہے۔ گویا اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔ میں اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔ یار میرے

ساتھ سے یار کے ساتھ ہوں۔ وہ سائے سے نوکر ہوں۔ جو کہتا ہوں وہ

سنا ہے۔ جو کرتا ہوں وہ دیکھتا ہے۔ جو کچھ جانتا ہوں سب اسے کو جانتا ہوں

وہ میرا دوست ہے اس کا دوست ہوں۔ وہ مارنے اور زندہ رکھنے پر قادر

ہے۔ اے میرے محبوب تو دیتا ہے پیار مجھ کو، میرے رکھتا ہوں یہ رتھ کو، میرے

اللہ سے محبت کرتا ہوں اللہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ قرآن مجید سے آیا ہے

”محبتِ محم و محبوب“ ترجمہ: یہ اللہ سے محبت کرتے ہیں اللہ ان سے

محبت کرتا ہے: فقیر، موقوف، بامنا، بے رنج، بے ریا، بے حرص، بے

ہوا، سوا اللہ سے بے غنائی ہونے کا نام ہے۔ حق موجود باقی نابلود۔

اے طالب کے طرف آئیے۔ سچا طالب وہ ہے جو سوا اللہ دنیا و عقبی دونوں

جہان سے منہ موڑ لے۔ رنگ و بو، نقش و نگار شے سے دل ہٹا کر حقیقت

محبوب سے جوڑ لے۔ اپنا کلی اختیار اللہ کے رضا منہ پر چھوڑ دے۔

طریقے سے ثابت قدم رہیگا۔ خود پسند نفس پرستے انسان ہے، حرص و ہوا سے

پھنس کر پیشہ کیلئے مرجھاتا ہے۔ یہ خود پسند طالب دنیا و لوگوں کا حال ہے۔ اللہ

کے طالب کو چاہیے کہ اپنے دنیا سے نفرت اپنے اللہ سے محبت کرے۔ کیونکہ

اپنے دنیا چھوڑے اور اپنے اللہ سچے ہوتے ہیں۔ جو طالب چار یار کے طرح

مرشد مطلوب پر نشان چھو جائے۔ تب بستی، خودی، روئے، دغا، بے بات

ہے۔ اے نہ نزدیک رہے نہ دوری۔ یہ دوستی ہے پوری۔ جے رضا

ایکے چوگئے تھے طالب مطلوبے دو نہیں ایکے ہے۔ کیونکہ دونوں کے
 حقیقتے ایکے ہے۔ جیسے عاشق و محبوبے دونوں کا عشق ایکے ہے۔
 عشق میرا مرشد ہے میں عاشق ہوں۔ اللہ میرا محبوب ہے۔ عاشق ہونا
 آسان ہے۔ مگر یار کے درد پر ہونے کا بار اٹھانا مشکل ہے۔ اللہ اپنا عشق
 لگائے تو لگتا ہے۔ نہیں تو جھوٹا مکر ہے بگتا ہے۔ طالب اربے حیا، ونا
 والا ہے تو یہ سچا طالب نفس پر غالب آتا ہے۔ امارہ نفس شیطان
 ہے۔ مطمئن انسان ہے۔ نفس امارہ دنیا دار کا، مطمئن فقیر کا ہوتا ہے
 دنیا دار کا شیر فقیر کا قرار پذیر ہوتا ہے۔ دانہ دانہ ہے۔ نادانے نادانے
 ہے۔ نادانے وہ ہے جو ظلم کرتا ہے اپنے آپ پر، دانہ وہ ہے جو رحم کرتا
 ہے اپنے آپ پر۔ لطیف عقل بے سمجھ وہ ہے جس پر اللہ کریم مہربان
 ہے۔ جاہل بے سمجھ وہ ہے جس پر خدا ناراض ہے۔ طالب اللہ محمد
 مصطفیٰ کا درویش عارف با عرفان دانہ ہوتا ہے۔ طالب دنیا و مقبول
 جانور کی طرح مجھول۔ بانسانے نادانے ہوتا ہے۔ دنیا جھوٹے فریب کے
 سوا اور کچھ بھی نہیں۔ اللہ پاک کے ذات حق سبحانہ، قدیم ہمیشہ حق القیوم

بتا ہے۔ اور دنیا بے طلع ایکے تھوڑا وقت ہے۔ بعد ہمیشہ فنا ہے۔ وقت گزر
 جانے کا نام ہے۔ مسافر بھی گزر جانے کا نام ہے۔ اسے جہان سے ہم تم سے
 اللہ کے طرف سے آئے ہیں اور اللہ کے طرف سے جاتا ہے۔ اہل دنیا شیطان
 کے بندے ہوتے ہیں۔ اہل اللہ اللہ ربّ العالمین کے بندے ہوتے
 ہیں۔ اپنے آپکے دل، ارادے خیال کو دیکھو؛ کہ دل نیت اللہ کے طرف
 سے ہے۔ دنیا کے طرف سے ہے؛ خلق کے طرف سے ہے یا خالق کے طرف سے
 یہ دو راہ دورا سے ہیں۔ انسان وہ ہے جو اللہ کے طرف سے ہے۔ شیطان
 وہ ہے جو دنیا کے طرف سے ہے۔ اور دنیا کے طرف سے ہے۔ اے انسان تو اپنے
 آپ کو کس طرح دیکھتا ہے۔ اللہ سچا ہے۔ سچوں کو پسند کرتا ہے۔ دنیا
 جھوٹا ہے اور جھوٹوں کو پسند کرتا ہے۔ دنیا دار، فضول مغرور، نقیر،
 مقبول، منصور ہے۔ اللہ نور محمدؐ ظہور ہے۔ درد مندوں کے ساتھ
 بے دردوں سے دور ہے۔ بھاری فیض داری ہے۔ اللہ ہم
 تم سے پر راضی ہے۔ حق موجود ہے ہر حق سے تا بود ہے۔

یہ پیغام ختم کلام

ابے یہ باتے و قریب کرتا پوئے بند۔ راضی پر دم خداوند

و بے اللہ التوفیق

ہاں پہا پہا ہے کہ یہ بندہ مسکینے فقیہ خیال راضی سائے نے جو کچھ تفسیر کیا ہے
یہ سب باتیں میرے پڑیے کاملے مُرشد سخی سراج راضی سائے ہاں شاہ کے
محبتے، صحبتے و بیاتے سے میرے دلے روح میں جمع پوئے رہے ہیں
اور ابے مُرشد مالکے کے امر حکم سے یہ ہاں غنائے باتیں تفسیر میں لائے
پوئے۔ اور اُمید ہے کہ فقراء درویش و طالبانِ حق کیلئے مفید، روحانے
راہنمائے و دلجوئے ہو گئے۔ اِنشاء اللہ العزیز۔ اللہ باتے و صانعِ کائناتے
ابے میں آئے کے سوا نحرِ مہاتے سپر و سیاحتے اور حالاتے و
واقعاتے تفسیر میں لاؤنگا۔ اللہ پڑیے پکے کے مدد و توفیق چاہتا پوئے
وہ پڑیے میرے مدد و راہنمائے کرنیوالے ہیں۔ انہیے کو دیکھنے والا پوئے۔

فقط: خادم الفقراء، جامع الغرائف

فقیہ خیال راضی سائے

المصطفیٰ ہے اِنشاء نہ دار الفقراء، امنیے پور شریف تحصیل و ضلع لاہور

سوانح حیات

پادری مُرشد پاکے شہنشاہِ طریقتے، عارفِ با اللہ، سرتاجِ سخی مالکِ حضرت
فقیر بابا راضیہ سائیں صاحبے، درازی، صوفی، قادری قلندر رحمۃ اللہ علیہ
آپکا اسم گرامی جنابے محمد حسن بنے حضرت بابا کریم بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ
اور طریقتے کا اسم سائیں راضیہ فقیر (سندھی سائیں)، ہے۔ آپے وادی بندہ
پیر گوٹھ ضلع میرپور خاص میں بمطابق پانچ محرم الحرام شریف ۱۳۳۵ھ بمبرے بروز
پیر وار نو جنوری ۱۹۱۵ء عیسوی میں پیدا ہوئے۔ پیدا ہونے کے چند ہی سال
بعد آپکی والدہ صاحبہ وفاتے پا گئیں۔ بعد میں آپے کے والد صاحبے جو خود عابد
اور اللہ کے نیکے بندے تھے۔ آپکو اپنے مُرشد حضرت کرم اللہ شاہ صاحبے گھونٹکے
شریفے والے جو کہ حضرت غوثے پاکے کے اولاد میں سے ہوئے ہیں۔ انہ
کے حوالے کیا۔ پیر سید کرم اللہ شاہ صاحبے زاہد عابد بزرگے اور پیرے مُردے
والے اللہ کے نیکے مرد تھے۔ آپے نے بچپن و بلاغت کے عمر شہر گھونٹکے

میں اُنکے زیر سایہ پرورش پائے۔ اور یہاں علم شریعت حاصل کیا۔ اور یہیں
 شاعر مسجد میں حضرت حافظ غوث محمد شاہ صاحب جیلانی سے قرآن کریم کا
 ترجمہ تفسیر حفظ کیا۔ شروع بچپن میں سے آپکے دل میں خداوند عزوجل کے
 وصال حسرت اور جمال کا خیال جاگزیں رہتا تھا۔ جب آپ شاعر مسجد میں
 حصول علم میں مشغول تھے۔ اُسے وقت آپ نے رات کو خواب میں حضرت
 سید موسیٰ شاہ صاحب جن کا مزار مبارک شاعر مسجد کے میں دروازے کے
 ساتھ ہے۔ آپ کو زیارت دی۔ اور ساتھ میں آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا
 کہ بیٹے حسن تم آپکی شادی کروانا چاہتے ہو۔ یہ لفظ سُن کر آپ غمزدہ اور
 ابدیدہ ہو گئے اور پھر فرمایا کہ آپکی حق کے ساتھ شادی ہو گئی۔ یعنی اللہ
 پاک سے ملا نا یگانہ کرنا چاہتے ہو۔ جب یہ بشارت ہوئی۔ تو آپ کے
 دل کو سکون ملا اور دل جوئے ہوئی۔ اُسے وقت سے آپکے دل میں
 تڑپ پیدا ہوئی۔ اور حقیقی حسن و جمال کے دیدار وصل کے آرزو اور
 مشاہدہ کے جستجو کے انتظار میں بے قرار رہنے لگے۔ آپ نے سکون
 علم اور کتابیں نہیں پڑھیں۔ بلکہ سندھی کا پہلا قاعدہ پڑھا ہے قرآن پاک حفظ

کرنے کے بعد آپ نے چکے شہباز پور آکر کچھ عرصہ تکے بود و باش کیے۔
 آپ نے جوانی کے دور میں اپنے ہم عمر، خوبصورت، اچھے، با وفا، حسین
 دوستے منتخب کئے۔ جسکو دوست بنایا اُس سے وفا کی۔ مردوں کی طرح
 ساتھ نبھایا۔ اور اپنی پریتے وفا پورے کی۔ یوں تو آپ کے دوست بہتے تھے۔
 جو زیادہ اچھے سادات سے چلے۔ ان سے سے غافل جانے کی محبت نے آپکو
 زیادہ متاثر کیا وہ تھے سید محمد شاہ صاحب چکے شہباز پور۔ پادری پاکے خود
 بڑے حسین و جمیل تھے۔ اور حسینیوں کو چلے پسند کرتے تھے۔ یعنی حسینی
 پرستے تھے۔ اور سید محمد شاہ صاحب نہایت چلے حسین، خوب سیرتے وفا
 قربے والے محبوبے سید تھے۔ آپ کے اُن سے بے حد محبت اور سچا عشق
 کمال تھا۔ ایکے جیسا رہنا۔ ایکے جیسا پہننا۔ ہر حال خیا ل ایکے تھا۔ مطلب
 عاشق معشوق والے باتے تھے۔ ہر وقت اکٹھا رہ کر کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد
 آخر وہ وقت آگیا جو ہر جاندار چیز پر آ کے رہے گا یعنی کلے نفس ذائقۃ الموت
 اور سید محمد شاہ صاحبے کاما کے حقیقے سے وصال ہو گیا۔ اِنے اللہ و اِنے
 علیہ راجعون آپے اُنکے جدائے فراق کے وجہ سے دیوانہ مالے ہو گئے

اور انکی قبر پر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے گئے جیسے کہ روبرو کیا کرتے تھے۔

اور سترہ دن تک یہی سلسلہ جاری رہا۔ یعنی قبر پر بیٹھ رہے مگر وہ باتیں

نہ ہو سکی جو آپ چاہتے تھے آپ کو مجازی محبت کے سختے چوٹے نے دل

ضرب لاکر دیا۔ مجازی محبت کے بے وفائی سے اُسی وقتے عبرت کے آنکھ

کھلی۔ اور حقیقی عشق الہی کے طلب سے مرشد کامل حاصل کرنے کا

خیال پیدا ہوا۔ مرشد حقیقی کے تلاش اور جستجو سے سرگردان ہو گئے اس لئے کہ

طالب حق کو مرشد کامل کے بغیر طریقے کا راستہ و راز روحانی حاصل نہیں ہو

سکتا۔ اور اسی خیال سے آپ بزرگوں درویشوں سے ملتے رہے۔ اس امید

پر کہ شاید میرے دل کا دلبر کوئی محرم راز مل جائے۔ وہاں سندھ میں آپکا ایک

دوست تھا اُس نے آپ سے کہا کہ میں نے مرشد حاصل کیا ہے۔ آپ

اُن سے ملیں۔ اور دیکھیں۔ اگر آپکا دل چاہے تو اُنکے طالب ہو جائیں۔ آپ

نے فرمایا کہ چلو اُن سے ملتے ہیں۔ دیکھتے ہیں۔ اور معلوم کرتے ہیں کہ وہ

کسے حال و خیال و طریقے کے درویش ہیں۔ آپ اُنکے ساتھ سکھر شہر

تشریف لائے۔ اور اُس نے ایک مسرتہ مخدو درویش جو قاضی صاحب

کے نام سے مشہور تھے۔ اُسکے سامنے کر دیا۔ اور کہا کہ یہ ہے میرا مُرشد دیکھ لو۔

آپ نے دیکھا کہ وہ درویش مجذوب تھے۔ لباس بھی پہنتے تھے مجذوب
حالت سے تنگ بیٹھ رہتے تھے۔ کوئی باغ و فناء بھی نہ کرتے تھے۔
اور اپنے کرامت سے عام لوگ خلق اپنے اپنے خواہش اور مُراد سے حاصل
کرنیکی نیت سے اُنکے گرد کافی تعداد میں ہر وقت جمع رہتے تھے۔ لوگوں سے
تنگ آکر گالی گلوچ کرتے۔ اور بھاگ کر لوگوں سے خلاصی کرواتے۔

کمرے میں چلے جاتے اور دروازہ بند کر لیتے۔ لیکن لوگ اُنکو وہاں بھی
نہ چھوڑتے پھر بھاگ کر باہر آ جاتے۔ اُنکا یہ حال دیکھ کر آپ کے دل میں

خیال آیا کہ اگر میں اسکا طالب ہو جاؤں۔ تو جیسے یہ آپ ہیں مجھے بھی ایسا
ہو نہ پڑے گا۔ میں ایسا نہیں ہونا چاہتا۔ مجھے ایسا مجذوب و مست مُرشد
نہیں چاہیے۔ کیونکہ یہ تو اپنے آپ تک محدود ہے۔ مجھے تو مالکے اور سر

مست سلامت مرد مُرشد چاہیے۔ آپ وہاں سے واپس جانے لگے۔ تو

اُس درویش قاضی صاحب نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ جاؤ جاؤ

کہیں جا کر سلطانِ قلوب لگوا لو۔ اتنی بات سن کر آپ واپس چلے آئے۔

آپے بچپن سے شعر گوئی کرتے تھے۔ اور آپ کو راگ و سماع سننے کا
 بہت شوق تھا۔ اس لئے دو قوال گانے والے ہر وقت اپنے ہمراہ رکھتے تھے۔
 اور ان سے صوفیہ درویشی کے عاشقوں کا عارفانہ کلام سنتے رہتے۔ سب سے
 زیادہ حضرت سچل سرمست منصور آفرزمائی، حضرت شاہ عبداللطیف
 بھٹائی، حضرت بابا بلہ شاہ صاحب اور حضرت سلطان العارفین بابا
 صاحب کے کلام کو دل سے پسند فرماتے تھے۔ آپ ان قوال صاحبان
 سے بہت پیار اور ان کی خدمت کرتے تھے۔ اور انہوں نے بھی آپ سے
 وعدہ کیا تھا کہ ہر حال میں آپ کے ساتھ رہیں گے۔ اور وہ آپ کے پیار اور
 دوستی کے قدر کرتے تھے۔ ایک دن آپ کو خیال آیا کہ ہندو سے ملتان
 شریف چلتے ہیں۔ وہاں اولیاء اللہ کے مزار ہیں۔ جا کر زیارتیں کرتے ہیں۔
 شاید ہم وہاں اپنی مرادیں حاصل کریں۔ آپ بعد دو قوال اور ایک
 ضعیف العمر درویش۔ جو کہ چائے شہباز پور کا تھا۔ اس نے آپ سے التجا کی کہ
 مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔ میں بھی اولیاء اللہ کی محبت اور عقیدت
 رکھتا ہوں۔ فی سبیل اللہ میری مراد پوری ہو۔ آپ نے اسے درویشی

کے مسکینے اور عاجزی کو دیکھ کر انکو خوشی سے ساتھ لے جانا قبول کیا۔
 اور انکا فرج وغیرہ بھی اپنے طرف سے قبول کیا۔ سندھ سے بذریعہ ریل
 گاڑی ملتان پہنچے۔ اور ملتان کے تمام خاص درگاہوں پر آپ نے
 حاضری دی۔ اور ساتھیوں کے خدمتے اور انکی دیگر ضروریاتے زندگی
 پوری کرتے رہے۔ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ساتھیوں کے خدمتے سے
 صرف ہو گیا۔ تو آپ نے محنت مزدوری شروع کر دی۔ جو کچھ ملتا۔ اسے
 سے انکی ضروریاتے پوری کرتے۔ اس طرح ایک ماہ تک آپ نے
 ملتان سے قیام فرمایا۔ پھر یہاں سے آپ نے دوستوں سے اجیر
 شریف جانے کے ارادے کا اظہار فرمایا۔ اُن ساتھیوں نے بھی آپ کے
 ساتھ جانے کا اصرار کیا۔ اور ساتھ چلے گیا کہ اب ہم اپنا فرج خود برداشت
 کریں گے۔ آپ کے پاس ایک دو قیمتی اشیاء تھیں جو آپ نے اپنے
 حاجتے روائے کیلئے صرف کر دیے۔ اور ملتان سے سمنہ سمنہ ریلوے
 اسٹیشن پہنچے۔ (یہ اُس وقت کے بات ہے کہ پاکستان ابھی وجود
 میں نہیں آیا تھا) سمنہ سمنہ سے ریل گاڑی دلی جاتا کرتے تھے۔ یہاں

سے ٹکٹے لے کر دہلی پہنچے۔ دہلی بہتے بڑا ریلوے اسٹیشن ہے۔ اسلئے
 عموماً اپونیکے وجہ سے بڑے کوشش سے ٹکٹے حاصل کیا۔ اور دہلی سے آگرہ
 پہنچے۔ آپنے کا خیال تھا کہ مشہور عمارتے تاج محل کے سیر کرنے چاہیے۔ اور
 سیر کرنے کے بعد واپس سے اجیر شریف پہنچ گئے۔ حضرت خواجہ معین
 الدین چشتیؒ کا عرس مبارک بھی شروع ہو چکا تھا۔ آپنے نے جتنے دن اجیر
 شریف قیام فرمایا۔ بلا ناغہ مزار پر حاضری دیتے رہے۔ اور رہبری و رہنمائی
 کیلئے دُعا کرتے رہے۔ علاوہ ازیں سجادہ نشین صاحبان سے بھی ملے۔ اور
 کئی سادھو، فقیر، درویش، صوفیوں سے بھی ملاقاتیں ہوئیں۔ خواجہ
 صاحب کا عرس مبارک اختتام پذیر ہوا تو۔ موصوفیوں کے آپنے دہلی کے
 لئے روانے ہوئے۔ واپس پہنچ کر اولیاء اللہ کی درگاہوں پر حاضری دی۔
 اور دعائیں کرتے رہے۔ علاوہ ازیں سجادہ نشینوں سے ملاقاتیں کیں۔ اور
 ارادت کا اظہار بھی کرتے رہے۔ آپنے سے سنا ہے کہ آپنے نے ہند میں چار
 مُرشد حاصل کئے۔ اور ان سے اوراد و وظائف بھی حاصل کئے۔ لیکن
 آپکے دل کے اصل مُراد فقیر مُرشد کی تلاش تھی۔ وہ فقیر جو اللہ کی توحید

وحدت سے گم ہوا ثابت ہو۔ خیر آپ نے نہ امید نہ ہوئے۔ اور کچھ عرصہ بعد آپ نے
 بمبہ ساقیوں کے واپس سندھ تشریف لے آئے۔ آپ نے پر حال دیوانگی
 وارد ہوا۔ کچھ سے دل نہیں لگے رہا تھا۔ درد سوز و فراق، مستی حال،
 اور بے خودی کے عالم میں ہر چیز سے بیزار ہو کر تنہائی اختیار کی۔ اور
 خلقت سے دور ویرانے جگہوں اور جنگلوں میں رہنے لگے۔ آپ نے مرد
 مجرور رہے۔ اس وقت آپ کے عمر سترہ اٹارہ سال تھی۔ طریقت کا
 راستہ طہ کرنے کیلئے اور کامل مرشد حاصل کرنے کے واسطے اپنے آبائی
 گاؤں سے مستی اور مجذوبی رنگے میں بے اختیار بغداد شریف کی
 طرف منہ کر لیا۔ آپ نے اپنے اللہ کو مددگار اور محافظ سمجھ کر رات کو ایک دو
 بے ننگے پاؤں قطب کی طرف پیدل سفر کا آغاز کیا۔ سفر کی سختی اور
 مشقت برداشت کرنے سے آپ کے پاؤں مبارک سوجنے کی وجہ سے
 زخمی ہونے لگے۔ مگر آپ نے تکلیف اور مصیبت بلکہ پر بلا سے بے نیاز
 جسم و جان سے بے پرواہ اپنا بسکٹ محبت کا سفر جاری رکھا۔ راستے میں
 جب کوئی دربار اللہ والے کا مزار آتا تو وہاں حاضر ہو کر دعا لیتے۔

اور آگے چلے جاتے۔ چلتے چلتے اچانک پہلے منزل حضرت سلطان
 العارفیؒ باجوہ بخدا رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے مزار پر پہنچے۔ (یہاں ایک بات واضح
 ہے کہ حضرت سید موسیٰ شاہ صاحبؒ جیلانی گھوٹکی والے اولیاء اللہ میں سے
 ہیں۔ انہوں نے مجھے آپؒ کو بشارت دی: اور وہ اپنی زندگی میں حضرت
 سلطان باجوہ صاحبؒ کے خاص عقیدت مند، طالبِ طریقے اور روحانی
 رفیق تھے) آپؒ نے حضرت سلطان باجوہ صاحبؒ کے مزار پر حاضر
 دی اور سلام عرض کر نیکے بعد آپؒ نے سجادہ نشین سے ملاقات کی۔
 سجادہ نشین آپؒ کو مجذوبے مسکینے حال، پر درد درویش دیکھ کر آپؒ
 سے محبت اور اخلاق سے پیش آئے۔ اور رہنے کیلئے ایک حجرہ دیا گیا۔
 نگر ضلع و شام درگاہ شریف کے لنگر خانے سے ایک خاص خلیفہ آپؒ کو
 دے کر جانا تھا۔ لیکن آپؒ لنگر نہیں کھاتے تھے۔ بلکہ وہ لنگر خجڑے
 کے ایک باری میں رکھتے جاتے۔ زیادہ بھوکا اور پیاسا رہنے کو
 ترجیح دیتے۔ لگاتار سات روز آپؒ بھوکے اور پیاسے برداشت
 کرتے رہے۔ آٹھویں روز بھوکے اور پیاسے نے بالکل نڈھال کر دیا۔

اور کچھ کھانے کے سوا چارہ نہ تھا۔ آپؐ نے ارادہ کیا کہ کھانا کھانے کے بجائے

کوٹھے اور چمیز کھا لیتا ہوں۔ پھر آپؐ جنگل کے طرف چلے گئے۔ وہاں وہ
کے درختے جنکو سندھی زبان میں کھنڈر کہتے ہیں اور انکو پھل پیو لگتے ہیں۔

آپؐ ایک درخت پر چڑھے اور کچھ پیو کھانے کے بعد جب نیچے اترنے
لگے۔ نیچے دیکھا تو ایک بہت بڑا سانپ واسنگے نسل کا کالا۔ چوہاؤں

رکھتا ہے وہاں وار کرنے کیلئے تیار بیٹھا ہوا ہے۔ آپؐ نے سانپ
کو دیکھا تو پاؤں مبارک اوپر کر لیا۔ ساتھ میں دل سے آواز آئی کہ اے فقیر
تو نکلا تو ہے اللہ کا عشق و دیدار حاصل کرنے کو۔ اور اب صرف سانپ کو

دیکھ کر جانے پیار کرتے ہو۔ یہ خیال تھا کہ آپؐ نے اپنا پاؤں
مبارک سانپ کے اوپر دے مارا۔ اور وہ فوراً طور پر غائب ہو گیا۔ نیچے
آکر دیکھا تو وہ کسی سے نظر نہ آیا۔ آپؐ واپس درگاہ پر آ گئے۔ اور اسے

حجرات سے چلے گئے۔ جو کہ پیاسے سفر کے مشقت اور مجاہدہ کے وجہ سے
نیم بیہوش ہو گئے۔ اور اسے حال میں آپؐ کو حضرت سلطان العارض
باہوب خد رجمۃ اللہ علیہ نے زیارت عطا فرمائی۔ اور روحانی طور پر کچھ

راز رموز کی باتوں سے آگاہ فرمایا اور کچھ چاہیے پیش کیے۔ اور فرمایا

کہ ہمارے نگر سے نگر کھاؤ اور آگے چلو۔ باہو مٹا دینے حضرت داتا گنج

بخش فیض عالم کی طرف اشارہ فرمایا کہ لاہور جاؤ اور مراد پور۔ آپ نے

دوسرے دن چلے دیئے۔ اور پیدل سے اجازت لی۔ اور پیدل سفر کا آغاز کیا۔ چلتے

چلتے لاہور شریف سردار سخی مخدوم علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش فیض عالم

کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور مقصود حاصل کرنے کیلئے روزانہ

رات کو ایک دو بجے طواف کرتے۔ اور سر ہانے کی طرف بیٹھ کر صبح تک

حاضر دیتے رہتے۔ اور پھر باہر آکر برگدھ (بوڑھا) کے ایک درخت کے نیچے

بیٹھ جاتے۔ اور مجذوبیت کی حالت میں ایک جگہ بیٹھ دن گزارتے۔ آپ نے

کے سر کے بال، ریش مبارک کے بال اور ہاتھوں و پاؤں کے ناخن

بھی بہت بڑھ گئے تھے۔ اور پیدل سفر کر نیکی وجہ سے آپ کے پاؤں

مبارک بھی زخمی ہو چکے تھے۔ آنے جانے والے لوگ آپ کو مجذوب

درویش سمجھ کر دعا لینے کی نیت سے کھانے پینے کی چیزیں اور پیسے

وغیرہ آپ کے قریب رکھ جاتے۔ لیکن آپ کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاتے۔ اور

شام کو جبے حاضر ہو کئے درگاہ شریف کے اندر جاتے۔ تو ایک محتاج درویش
 جو آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسے اشارہ کرتے کہ یہ اٹھا لو۔ تو وہ اٹھا لیتا
 تھا۔ آپ طواف کرنے کے بعد سرپائے کی طرف مراقبہ میں بیٹھا داتا سرکار کے
 حضورِ حالِ دل پیش خدمت کرتے رہتے کہ مجھے فقیر مرشد چاہیے جو کہ مجھے
 طریقے کے راستے اور راز حق سے شناسا فرمائے۔ کئی روز تک آپ
 حاضر دیتے رہے اور اسی دورانے ایک فقیر پاک درویش سفید پوش
 سفید ریش مبارک اور نورانی چہرہ کو بھی دیکھتے رہے۔ وہ نیک بزرگ رات
 کو ایک دو بجے کے قریب آئے اور حاضر ہو طواف کرنے کے بعد واپس
 تشریف لیجاتے۔ اٹھا رہوئے رات آپ کے دل میں خیال آیا کہ اسے پاک
 درویش کو ملنا چاہیے کہ یہ کہاں سے تشریف لاتے ہیں اور کہاں تشریف
 لے جاتے ہیں۔ اگلی رات جب وہ نیک و پاک درویش طواف کر کے
 واپس چلے تو آپ ان کے پیچھے چلے پڑے۔ جب وہ اپنے حجرے میں داخل
 ہونے لگے جو کہ دربار شریف کے قریب ہے تھا تو آپ نے ایک مجذوب
 نوجوان کو پیچھے آتا دیکھا تو جھڑک کر فرمایا کہ تم کوئی ہو اور میرے پیچھے

کیونکہ آ رہے ہو۔ چلے جاؤ وہاں جہاں سے آئے ہو۔ اور آپ قہورِ دیر رکھے
 کر واپس آ گئے۔ اسی طرح پھر اگلی رات بھی یہی سلسلہ جاری رہا۔ اور
 پہلے رات کے طرح پھر ڈانٹے کر فرمایا کہ مجھ سے کیا کام ہے۔ جاؤ دانٹ کے پاس
 چلے جاؤ۔ پھر آپ واپس آ کر اندر درگاہ شریف سے بیٹھ گئے۔ اور دل سے
 خیال اُترا کہ شاید میرے دل کے مُراد دانٹ صاحب کے طرف سے میرے
 نصیب سے نہیں ہے۔ چلو اب بغداد شریف چلتا ہوں حضرت پیرانے
 پیر دستگیر، محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کے خدمت سے
 حاضر ہوتا ہوں۔ وہ پیروں کے پیر دستگیر ہیں۔ وہ میرے مُراد ضرور پوری
 فرمائیں گے۔ یہ خیال تھا اور اسویں رات کے صبح ہونیوالی تھی۔ اور
 وہ فقیر پاٹے درویش آپے جنکے پیچے جایا کرتے تھے اسے پاٹے ہستی کے
 مُورتے آپے کے دل میں داخل ہو چکی تھی۔ اُسے پاٹے ہستی نے اپنے
 ایکے طالب سے فرمایا کہ درگاہ کے اندر جاؤ۔ اور سر ہانے کے طرف ایکے
 مجذوبے درویش بیٹھا ہوا ہے۔ اُسے کے کان میں جا کر یہ بات کہو کہ آپ
 کو باپ فقیر درویش بابا بلارہے ہیں۔ اُسے طالب نے آکر دیکھا کہ مجذوبے

درویش بیٹھا ہوا ہے۔ اس نے سلام عرض کیا۔ اور آپ کے کان میں کوئی

راز کی بات کہی اور کہا کہ میرے ساتھ آؤ باہر باہر آئے کوئلا رہے ہیں۔ آپ

اُٹھے اور اس کے ساتھ چلے دیئے۔ جبے میں دروازے کے سامنے نظر اٹھائی

تو دیکھا کہ وہ چلے پائے بستے جن کو میں روز دیکھتا تھا۔ اور جو مجھے نزدیک سے

آنے دیتے تھے۔ وہ سامنے انتظار میں بیقرار کھڑے ہیں۔ آپ جبے نزدیک

پہنچے تو فقیر پائے درویش کے قدم بوس ہو گئے۔ تو انہوں نے بڑے محبت

شفقت سے پیار سے اٹھا کر سینے سے لگا لیا۔ اور منہ سر جو ما بھر سندھی زبان میں

فرمایا کہ "بچہ اوصال سچے سائے میں امانت ہے آیا آھیو" آپ نے سچے

سائے کا نام اور سندھی بولی میں کہہ دیا کہ سچے سائے بادشاہ

پہنچے آئے چوٹے ہیں۔ اور روح کو خوشی حاصل ہوئی۔ آپ تمام

دکھڑے اور کشادہ لے پلے بھر میں بھول گئے۔ اور ایک نئے زندگی کا آغاز ہوا۔

اور غمز میں آکر بولے جب میرے مالک نے یہ مسکینے مدتے مزید سے آپ کے

دیدار اور وصل کے خاطر سندھ سندھ میں آپ کو ہر جگہ تلاش کرتا رہا۔ آپ کے

خدمتے اور آپ کو حاصل کرنے کیلئے حاضر ہوا ہوں۔ اللہ داتا کا ہے

انتہا احسان ہے کہ جیسا مُرشد بڑے سے چاہتا تھا۔ وہ محبوب مُرشد مجھے ملا دیا۔
 شکر اللہ الحمد للہ ربّی العالمین۔ یہ وہ پاکے ذاتِ حضرت بابا محمد شفیع صاحبِ
 عرفِ قلندر علی درازیؒ سے پہلے آپ کے روحانی پیر و مُرشد
 تھے۔ وہ اُس دن رُوبرُو سامنے آئے۔ دیدارِ وصل اور ملاقات ہوئی۔ اور
 دودل ایکے ہوئے۔ بابا سائیں صاحب نے فرمایا کہ میں بھی چودہ سال
 فیضِ عالم داتا غریب نوازؒ سے دعا کرتا رہا کہ مجھے اللہ کا ایک ایسا طالبِ دعا
 فرما جو تارکِ الدنیا، تارکِ الوطن، تارکِ الوجود، طالبِ حق اور میرے مُرشد
 کے بولے کا ہو۔ یعنی سندھی ہو۔ سو آج حضرت داتا غریب نوازؒ نے میری
 دعا قبول فرمائی۔ اور آپ مجھے علی میرے دل کے مُراد پوری
 ہوئی۔ اور آپ بھی بے مُراد ہوئے۔ یہ اللہ داتا کا فیض ہے کہ وہ کسی کو
 بے مُراد اور اپنی رحمت سے محروم نہیں کرتا۔ حضرت بابا سائیں صاحب نے
 فرمایا اؤ میرے ساتھ اور آپ کو ایک حمام میں لے گئے۔ حمام سے کہا کہ
 اسے سر اور ریش مبارک کے بال صاف کر دو۔ بعد میں غسل کروایا۔
 ہاتھ اور پیروں کے ناخن بہتے بڑے ہوئے تھے وہ آپ نے اپنے

جیب سے چاقو نکالا اور خود صاف کئے۔ آپؐ کے جسم پر پھٹی ہوئی شلوار کے علاوہ کوئی کپڑا زیب تن نہیں تھا۔ اس وقت بابا سائے صاحب محلہ بلا لکھنؤ سے اپنے طالبان و عزیزان بابا محمد زمان سائے کے گھر پر قیام فرماتے۔ آپؐ کو وہاں لے گئے اور اپنے نئے کپڑے پہنائے۔ اور صاف ستھارے کتھن تلخیص فرمائے۔ اور دست بیعت کر کے صوفی قادر علی قلندری سے سائے کے فقر سے پیوستہ کیا۔ اور طریقت کے اسم مبارک سائے راضی فقیر کے لقب سے نوازا۔ اور تین ماہ تک اپنے مخصوص صحبت سے رک کر مجذوبیت اور مستی سے سالکیت اور شریعت سے لے آئے۔ علم تصوف کے حقائق سے روشناس کر کے فقیر فاضل و رازر موزبتا کر معرفت، طریقت اور حقیقت حاصل ہے آگاہ فرما کر مقام کمال باجاء عطا فرمایا سالکیت و سرمستی حاصل اور محویت میں موصیج حاصل ہو بحر عمیق میں غوطہ زنی کر کے وحدت و احد میں مقصود اللہ سے ملا دیا یہ آپؐ کے پانچویں کامل مرشد ہیں جنہوں نے آپؐ کو فیض فقیر، راز روحانی راز سے آشنا فرمایا۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ بادی مرشد نے مجھے کفر اور اسلام تمام

مذہبوں کے قید سے آزاد فرمایا۔ اور وحدتِ حقیقہ کا جامِ پلایا آپ نے گام
بگام اپنے ہادی مرشد کی تعریف سے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ہادی
محبوب جیسے بے ریا سچا فقیر پر نور شفق والے اور پر محبت مخلص درویش
کوئی نہیں دیکھا جس نے مجھے اپنی ہستی سے نکال دیا۔ اور اللہ کے
عشق و محبت سے سرمست بنا دیا۔ اب میں سوائے اللہ کچھ نہیں جانتا۔ جو
پہلے تھا وہ بھی پالیا۔ جو ایک دم بھی جدا نہیں ہو سکتا۔ چودہ طبقوں کے اندر باہر
حق القیوم قدیم بسے رہا ہے۔ الحمد للہ سب تعریف ذاتِ حق کیلئے ہے۔ آپ
میں دیکھتا، سنتا جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔ اللہ باقی و منے کے فانی۔ یہاں
بابا سائیں سخنی محمد شفیع صاحب کا ذکر تحریر میں لانا ضروری ہے کہ آپ
سرکار نارو وال شریف میں پیدا ہوئے۔ بچپن وہاں گزارا۔ وہیں سے
علم شریعت حاصل کیا اور کافی تعلیم یافتہ تھے۔ آپ نے محکمہ مال میں ہٹواری
ہی تھے۔ جب اللہ پاک نے عشقِ محبت نے دل پر غلبہ کیا تو پٹوار خانے
کو تالاد کے کرچادر اور حقہ ساتھ لیا۔ اور بے اختیار مرشد کی تلاش میں
سندھ کی طرف پیداوار سفر شروع کیا۔ اور چلتے چلتے ملتان پہنچے۔ ملتان

میں خاصے درگاچوں پر حاضر ہو دیے اور حضرت شاہ شمس تبریز کے
 درگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فائق سے فقہ درگاہ کے طرف سے نگر آیا
 تو آپ نے واپس کر دیا کہ میں روزے سے ہوں تو حضرت شاہ شمس تبریز
 نے باطن سے آواز دی کہ اے درویش کھانا نہ کھانے سے خدا نہیں ملتا۔
 ہمارے نگر سے کھانا کھاؤ۔ اور آگے بڑھو۔ حضرت شاہ شمس تبریز نے آپ کو
 حضرت سچل سرمست منصور آخر زمان کے طرف اشارہ فرمایا کہ وہاں
 چلے جاؤ۔ وہاں آپ کے دلے مراد پورے ہو گئے۔ آپ نے پیدل سفر کا
 آغاز کیا۔ اور سندھ درازہ شریف پہنچ گئے۔ وہاں درگاہ سچل
 سائیں صاحب پر آپ کے سجادہ نشین جناب سلطان عالم شریف حضرت سخی
 قبول محمد ثانی کے خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور دیکھتے ہوئے دل نظر انہ پیش
 کیا۔ ارادہ عقیدہ ظاہر کیا کہ میں آپ اور آپ کے محبت کے سوا اور کچھ نہیں چاہتا۔
 صرف آپ سے آپ کو چاہتا ہوں۔ مجھے اپنی صحبت خدمت میں
 قبول فرمائیے۔ سخی سائیں صاحب نے آپ کو اپنی صحبت میں قبول فرما کر
 دستے بھیجے کیے اور طریقے کا نام فقیر قلندر علی صوفی قادر رکھا۔ چودہ

سال تک اپنے محبتی خدمتِ حاضر دیوئے میں ہر وقت قُرب سے قریب

رکھا۔ اور فیضِ درازی عطا فرمایا۔ اور الہی رازِ رموزِ حقیقت سے

روشنا فرمایا۔ چودہ سال بعد جب آپ مکملِ اصرار الہی سے روشناس

ہوئے تو حضرت سخی قبولِ محمدؐ نے آپ سے فرمایا کہ آپ فقرو فقیر

حالیہ و اسرار الہی رمزِ روحانی سے مکمل اپنا مقصود پا چکے ہو۔ اب خیال

یہ ہے کہ آپکی والدہ صاحبہ ضعیفہ العمر ہیں۔ اور آپکو بہت یاد کر رہی ہیں۔ اس

لئے اب آپ واپس جائیں۔ اور اپنے والدہ ماجدہ کی خدمت کریں۔ اور

اُس کے رُوح کو راضی کریں۔ اور حضرت داتا گنج بخش فیضِ عالم مظہرِ فرد

خدا رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ اقدس سے سلام و حاضر دیتے رہیں۔ اُداس نہ

ہوویں۔ میرا بیٹا آپکے ساتھ ہے۔ آپ واپس سے مُرشد کے امر و حکم سے

لاہور تشریف لائے۔ اور چودہ سال کے بعد والدہ صاحبہ سے ملاقات ہوئی

اُن کا دل خوش اور رُوح راضی کیا۔ اور کچھ عرصہ بعد آپکی والدہ صاحبہ

وفات پا گئیں۔ اور آپ چودہ سال تک رات کو ایک دو بے روزانہ

حضرت داتا گنج بخش کی درگاہ اقدس سے حاضر دیتے رہے۔

اور داتا کے گنہ گار تے رہے اور طالبِ حق نے ملائے کے دعا عرض
کرتے رہے۔

اسی دورانِ ربّ شہ گاہ پر ایکے دن بابا سائے صاحب نے بطور آزمائش
آپے سے فرمایا کہ رافقے سائے اب تیرے لئے دورا تے چلے پہلا یہ کہ
اگر تو شادی کرنا چاہے تو تمہاری شادی کسی بادشاہ کے لڑکے سے بھی
ہو سکتی ہے جبے آپ نے شادی کا لفظ سنا تو آپ نے رونا شروع کر
دیا اور روتے روتے بیہوش ہو گئے۔ بابا سائے صاحب نے پیار دلا
دے کر پھر صحیح الحال کیا اور پوچھا کہ بیٹے آپے روتے کیوں چلے آپ نے
فرمایا کہ اے میرے دل کے بھید و پر حال و خیال کے جاننے والے عمر
راز مانگئے یہ مسکینے تیرا تیرے ذاتِ پاک کے محبتے یگانگتے عشقِ حقیقی
دردِ عشق کے سوا کچھ نہیں مانگتا! صرفے آپے سے آپ کو دیکھنا چاہتا ہوں
آپ کے ذاتِ پاک کے راستے کے سوا اور کوئے راستہ نہیں جانتا اور تمام
راستے بھول چکا ہوں۔ سوا تیرے ذاتِ ختم کل باتے اور آپے جانا ہے
کے دورا تے کے باتے برداشت نہ کر سکا اور روپڑا آپے جانا ہے اور بابا سائے

صاحبِ مانتیں روتے رہے اور فرمایا کہ اے میرے راکش پتر
 تو تاتے میرا کیجھ لے لیا اے سبحان اللہ الحمد للہ جیسا طالبِ مادی
 داتا سے مانگتا ویسا ہی عاشق درد مند مرد خدا سے فقیر غمِ عطا فرمایا
 اور فرمایا کہ چلو پتر فقیر ہے ہوتا ہے توجا و پھر کتھے چلے کر آستانہ بناؤ اور جو کہ
 عشق کماؤ آپ نے پوچھا کہ سرکار کہا ہے کدھر کس طرف ہے۔ تو بابا سائے
 صاحب نے فرمایا یہ اندر جا کر داتا صاحب سے پوچھو اور ساتھ ہی آپ نے
 فرمایا کہ ضلع لاہور کے اندر داتا کی نگری سے ہے ہونا چاہیے۔ عام راستہ
 اور شہر آبادی سے دور چھاؤ ویرانے جنگل کی طرح تنہا ہے۔ اور
 رات کی تاریکی میں ستارے نظر آئیں خیر آپ درگاہ حضرت داتا صاحب
 کے اندر گئے روحانی طور پر رجوع ہو کر اجازت لے لے اور جنوب کی طرف
 منہ کر لیا آگے آکر نہر کے کنارے کنارے چلتے آئے جب تیرھویں
 میل پر پہنچے تو وہاں آکر آپ کے قدم مبارک رکھے گئے۔ ادھر ادھر دیکھا کہ
 ایک کھالانہر سے نکلتا ہے کھال کے ساتھ بوٹے اور بھاڑیاں تھیں
 ان سے غلے سے پھپھے کر بیٹھ گئے وہاں ہاتھوں سے جگہ بنا لی اور

بیٹے رہے کسی کو پتہ نہ تھا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد چرواہوں نے آپکو

دیکھ لیا۔ اور شکے کیا کہ یہ نوجوان کوئی مغرور یا ڈاکو لگتا ہے۔ چرواہے شکے کر نیوالے

لوگ آئے سے آکر ملے۔ اور آپنے اُن سے پیار و اعلیٰ اخلاق اور مسکینے سے

پیشے آئے۔ اور فرمایا بھائیو جو تم نے گمان کیا ہے میں وہ نہیں ہوں۔ میں

تو درویش ہے فقیر مسکین ہوں۔ جو محض اللہ پاک کے محبت سے مستانہ

دیوانہ ہو کر عام خلق سے روگردانی اختیار کر کے یہاں جاڑیوں میں

بیٹھا ہوں۔ وہ لوگ آپکی پیاری باتوں سے پیار میں آکر آپنے سے پیار محبت

کرنے لگے۔ تیرہ دن وہاں رہے۔ اُس کے بعد مشرق کی طرف دیکھا تو

ایک بڑا ٹیلہ (دبہ) نظر آیا۔ آکر دیکھا کہ وہ بہتے خطرناک جگہ تھے زہریلے

چیزیں سانپ وغیرہ بے شمار تھے اور جنات کا گڑھ تھا۔ وہاں کے قریب

لوگ اس جگہ سے ڈر کے مارے دور دور سے گزر جاتے تھے۔ آپکو یہ

جگہ بہت پسند آئی اور یہیں باقوں سے ریاضت شروع کر دی۔ پلٹے لگانے

سے پلٹے سے بعض دفعہ سانپ سے آجاتا۔ سانپوں کو مار تے رہے اور

صاف کرتے رہے۔ اور ایک چھوٹی سے چوٹی پر بنالی جہاں صرف

ایکے دو آدمی بیٹھ سکتے تھے مُرشد کے امر سے گدا کیے جاتے تھے جو

مٹا وہ پڑیوں اور جانوروں کو ڈال دیتے اور ان سے پیار کر کے دل

بہلاتے رات کو بیدار رہتے تھے اور بلند آواز میں قرآن مجید کی تلاوت کرتے

رہتے۔ وہاں ایک پرانے درخت کے تنے میں ایک کالا سانپ دغ کو چُپا

رہتا تھا اور رات کو آپکی تلاوت سننے کیلئے باہر آ جاتا اور مستی میں آ جاتا

کیونکہ آپ سوز اور محبت بھرے آواز میں تلاوت فرماتے تھے ایک رات

دو مشکوک آدمی آپ کو شہید کرنیکی نیت سے آئے جب وہ جھونپڑی کے

قریب پہنچے تو آپ نے جہاں آپ بیٹھے ہوئے بلند آواز میں تلاوت

قرآن پاک کر رہے تھے تو وہ سانپ اُٹھ اُڑیوں پر حملہ آور ہوا۔ تو وہ

بھاگے نکلے جب آپ نے اُن کے قدموں کے بھاگنے کی آواز سنی تو باہر

آکر اُن کو آواز دی کہ تم کون ہو اور اس وقت کسے لئے آئے ہو۔ تو وہ یہ

آواز سن کر رُکے گئے پھر آپ نے فرمایا کہ ادھر میرے پاس آؤ کیا چاہتے

ہو۔ تو انہوں نے خوفزدہ ہو کر کہا کہ جناب پہلے آپ سے معاف کر دیں

پھر ہم آپ کے پاس آتے ہیں۔ تو وہ واپس آئے اور آپ نے اُن

سے پوچھا کہ آپ کس ارادے سے آئے تھے تو انہوں نے جواب دیا
 کہ جناب ہم آپ کو قتل کرنیکی نیت سے آئے تھے اور یہ بلا اثر دعا آپکی
 حفاظت کر رہی ہے۔ اور ہم پر حملہ آور ہوا اور ہم ڈر کر جاگے نکلے تو آپ نے
 فرمایا کہ جو نیت لے کے آئے ہو وہ ضرور پوری کرو۔ آپ نے اُن کے آگے
 سر جھکا کر بیٹھ گئے کہ اپنا کام پورا کرو۔ تو وہ لوگ بڑے شرمسار ہوئے اور
 عجز و نیاز سے آکر آپ سے معافی مانگنے لگے۔ لیکن آپ نے پھر اُن سے
 ڈانٹ کر کہا کہ جس نیت سے آئے ہو اُسے پوری کرو۔ میں تو اللہ کی
 راہ میں موت کو گلے لگائے بیٹھا ہوں۔ جلدی کرو۔ پھر وہ زیادہ
 پریشان اور پشیمان ہوئے۔ اور عاجزی سے آکر آپ کے قدموں پر
 گر پڑے اور آہ زاری کرنے لگے کہ سرکار میں معافی فرمادیجئے ہم
 غلطی پر ہیں۔ تو آپ نے رحم میں آکر انہیں معاف کر دیا۔ اور حضرت
 بابا سائیں صاحبؒ کا خیال ہے ہر وقت ہر گھڑی آپکی طرف متاہد
 دو ماہ بعد جناب بابا سائیں صاحبؒ نے اپنے مریدوں طالبوں سے
 فرمایا کہ اے فقراء طالبانِ آپ لوگ مل کر راضیہ سائیں کو تلاش کرو۔

کہ وہ اس وقت کہاں ہیں تو انہوں نے عرض کی کہ جہاں ہے وہ سندھی آدمی
 تھا۔ وہ تو واپس بندہ چلا گیا ہوگا۔ کیونکہ سندھ کا آدمی یہاں پہنچا ہے میں نہیں
 رہ سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ کہیں نہیں ہو سکتا کہ وہ بندہ چلا جائے کیونکہ وہ میرا
 عاشق طالب حق ہے۔ اور وہ پیسے کیسے ہے۔ وہ واپس نہیں جاسکتا جاؤ اور
 انکو تلاش کرو۔ تو انہوں نے لاہور شہر کے درباروں اور مزاروں پر جانا
 شروع کر دیا کہ شاید کسی دربار پر ہے ہوگا۔ وہ صبح کو تلاش کرنے کیلئے نکلتے
 اور شام کو واپس آ کر عرض کرتے کہ ہم نے تمام درباروں اور مزاروں پر
 تلاش کیا ہے مگر راضی سائے نہیں ملے۔ تو بابا سائے صاحب نے انکو ڈانٹے
 کر فرمایا کہ وہ درباروں اور مزاروں پر نہیں ملے گا۔ وہ کسی ویرانے جگہ یا
 جنگل میں ہوگا۔ اس وقت آپکا ایک طالب جسکا نام مکھن فقیر تھا۔ اور وہ
 جوانی کے وقت سے چوریشہ آدمی تھا۔ اور اس علاقے سے واقف
 تھا۔ اُن سے فرمایا کہ تم راضی سائے کو تلاش کر سکتے ہو۔ اسلئے کہ تو اس
 علاقے کا واقف ہے۔ جاؤ اور تم ہی تلاش کرو۔ وہ اتفاقاً دسر
 ہونگے کے طرف سے آیا۔ اور وہاں سے پوچھا کہ کوئی درویش

نوجوان کس نے بیٹھا ہوا کہیں دیکھا ہو ساتھ ہی خلیہ بیان کیا۔ تو جنہ
لوگوں نے آپکو دیکھا ہوا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ نہر کے مشرقی جانب
ایکے ٹیلے (بٹہ) پر جہاڑیوں میں نوجوان درویش ہم نے دیکھا ہے
اس نے کہا کہ میرے ساتھ چلو اور مجھے دکھاؤ۔ وہ ساتھ آئے اور آکر دیکھا
کہ راضیہ سائیں بیٹھے ہوئے ہیں۔ حق موجود بلایا۔ بابا سائیں صاحبے کا
سلام اور پیغام دیا کہ بابا سائیں صاحبے نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم آپ کو
تلاش کریں اور ہم آپکو کافی عرصہ سے تلاش کر رہے ہیں۔ یہ ذمہ داری
خاص طور پر مجھے سونپی گئی کہ میں آپکو تلاش کروں۔ اور آج آپے مجھ کو
ملے ہیں تو بڑی خوش ہوئے ہیں۔ اب میں بابا سائیں صاحبے کو جا کر
بتانا ہوں کہ میں راضیہ سائیں سے ملکر آیا ہوں۔ وہ واپس بابا سائیں
صاحبے کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ سرکار میں راضیہ سائیں
کو دیکھ کر آیا ہوں۔ وہ چونکے کے قریب مشرق کے طرفے ایکے
ٹیلے (بٹہ) پر جھونپڑی بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس وقت بابا سائیں
صاحبے نے فرمایا کہ مجھے بھی وہاں لے چلو۔ اور راضیہ سائیں سے ملاؤ

میرا دل اُنکے لئے بہتے اُداس ہے۔ آپؐ طالبانِ فقراء کے ساتھ
 پہلے آپکے پاس سے تشریف لائے۔ آپؐ کو دیکھ کر بابا سائے صاحبؒ کا
 دل بان بھار ہو گیا۔ اور بہت خوشی کا اظہار کیا: دعا میں دے کہ اللہ سبحا
 سائے آپکا فقر و شغل کرے۔ اور عشقِ حقیقی میں ثابت قدم و سرفراز رکھے
 بابا سائے صاحبؒ آپکی جھونپڑی میں بیٹھ گئے اور کچھ دیر بعد باقی طالبانِ
 فقراء سے فرمایا کہ تم لوگ اب جاؤ۔ اور اپنے کام کا ج کرو کیونکہ تم لوگ ملازمت
 پیشہ اور دنیاوی کاروبار میں مصروف رہتے ہو۔ میں راضی سائے کیے
 ہوں اور راضی سائے میرے لئے ہے۔ یہ میرا چھ میں انکا چھ جس نے
 راضی سائے کو دیکھا اُس نے مجھے دیکھا اب میں انکے ساتھ چھ رہوں گا۔ اور
 یہ طالب و مطلوب اُسے جھونپڑی میں سردی کے موسم میں اوپر
 نیچے پرالی ڈال کر گزارہ کرتے رہے۔ کانوں کے اسے جھونپڑی کو
 محلے سے بہتر سمجھا۔ اور پرالی کا بھونا پھولوں کے سیج سے اچھا لگا۔
 دکھوں کو سکھ جانے کر دکھوں سے پیار کیا: کسی سے سوال نہیں کیا کہ
 ہمیں بستر کے حاجت ہے۔ بابا راضی سائے صاحبؒ نزدیک کاؤں

ہاں سرگنج سے ننگے سر پانی کے منکے بھر کر لاتے۔ آنے جانے والے لوگوں کو
 پلاتے رہتے۔ اور خدمت کرتے۔ کچھ لوگ حقہ پینے کیلئے بھی آجاتے لوگ
 پانی مناع کر دیتے تو آپے پھر بھر کر لے آتے۔ حقہ پینے والوں کیلئے میچ بھی
 لگاتے تھے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ بابا راضیہ صاحبہ نے کسی پانی
 پینے والے کو پانی مناع کرنے پر کہا کہ بھائی یہ پانی پینے کیلئے ہے مناع
 کرنے کیلئے نہیں ہے۔ تو بابا راضیہ صاحبہ نے ہادیہ پاک سے فرمایا کہ
 [اے بیٹے پانی ڈولنے دا میچ پھولنے دا تے فقیر اتیرا کی کم و چوں بولنے دا۔]
 یعنی آپے نے کیوں کہا کہ پانی مناع کرتے ہو اور میچ پھولتے ہو۔ اس کے بعد
 آپے نے اپنے بابا راضیہ صاحبہ کے حکم پر عمل کرتے ہوئے کبھی بھی
 کسی کو کچھ نہیں کہا۔ بابا راضیہ صاحبہ پر جمعات کو حضرت داتا گنجی
 کی ماضیہ کیلئے تشریف لے جاتے۔ اور اپنے ہمراہ ہادیہ پاکنے کو
 بھی لے جاتا کرتے۔ اور دوسرے دن واپس تشریف لایا کرتے
 ایک دفعہ بابا راضیہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں یہ پانی پیتا تھا کہ
 ایسے جگہ رہوں جہاں رات کو میرے چاند ستارے نظر آئیں۔ اور

رات کے تاریکی و تنہائی میں اللہ پاک سے باتیں کریں۔ آپ کے یہ
 جھونپڑی مجھے دل سے پسند ہے۔ یہاں سکون اور امن ہے۔ شہر کے
 طرح شور و غل نہیں ہے۔ رات کے تاریکی، ستاروں کے چمکے اور چاند
 کی روشنی سے دل و آنکھوں کو ٹھنڈک و راحت ملتی ہے اور محبوبے
 حقیقے کی محبت و مال و خیاں میں کوئی حجاب و خلل قائم نہیں ہوتا۔
 آج سے آپکی اس جھونپڑی کا نام امن ہے۔ انشاء اللہ آہستہ آہستہ اسے
 جھونپڑی سے آستانہ امن پر آباد ہوگا۔ آپ کا فقر و شرف ہوگا۔ آپ کا اپنا دیوانہ ہو
 گا۔ اور درس و حدیث و توحید اور فقر کا گھر ہوگا۔ (یعنی دار الفقرا میں پور شریف
 مشہور ہوگا) میں نے آپ کو اس علاقے کا راجہ بنا دیا ہے۔ آپ راجہ بادشاہ
 ہیں۔ اب دونوں طالب و مطلوب اکٹھے رہنے لگے۔ اور سخی راضی بادشاہ کو
 فقر کے جوگے عطا کیے۔ اور مجاہدہ و ریاضت میں مشغول رکھا۔ اور خوب مجاہدہ
 کرایا۔ حالانکہ بابر راضی سائیں صاحبے ایسے مشاہدہ ہیں تھے۔ آپ نے اپنے مُرشد
 کے دیوانے عاشق تھے۔ محبت اتنی کمال ہے کہ ہر وقت اپنے مُرشد کو دیکھتے
 رہتے اور کبھی نہ تھکتے۔ آپ نے اپنے مُرشد میں اتنے فنا ہو گئے کہ سوائے مُرشد

کے اور کچھ نظر نہیں آتا تھا۔ اس لئے کہ طالب حق کیلئے صرف فنا فی شیخ

ہونا ہی مقصود ہے۔ جب طالب مطلوب میں فنا ہو جاتا ہے تو مقام بقا

باللہ اس کیلئے آسان ہو جاتا ہے۔ جب تک طالب مطلوب میں فنا

نہیں ہوگا۔ تو وہ ہر حال و مقام سے بے خبر رہے گا۔ کیونکہ جس نے پایا محبت

سے پایا۔ آپ نے فرمایا ہے کہ یار مجھے محبت سے ملا اور سوز و گداز میں دیکھا

اسکی لطافت احاطہ نہیں پر ذرے میں اسکا ظہور ہے۔ آپ کی مرشد محبوب

سے محبت کی ایک مثال پیش ہے کہ ایک دفعہ جناب بابا سائیں صاحب

نے اصرار میں آپ سے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ حضور داتا صاحب

سلام کیلئے جاؤں اور کچھ دن سیر کروں۔ اگر آپ اجازت دیں تو کچھ

دن تکے واپس آجاؤں گا۔ ہادی پاکی نے عرض کی کہ یہ آپکا مسکن

آپکی محبت، مرضی اور رضا میں اپنا کوئی اختیار نہیں رکھتا۔ بلکہ آپکی

جدائی سے چین نہ آئے تو چرکیا کروں۔ بابا سائیں صاحب نے فرمایا کہ

اے میرے راضی پتر میں جلدی آجاؤں گا ادا سے نہ ہو ویں آپ کو

پیاد لاسہ رہے کر چلے گئے۔ آپ دو دن حضور داتا صاحب سے رہے۔ اور

تیسرے دن نارووال شریف چلے گئے۔ اور پانچ دن پائے کیسے یہاں

ایک گھڑی سال بھر کے برابر گزر رہی تھی۔ دو چار دن مشکل سے کئے

جیسے نہ آیا تو پیدل ہی پیچھے چلے پڑے۔ سخی داتا صاحب کے درگاہ اقدس

پر پہنچے۔ سلام عرض کر نیے بعد آپ نے محلہ بلال گنج گئے۔ جہاں بابا سائے

صاحب سے ملے قیام کرتے تھے۔ وہاں سے پتہ چلا کہ بابا سائے صاحب

نارووال شریف لے گئے تھے۔ یہ وہ وقت تھا جب پاکستان وجود میں آنے

والا تھا۔ لاہور میں مسلمانوں اور سکھوں کے جنگے ہو رہے تھے۔ قتل عام

کے وجہ سے ہر سڑک اور گلی گلی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔ اور ٹرکوں

میں مُردے لاد کر دیئے راوی میں پھینکے جاتے رہے۔ لیکن آپ نے گھبراہٹ

نہیں اور ریلوے پٹری کے ساتھ ساتھ پیدل سفر شروع کر دیا۔ رات میں

پانی کے سیلاب سے گزرتے گئے۔ کیونکہ اُس وقت سیلاب بھی آیا ہوا

تھا۔ آپ نے لاشیں پانی میں تیرتی ہوئیں دیکھتے اور چلتے گئے۔ کئی جگہ

پانی میں تیر کر گزرنا پڑا۔ آخر آپ تین دن میں نارووال شریف پہنچے

آپ نے ناواقف تھے۔ اس لئے وہاں سے پوچھا کہ پیر پھن شاہ صاحب کے دربار

پر جانا ہے اور آپے وہاں دربار پر پہنچ گئے علی احمد شاہ صاحبؒ وہاں
 بیٹھے ہوئے تھے علی احمد شاہ صاحبؒ بابا محمد شفیع صاحبؒ کے طالب تھے
 انہوں نے آپے سے پوچھا کہ کیا ہے آئے ہو آپے نے فرمایا لاہور سے
 آیا ہوں اور بابا سائیں صاحبؒ سے ملنا ہے انہوں نے کہا کہ بابا صاحبؒ
 یہاں دودھ پوئے آئے تھے ایک رات قیام فرمانے کے بعد اپنے
 دختر صاحبہ سے ملنے کیلئے اُنکے گاؤں تشریف لے گئے یہاں آپے نے
 پوچھا کہ وہ گاؤں کس طرف ہے۔ مجھے راستہ بتا دیجیئے۔ انہوں نے
 بتایا کہ یہاں سے تقریباً چھ سات میل دور ہے آپ کو تکلیف ہو گئی آپے
 نے فرمایا کہ تکلیف کے کوئی بات نہیں ہے آپے وہاں سے روانہ ہوئے اور
 پوچھتے پوچھتے اُسے گاؤں پہنچ گئے وہاں سے پتہ چلا کہ بابا سائیں صاحبؒ
 آئے تھے دودھ رہ کر لاہور چلے گئے یہاں آپے نے پھر وہاں سے
 پیدل لاہور کا رخ کیا تیس دن بعد لاہور آئے اور داتا صاحبؒ سلام کر کے
 بلا لے گئے تو وہاں آپ کے بابا سائیں صاحبؒ سے ملاقات ہوئی تو
 بابا سائیں صاحبؒ نے پوچھا میں پور سے آئے ہو آپے نے فرمایا کہ

سخی ماٹھے مارو والے آپکے پیچھے پیچھے چلا آ رہا ہوں بابا سائے

ماٹھے کو شدید ادا سے ہوا اور پُر درد ہو کر رو پڑے کہ اے میرے
 عاشق پتر کیا تو یہ جانتا ہے کہ میں تجھ سے جدا ہوں۔ اگر ظاہر میں تجھ سے
 کوئی گھڑی ادھر ادھر ہو جاؤں تو کیا ہوا۔ حالانکہ باطن میں میں تجھ
 سے جدا نہیں تھا۔ اب آپے اتنے مجے جدائی برداشت نہیں کر سکے۔ تو
 مجھے میں دنیا سے پردہ پوش ہے ہو جاؤں گا۔ تو پھر کیا کرو گے۔ آخر اس
 جسم کے قید سے باہر ہونا ہے۔ اسے فراق کے وجہ سے ادا میں نہیں ہونا
 چاہیے تھا۔ اللہ سچے سائے نے آپکو اتنے چمکتے بخشے دیے کہ آپ نے
 اسے پرکھنے وقت میں تکلیف دہ راستہ پیدا ہو کر کیا آپکے محبت اور عشق
 کمال ہے ورنہ یہ کام انسان فی طاقت سے بعید ہے۔ سبحان اللہ عاشق
 طالب ہو تو ایسا ہو۔ مگر آئندہ اس طرح پر گزرنہ کرنا۔ آپکو تکلیف میں دیکھ کر
 میرے دل کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ اے طالب صدق و صفا راضی بارنا
 پُر درد و با وفا فقیر پیارے پتر مجھے تو نے دیا سر جھکو پھر میں مجھے ہو گیا۔ تجھ پر
 دل فدا۔ تو میرا ہے میں تیرا ہوں۔ تو مجھ میں ہے میں تجھ میں ہوں۔ تو

پھر زندگی دُوری کیا چوتی ہے! اسلئے پھر وصالِ عاشق کیلئے ایکے
 جیسا چوتی ہے اللہ داتا آپکو دردِ محبت و عشق باکمال سے ثابت قدم سدا
 سلامت رکھے آئیں اچھا ہوا آپ آگئے حضرت داتا سخی فیض عالم
 کا عرس مبارک آج سے چورہاڑی ہے چلو سب فقراء، ملکر بیٹھیں داتا کے
 حضورِ ماضی دیں اور ایکے دوسرے سے پیار اور خدمت کریں ان
 دنوں دریائے راوی میں طغیان ہے یعنی سیلاب کی وجہ سے لاہور کے کچھ
 علاقوں میں پانی بھر گیا تھا محلہ بلال گنج اور سخی داتا صاحب کے مزار
 کے ارد گرد پانی آیا ہوا تھا جناب بابا سائیں صاحب نے عرس مبارک اور
 ختم شریف محلہ بلال گنج محمد رشید سائیں جو بابا سائیں صاحب کے طالب تھے
 انکی رہائش گاہ پر بعد طالبانِ حق و فقراء اکٹھے ہو کر رسم ادا کی اور بعد
 میں امن پور شریف لے آئے چند سال بعد پانی کے قریب لوگ فقیر
 کے پیار، حسنِ سلوک و اخلاق اور شفقت سے متاثر ہوئے اور فقیر
 کی دعا سے مرادیں ملنے کے سبب مرید ہونے کا ارادہ ظاہر کرنے لگے
 اور بابا سائیں صاحب نے انکو اپنے فقر سے قبول فرما کر کہا کہ میرے

اور راضی ہو کر اس سے کوئی فرق نہیں ہے۔ ہم دیکھیں ایک سے ہے۔ آپ کا

عقیدہ جس سے چاہے دستے بیٹے ہو سکتے ہیں ان سے ہے۔ چنڈ کو بابا

سائے صاحب نے بیٹے فرمایا اور ساتھ ہی ان سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ

جو مجھے دیکھنے والا ہے وہ راضی ہو کر اس سے کوئی فرق نہیں ہے۔ اس لئے کہ وہ مجھ سے گم

ہے۔ اور میں اس سے عیاں ہوں۔ بابا سخی محمد شفیع صاحب نے فرمایا

پاکے کا نور روشن دیکھنا چاہتے تھے۔ اور آپ کا نور روشن ہوا۔ نئے نوجوان نسل

آپ کا پیار و شفقت اور آپ کے محبت سے ماننے ہو کر رفتہ رفتہ آپ کے طریقے

میں آنے لگے۔ جوانی کے وقت ہی اللہ پاک کے محبت و یاد دہانی کی طرف

دل کو گناہ یعنی پر وقتے رجوع اللہ ہو کے رہنے کی ہدایت کرتے رہتے۔

اس لئے کہ جوانی کے توبہ پیغمبر صفت ہے۔ یعنی کلے و نیم خداوند کریم کے رضا

و اختیار میں اپنے تمام ارادے اختیار سے بے اختیار ہو کر خود پرستی اور

غیر اللہ دیکھنے سے توبہ کرنے۔ کچھ عرصہ بعد بابا سائے صاحب کو خیال

آیا کہ راضی ہو کر اس سے کب تکے دور سے پانی لاتے رہیں گے یا پانی

کا کنواں چھوٹا چاہیے۔ اپنے ماننے والوں سے فرمایا کہ یہاں ایک کنواں

لگوادو۔ انہوں نے کنواں لگوایا تو اُسکا پاؤں ٹکسے اور کڑوہ نکلا۔ یعنی پاؤں
 پینے کے قابل نہیں تھا۔ اس سے صرف کپڑے اور برتنے صاف کیے جا
 سکتے تھے۔ لیکن پھر بھی آپؐ وہ پاؤں مٹائے کہ رضا سمجھ کر سات سال
 تک پیتے بھی رہے۔ بابا سائیں صاحبؒ پہلے چھ نازکے طبع تھے۔ اس
 لئے صحت پر پاؤں نے مضر اثر ظاہر کیا۔ ہادیؒ پاکؒ اور بابا سائیں صاحبؒ
 بیمار رہنے لگے۔ سخی بابا سائیں صاحبؒ کو سینے کے تکلیف اور کھانسی
 رہتی تھی۔ اور یہی علامت ہادیؒ پاکؒ کو بھی ظاہر ہونے لگی۔ اور ایک
 دن ہادیؒ پاکؒ بابا راضیؒ سائیں نے بابا سائیں صاحبؒ سے عرض کی
 کہ یا مائے محسوس ہو رہا ہے کہ مجھے سانس کے تکلیف دم شروع ہو رہا
 ہے۔ تو بابا سائیں صاحبؒ نے فرمایا کہ پترا سچے سائیں سے مانگا تو ہے
 ہادیؒ پاکؒ اس بات پر خوش ہوئے کہ سچے سائیں سے مانگی ہوئی
 چیز میرے لئے اعلیٰ نعمت ہے۔ بابا سائیں صاحبؒ کو خیال آیا
 کہ اللہ پاکؒ میٹھا پاؤں دے۔ اس خیال سے دوسری جگہ کنواں کھودا
 گیا۔ اس امید پر کہ شاید اللہ پاکؒ میٹھا پاؤں دے دے۔ آستانہ کے ساتھ

پہلے ایکے اور کنواں کھودنے کا نشان یعنی ٹپہ بابا راضیہ سائیں نے
اس دعا کے ساتھ لگایا کہ :-

اللہ میٹھا کھوا کھنا دے پانی پاک پلائیے یار
پیونے سیتی سرد ہو درل سینہ لذت دار بنائیے یار
چڑی جناور راجی مسافر پی کر دینے دعا ئیے یار
گھر فقر دا خاص امین پور وسدا ویکھ سدا ئیے یار
عاشق اپنا راضی رکھیے روحی رمز رلائیے یار

اور آپنے کہ یہ دعا قبول ہوئی۔ اللہ پاک نے ٹھنڈا میٹھا پُر لذت پانی عطا
فرمایا۔ اس چشمہ صحتی و شفا سے لوگ غسل کرتے اور ٹھنڈا پانی پی کر
پیاسے پوری کرتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اللہ فقیر کا شکر ادا کرتے ہیں۔

ایکے دن بابا سائیں صاحبے لاہور تشریف لے گئے۔ اور ہمدرد پاکے
بابا راضیہ سائیں صاحبے کو سانس کے شدید تکلیف شروع ہو گئے۔ آپکے
پاسے دو پیر بھائی جمے رہتے تھے۔ انہیں سے ایکے نے خند کے وجہ
سے بابا راضیہ سائیں صاحبے سے کہا کہ آپ کو بابا سائیں صاحبے نے بند

دُعا دی ہے۔ تب بھی یہ مٹا دیا ہے اور آپ نے دعا دی ہے کہ

اگر سخی پائے نے مجھے بددعا دی ہے تو وہ بھی میرے لئے دعا ہے

کیونکہ مُرشد دعا دی دیتا ہے بددعا نہیں دے سکتا دو تین دن بعد بابا

سائے صاحبے والے آئے اور آپ کے مٹا دیے پُرسے ودا دیئے گئے اور

پوچھا کہ اے راضی پتر! کیا میں نے آپ کو بددعا دی ہے تو پُر دی پائے

بابا راضی سائے صاحبے نے عرض کی کہ نہیں سخی مٹا دے یہ کیسے ہو سکتا

ہے کہ آپ مجھے بددعا دیے۔ اگر آپ بددعا بھی دیے تو وہ بھی میرے

لئے دعا اور کافی شفا ہو گئی۔ پھر بابا سائے صاحبے نے فرمایا کہ پھر یہ لوگ

کیوں ہمارے پیار میں حسد کی وجہ سے نفاق ڈالنے کی کوشش کر رہے

ہیں۔ پھر آپ نے اُن سے مخاطب ہوئے جنہوں نے یہ بات کہی تھی کہ تم

نے ہماری مُہبت سے نفاق ڈالنے کی کیوں نہ کام کوشش کی ہے۔

اس لئے اب آپ کو یہاں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جاؤ اگر فقیر ہو جائے

تو ہم سے دُور کسے اور جگہ چلے جاؤ۔ انہوں نے مُعافی طلب کی کہ

اُنہوں نے نفاق دیا اور بغاوت کی باتیں نہیں کہیں گے۔ اور ہم توبہ

کرتے ہیں۔ بابا سائیں صاحبے نے انہیں معاف فرما دیا پھر آپ نے

بابا راضی سائیں صاحبے سے فرمایا کہ بیٹے! یہ مریض بچے نہ بچے
مگر علاج جاری رکھیے۔ پھر حال میں اپنے مالکے حقیقے کے رضا و مرضی
پر راضی رہیں۔ اور اس طرح وقتے گزرتا رہا۔ بابا سائیں صاحبے کو خیال

آیا کہ گیا، دھویں شریف اور سچے سائیں صاحبے کے چودھویں شریف کے
علاوہ گندم کے کٹائے کے موسم میں کوئی ایک دو دن مقرر کریں کہ یہاں کے
لوگوں کے رزق سے خیر نکلنے کا سبب بنے۔ تاکہ انکے مال میں برکتے اور
رزق کٹھ ہو۔ اور انکو اللہ کی راہ میں خرچ کرنیکی عادت پڑے۔ اور ماہ
جیٹ کے نو دس تاریخ مقرر فرمائیں۔ اور یہاں کے عقیدے مند فقرا طالبان

آٹا اور دال وغیرہ لے آتے۔ اور میلہ جیٹ سنایا جاتا رہا۔ یہ میلہ آہستہ آہستہ
بڑھتا ہی گیا۔ اور بڑے میلے کے صورت اختیار کر گیا۔ اس میں فقرا طالبان
کے علاوہ تمام خاص و عام حاضر ہو کر محبت و خدمت کرتے۔ اور فیض دے
حاصل کرتے۔ اور دال بھنڈا رکھاتے۔ کچھ عرصے بعد بابا سائیں صاحبے کو
تکلیف زیادہ ہو گئی۔ اور کھانسی کے ساتھ منہ سے خون آنے لگا۔ اور بہت

کمزور ہو گئے آپ نے بابا راضیہ سائیں صاحبہ سے فرمایا کہ مجھے شہر
 لاہور لے چلو کیونکہ وہاں علاج کے سچے میسر ہیں اور آپ کو لاہور میں
 بلالہ گنج لے گئے وہاں آپ کے طالب سید علی احمد شاہ صاحبہ آپ کے تکیے
 کا سن کر نارووال سے آئے ہوئے تھے سید علی احمد شاہ صاحبہ نے پہلے
 مجھے آپ کے خدمت میں یہ سوال پیش کیا تھا کہ آپ کے ڈھیری مبارک میں
 آستانہ پر بنے ہیں مسکین سید ہوں آپ سے سچی باتیں میرا یہ سوال پورا ہو۔ تو
 آپ نے ان سے فرمایا جب وہ وقت آئے تو ایسا کر لینا میں آپ کا سوال
 رد نہیں کرتا۔ ادھر بڑے پاکے بابا راضیہ سائیں صاحبہ کا بھی یہ خیال تھا
 کہ میرے مرشد سائیں کے ڈھیری مبارک میں پڑے امنے پور میں بنے گئے۔
 آپ کا یہ خیال دیکھ کر بابا سائیں صاحبہ نے فرمایا کہ اے راضیہ پتر! انہوں
 نے سوال کیا ہے کہ میری ڈھیری نارووال میں بنے۔ یہ سید کا ہال ہے
 آلہ نبی اولاد علی ہے۔ اسلئے اس کا سوال رد نہیں کیا جاسکتا۔ سو یہ منہ
 کے منہ (یعنی جسم مبارک) جو نارووال میں ہے وہاں ہی رہے ہوں
 دو۔ اور میرا روح تیرے بیچ تیرے اندر سے بولے گا۔ اور باتیں کرے گا۔

ہر پادری پائے بابا راضیے سائیں صاحبے نے عرض کی کہ سخی مالکے سے
 مجھے وہاں نارووالہ آپ کے قدموں سے رچوے۔ تو بابا سائیں صاحبے نے
 فرمایا کہ ایسا نہیں کیونکہ اس نے پورا آپکا نشانہ اور دربار ہو گا۔ اور آپکا فیض
 فقر جاری رہے گا۔ بابا سائیں صاحبے پادری پائے بابا راضیے سائیں
 صاحبے کے ساتھ چودہ سالہ اکٹھے رہے۔ اور جب اسے فانی ہو جانے سے
 کوچ کرنے کا وقت قریب آنے لگا۔ تو بابا سائیں صاحبے نے محلہ بلال
 گنج ریلوے سٹیشن پر سب طالبان فقرا کو بلایا اور سب سے مخاطب ہو کر فرمایا
 کہ میرے پیچھے باتیں نہ کرنا۔ جو باتیں کرنی ہیں میرے سامنے کرو۔ ان
 میں سے ایک طالب نے بولا کہ ہم نے تو کچھ بھی نہیں دیکھا۔ تو آپ نے
 فرمایا کہ یہ زمینیں و آسمانیں سے جو کچھ ہے یہ کیا ہے۔ تو وہ بولا کہ یہ تو مخلوق
 ہے۔ آپ نے جلال سے آ کے بولے کہ میں نے تو تم کو خالق دکھایا اور بنایا
 تھا۔ اور تم اہل تکلم مخلوق کو دیکھ رہے ہو۔ اتنے میں آپ نے اپنے چاہنے والے
 سے اٹھ اور بابا راضیے سائیں صاحبے سے فرمانے لگے کہ مجھے اس پورے
 ریلوے کیونکہ یہ مکان ہے مخلوق کا ہے۔ وہاں لے چلو جہاں مالک ہے

مامقے خداوند پاکنے کہے جبکہ یو میرا اپنے مخلوق پرستوں سے کوئی
 تعلق نہیں ہے جبکہ انہوں نے آپکا جلال دیکھا تو ذکر معافی مانگی اور توبہ
 کی کہ آپ نے مجھے معافی فرمادیں میں غلطی پر ہوں تو آپ نے معافی
 فرمادیا اور جلال سے مال جمال میں آگئے پھر آپ نے فرمایا کہ اگر کوئی
 تصویر بنائے تو کوئی فوٹو گرافر آؤ اور فوٹو گرافر نے آپکا بوطالبانے
 فوٹا گروپ فوٹولیا اسکے علاوہ آپکی اور کوئی تصویر نہیں تھی اُسے رات
 اپنے دو بے کے درمیان آپکا حق سے وصال ہوا اور وصال سے پہلے
 ہادی پاکنے بابا راضیہ سائیں صاحبہ آپنے کے پاس موجود تھے اور
 آپنے نے ہادی پاکنے بابا راضیہ سائیں صاحبہ کو اشارہ کیا کہ آپ دوسرے
 کمرے میں چل جائیں اور سوجائیں بابا سائیں صاحبہ کے حکم و امر سے
 آپنے دوسرے کمرے میں لیٹ گئے اور نیند آگئی خواجہ میں دیکھ رہے
 ہیں کہ مولا پاکنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے ہیں اور بابا سائیں
 صاحبہ سے فرما رہے ہیں کہ اے قلندر علی! آؤ میرے ساتھ مجھے
 شہینے چلتے ہیں اور آپنے مولا پاکنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ روانہ

ہو گئے ہیں۔ اتنے میں آئے جاگے اُنے اور بابا سائے صاحب کے کمرے

میں گئے۔ حق موجود بلایا تو دیکھا کہ آئے اسے پنجرے سے پرواز کر گئے ہیں

اور رجبہ مند موجود ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا عَلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۝ (حضرت سخی سائے بابا

محمد شفیع صاحب عرفے قلندر علی رحمۃ اللہ علیہ نارو والی ضلع سیالکوٹ چودھوی

کافی سے قادری خاندان حضرت سخی غوث پاک کے محبوب سبحانی رحمۃ اللہ

علیہ کے درویش ہیں۔ فیض حضرت سخی سائے قبول محمد صاحب تانی

رحمۃ اللہ علیہ درازہ شریف سے جاری ہوا۔ یوم پیدائش مورخہ 16 اکتوبر 1892ء

ہے۔ اور مورخہ 2، 3 رمضان المبارک 13۷۲ھ بروز بدھ جمعرات کے

درمیان شب کے دو بجے حق ہوئے۔ 3، 4 اپریل 1957ء)

دوسرے دن آپ کے جسم مبارک کو غسل دیا گیا اور وہاں سے سخی دائیہ صاحب

کا طواف کرایا گیا اور نماز جنازہ ادا کی گئی وہاں سے بکس میں رکھ کر لاہور

سیٹھ پنچ کر ایک ڈبہ بکسے کروایا گیا اور اُسے میں تیسرے پہر (تقریباً چار بجے)

نارو والی شریف پہنچے اور وہاں سے سید علی احمد شاہ صاحب کے آستانہ پر

آپ کے آخری آرام گاہ بنائی گئی اور پوری پاکستانی سائے صاحب اُمّ

پور شریف تشریف لے آئے۔ اور تنہا تھے میرے عشق کے مرنے۔ درد سوز،

دکھ اور مصیبتوں میں فراق کے زندگی بسر کرنے لگے۔ کیونکہ آپ نے بلا

میرے یعنی دکھ اور مصیبت کو پسند کر لیا ہے میرے ایک دفعہ دو حکیم آپ کے پاس

آئے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ہم آپ کا علاج کرتے ہیں۔ اُن دووں نے

آپ سے مشورہ کیا کہ اسے درویش کے سینے میں بلغم کی چھلے بنے

پوئے ہیں۔ اُسے کو دوائی کے ذریعے باہر نکالنا ہے۔ ایک حکیم نے کہا کہ میں

نکالتا ہوں۔ تو اُس نے کوئی ایسی دوائی پائی جس میں ملا کر پلائی کہ دوائی

پیتے ہیں آپ کو قہر (اٹھے) آئی شروع ہو گئی۔ یہاں تک کہ ساتھ خون آنا

شروع ہو گیا۔ دوسرا حکیم کہنے لگا کہ تم نے درویش کیساتھ یہ کیا ظلم کیا ہے

اسکی یہ الٹا ہے بند کرو۔ اُس نے کہا کہ اب یہ مجھ سے بند نہیں ہو سکتی۔ تو

دوسرے حکیم کے پاس کوئی ایسی ٹھنڈی دوائی تھی۔ اُس نے پانی میں

ملا کر پلائی۔ تو آپ کو قہر آنا رک گیا۔ اور آپ بیٹے پر کنز اور ضعیفہ الحال

ہو گئے۔ وہ حکیم جا گئے۔ اس کے علاوہ بیٹے علاج کراتے رہے۔ بے شمار

دوائی کھائی۔ مگر وہ مرنے محبتے برقرار رہے۔ آپ نے مر خدا تھے۔ اور اپنے

ہاتھ ہم کو نبھالے ہاتھ تھے اگر کوئی منہ سے کہے — یہ پوچھا تو

فرماتے کہ اللہ ہاتھ کا شکر ہے۔ یہ کہیں یہیے کیا کہ فوج بیت تالیف ہے

یہاں کے کچھ ہايل لوگ بیت تکے میں کرتے تھے ایک دن ایسا ہوا

یہاں کہ آپنے آستانہ چھوڑ کر ہمارے گنج طرف شیشم (ٹالے) کے درخت کے

نیچے سترہ دن تک رہے۔ کس کو یہ اجسام نہ ہوا کہ یہ درویش آستانہ

چھوڑ کر چلا گیا ہے۔ آخر وہ ہوتا ہے کرتے تھے اُنکے گھروں میں ایک لادوا

مرض نے حملہ کیا۔ اور تمام بیمار پڑ گئے۔ یہاں تک کہ ہسپتالوں میں لے

جایا گیا۔ بیکے مرض کا پتہ نہ چلے کہ مرض کیا ہے۔ پھر انکو خیمہ آیا کہ شاید

اسے درویش کو یم نے دکھ دیا ہے۔ اور اُسکی آہ سے یہیے کوئی سزا

ملے ہے۔ چلو اُن سے معافی مانگتے ہیں۔ اور اُن سے دعا لیں۔ وہ

آپنے کے پاس آئے معافی مانگی اور آستانہ پر لے آئے۔ اور عرض

کی کہ یہ آپنے کا آستانہ ہے۔ یم کہیں بھی آپکو تنگ نہ کریں گے۔ آپنے

یہیے زپیے۔ آپنے نے اُنکے حق میں دعا کی اور اُنکی بلا ٹل گئی۔ ایک

اور واقعہ ہے کہ ایک آدمی کو اُنکے دو مخالفوں نے قتل کرنے کیے

اُسکے پیچھے لگے گئے۔ وہ آدمی بھاگتا ہوا آستانہ پر آیا اور وہاں سے بھاگ پڑا۔

جھونپڑی میں پناہ لینے کیلئے گھس گیا۔ ہادیہ پائے بابا راضیہ مائیں مائیں نے دیکھا اور پوچھا کہ تم کوں ہو اور اندر کیوں پھنسے ہو۔ اُس نے جواب دیا کہ جہاں دو آدمی مجھے قتل کرنے کی نیت سے میرا پیچھا کر رہے ہیں۔ مجھے

پناہ چاہیے۔ تو آپ نے فرمایا کہ پناہ چاہتے ہو تو باہر آؤ۔ اور میرے ساتھ

آکر بیٹھو۔ وہ آدمی آپ کے قریب بیٹھ گیا۔ اتنے میں وہ دو آدمی بھی اپنے آپ کے

کے پاس سے راتھلے تھے۔ اور دوسرے کے پاس سے سونا تھا۔ راتھلے والے نے

آتے ہی اُسے آدمی کے شاہ رگ پر راتھلے کے ٹالے رکھ کر فائر کر دیا۔ اور اللہ

کے حکم سے گولی سائیڈ سے نکل گئی۔ پھر اُس نے دوسرا فائر کیا۔ تو گولی سے

ہموکر راتھلے کے اندر چنس گئی۔ اور خوفزدہ ہو کر اُس آدمی نے راتھلے کے

ٹالے کو پکڑ لیا۔ اور سوٹے والے نے سونا چلایا تو وہ ہادیہ پائے سے

راضیہ مائیں مائیں کے تختے کو لگا تو تختے کے ساتھ سونا بھی ٹوٹ گیا۔

ہادیہ پائے بابا راضیہ مائیں مائیں نے اللہ علیہ کا نعرہ لگادیا اور اُسے

سے فرمایا کہ اے دنیا کے کتو دور جا کر لڑو۔ وہ کافی دیر لڑتا پائے کرتے

نہ بچ جیتے کہ وہ برسند ہو گئے۔ جب وہ لڑ کر تھکے گئے تو ہار دیے پائے
 بابا راضی ہوئے صاحب سے کہنے لگے کہ میں چھڑا دو۔ ہم معافی چاہتے
 ہیں۔ آپ نے فرمایا میں آپ کو نہیں چھڑواتا لڑ کر مرو۔ اتنے میں ایک بابا
 نہ لڑ پڑھنے کیلئے آیا۔ تو اس نے بابا جمی سے کہا کہ آپ کیسے تو میں اسے
 کو چھڑا دوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ چھڑا دو۔ اور اسے سے کہو کہ میں سے
 دور چلے جائیں۔ میرے نزدیک نہ آئیں۔ تو انکو چھڑوا کر کہا کہ میں سے چلے
 جاؤ۔ جس نے پناہ مانگی تھی وہ آپ کے پاس آ گیا۔ آکر سجدے میں پڑ گیا۔
 معافی طلب کی اور آپ کا مرید ہو گیا۔ پھر وہ دونوں بھی آپ کے پاس
 آئے۔ اور معافی مانگی اور کہا کہ ہم غلطی پر تھے۔ ہمیں معافی فرمادیں
 آپ نے انکو معافی فرمادیا۔ اور انکی صلح کرادی۔ انہوں نے مرید ہونے کا
 اصرار کیا تو آپ نے انہیں دستے بیعت کیا۔ اور سلوک پیار میں رہنے کی
 تلقین فرمائی۔ بابا سائیں صاحب کے وصال کے بعد آپ پر درد حال
 وارد ہونیکے وجہ سے کلام عارفانہ بیان کرنے لگے۔ آپ فرماتے ہیں کہ
 جب میں لاہور شریف میں سردار سخا مخدوم علی جویریہ حضرت داتا

گنج بخش فیض عالم کے درگاہ اقدس سے فیض عشق حاصل کر نیکی

نیت سے حاضر ہوا تو پیچھے سے چلے اپنا مقصد یعنی مرشد مطلوب کو پا لیا۔

آپ سے آتا ہے کہ ناقصوں کے پیر کامل نے میرا سوال پورا فرمایا اور اپنے

موفق قادری نقر کے فیض سے مستفیض فرما کر اللہ کریم کے درگاہ کے

دوستوں سے مجھے شامل کیا۔ آپ کے طریقے سے پیر و مرشد صوفی قادری

قلندر سخی فقیر حضرت بابا محمد شفیع صاحب المعروف قلندر علی درازی سے

آپ نے فرماتے ہیں کہ ہادی مرشد نے مجھے کفر و اسلام اور تمام مذہبوں کے قید

سے آزاد کیا۔ اور وحدت حقیقی کا جام پلایا۔ آپ کے گاہے بگاہے اپنے ہادی مرشد

کے تعریف سے فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ہادی محبوب جیسے بے ریا

سچا فقیر پُر نور شفقت والا اور پُر محبت مخلص درویش کو ملے نہیں دیکھا۔

جس نے مجھے اپنے بستی سے نکال دیا۔ اور اللہ کے عشق و محبت سے

سرمست بنا دیا۔ اب میں سوائے اللہ کچھ نہیں جانتا جو پہلے تھا وہی پایا

جو ایک دم بھی بد نہیں ہو سکتا۔ چودہ طبقہ کے اندر باہر حق القیوم اقدیم ہے

رہا ہے۔ الحمد للہ سب تعریف ذات حق کی ہے آپ سے دیکھتا سنتا جو

چاہتا ہے کہ اللہ باقی دے۔ اللہ باقی دے۔

اسے دیوانے درد عشق سے آپ کے کلام عارفانہ سے بڑے فقیرانہ فاضل و رموز
تصوف و اشارات لطیف سے جو طالبانِ حق کیلئے پدائتے مفید، عارفوں
کیلئے فرحت، درد مندوں کیلئے دلدار، درویشوں کیلئے دل ریش،
عاشقوں کیلئے لذت، زاہدوں کیلئے زیادت، عالم کیلئے دلچسپی، اور
خامانہ خدا میں یہ کلام مقبول پایا جاتا ہے۔ جیسے اللہ کریم کے پیارے
دوستوں صوفیائے اکرام سے آپ کے پیرِ مغان منصور آخر الزماں حضرت
سچلے سرمست، حضرت امام بھٹائی علی لطیف صاحب، حضرت بلھے
شاہ صاحب، خواجہ غلام فرید صاحب اور حضرت سلطان العارفین بابا بوبہ
خدا صاحب کے کلام میں معرفت کے موتے بھرے پڑے ہیں۔ اسی
طرح اسے محقق درویش کا کلام بھی ان کے کلام کے ساتھ ملتا جلتا
واضع ہوتا ہے یہ آپ پر سالِ حضرت داتا گنج بخش فیض عالم کے عرس
مبارک پر دو دنوں دورانے بمقام طالبانِ فقر، حاضر دیتے رہے ہیں
اور رات کو ایک دو بجے درگاہ شریف کے اندر تشریف لے جاتے اور

عرسے کے بعد جبے کبھی لاہور شہر میں جاتے تو دانا سمنے صاحبے کے سینے میں
پر سلام کرتے۔ اور اندر نہیں جایا کرتے تھے۔ صرف عرسے مبارک کے
موقعہ پر ہی اندر جایا کرتے تھے۔

اب یہ بندہ مسکینے محمد یعقوب المعروف فقیر سائیں خیاں خدائے اپنا
حال و خیاں تحریر میں لارہا ہوں کہ مجھے ہادی پاکے سمنے راضیہ سائیں
صاحبے نے اپنے فقر میں اپنے ساتھ کسے طرح پیوستے فرمایا۔ اسے دورانے
اسے مسکینے خیاں خدائے کے ساتھ آپ کے کا خط و کتابت کے ذریعے غائبانہ
تعارف ہو تا رہا۔ اور بظاہر کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔ ہادی پاکے
سمنے سائیں راضیہ فقیر کے دل میں خیاں تھا کہ اسے خط لکھنے والے
شخص سے ملاقات ہوئے چاہیے۔ اور اسے مسکینے کو بھی آپ سے ملنے
کے جستجو اور دیدار وصل کے آرزو ازل سے ہے۔ دل میں جاگزیں رہتی
تھی۔ آپ کو دیکھنے کیلئے دل بہت بے قرار رہتا۔ اور اسے انتظار میں وقت
گزر رہا تھا۔ کہ جلد از جلد آپ سے ملاقات ہو۔ ایک رات آپ نے اسے
مسکینے کو خواب میں زیارت عطا فرمائی۔ اور مخاطبے ہو کر فرمانے لگے

کہ آپ جو یہ ہنڈیا پکار رہے ہیں اس میں اور کوئی چیز نہ ڈالیں۔
 کیونکہ میں اس سے موجود ہوں۔ یہاں ہنڈیا سے مراد دل ہے۔
 آخر انتظار، بیقراری و فراق کے کئی سالوں بعد وصلِ یارِ محبوب
 کے دیدار کے رخِ قریب آئے۔ اور آپ جناب نے خط ارسال
 فرمایا کہ میں جلد سندھ شریف آ رہا ہوں۔ اور ساتھ یہ بھی تحریر فرمایا کہ تم
 مجھے اسٹیشن پر لینے کیلئے آجانا۔ اور جب آپ تشریف لائے۔ تو
 بندہ مسکین، ایک اور آدمی جو میرے ساتھ تھے۔ یہ میرے آپ سے
 پہلے ملاقات تھے۔ آپ کے درخِ دیدار، قربِ پیار و شفقت سے
 سرفراز ہوا۔ صورتِ حق سبحانی، پاکِ پیشانی، نورِ بھرے نیچے،
 نورانی نظر سے نظریں ملا کر۔ سکے محبت سے سینے لاکے دل
 روحِ جگر میں سما گئے۔ دیکھتے ہیں آپ کی محبت میں خود پوش
 ہو گیا۔ اور آپ کے ذاتِ پاکِ صورت کے سوا کچھ یاد نہ رہا۔ آپ کی
 پاکِ محبت عشقِ کاتا ہے برداشتے کر نیکے سب سے آتے ہیں مجھے
 شدید بخار ہو گیا۔ آپ صبح ہونے سے پہلے میرے ہمدردی کیلئے

تشریف لائے۔ اُس وقت مجھے کوئی پوش نہ تھا۔ آپ نے آتے ہی
 میرے سر کو دبانہ شروع کیا۔ اور آپ نے پیار شقت سے مجھے
 صحیح الحال کیا۔ اور اُسے وقت اپنا دستہ بعیت کر کے ذکر ذاتی
 سے نوازا۔ اور نام فقیر خصال خدائے عطا فرمایا۔ مخصوصے راز
 رموز کے باتوں سے آگاہی فرمائی۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ آپ کا دل
 اب دنیا سے نہیں لگے گا۔ جبے بھی آپ اُداس ہوویں جلدی
 میرے پاس سے امنے پور شریف پہنچ جاویں۔ اور میں آپ کے انتظار
 میں بے قرار رہوں گا۔ پھر کچھ دنوں کے بعد شہباز پور سے آپ نے
 واپسی کا ارادہ ظاہر فرمایا۔ تو ہم کچھ فقرا، طالبان نے آپ کو میر پور مٹھیو
 سٹیشن سے لا پور آنے والے گاڑی میں بٹھا دیا۔ جبے گاڑی چلنے
 لگی تو آپ ڈبہ کے دروازے میں کھڑے ہوئے تھے۔ آپ
 کو دیکھ کر میرے آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکل پڑے۔ جبے
 آپ آنکھوں سے اوجھلے ہوئے۔ تو میں جلدی کا صدمہ برداشت
 نہ کر سکا۔ اور رو پڑا۔ ساتھ والے فقراء مجھے پیار دلا سہ دے کر

واپس لے آئے۔ مگر دل بہتے اُداس اور بے قرار رہنے لگا۔ اور آپ کے
 پیچھے پیدل آنے کا ارادہ کر لیا۔ اُن دنوں ماہِ جمادی الاول قریب تھا۔ سرد
 اٹھارہ دن کے گئے تھے۔ وہاں کے فقراء اور دوستوں نے مجھے روکا اور
 کہا کہ کچھ دن صبر کرو۔ پھر اکٹھے میدان پر چلیں گے۔ میں نے انکی بات
 مان لی۔ اور فراق کا یہ ایک ایک دن میرے لئے سال کے برابر
 گزر رہا تھا۔ جب آپ اس پور شریف پہنچے تو ایک خط ارسال فرمایا
 جسکی تحریر حسبِ ذیل ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خدمتِ المحبت، طالبِ الحق، نورِ خدا۔ جبے تو نے دیا ہے سر مجھے۔
 پھر میں بھی ہو گیا تجھ پہ دلِ فدا۔ مخلص تیرا مسکینے ہوں۔ تو جانتا اس
 حال کو کیا تجھے معلوم نہیں کہ میرا راضی ہے مسیتے دیوانہ سدا۔ دیدہ
 بوسے بعد اس فراق میں وصال کا عرض یہ ہے کہ جسے وقت
 آپ نے گاڑی میں اسے غریب کو عشق کا قید بن کر سوار کیا۔
 اُس وقت سے سنگت کے طرف میں نے دیکھا۔ تو دو تین بندوں

کے سوا ہر ایک کے آنکھوں میں آنسو بھرا آئے۔ اور گاڑے چلنے کے وقتے
 درد فراق و چھوڑے کے وجہ سے خود جناح کے حالتے خدا خوب جاننا
 گئے۔ اور مجھے بھی اندر سے آواز آئی کہ دیکھ۔ ابے عاشق کا بیمار
 عشق نے کیا حال بنا دیا ہے۔ جو کہ آپے شکستہ دل ہو کر ظاہر اور چپکے
 سے بے اختیار روتے رہے۔ پھر کچھ عرصہ بعد آہستہ آہستہ اللہ پاک نے
 اپنی رحمت سے لے کر میرے دل جانے خوب کو کچھ سکون دیا ہے۔
 اے میرے جان و فدا ابے میری بے کسی آپے دیکھ کہ عشق میری حالتے
 کیا کر رہا ہے۔ قسم ہے تیری ذات پاک کے جبے تکے یار سامنے نہ آئے
 گا۔ تبے تکے پھر کے آگے سے تڑپنے کے سوا اور کوئی علاج ہے نہیں۔“
 یہ خط جبے مجھے موصول ہوا۔ تو انتظار و اضطراب، تڑپ و بیقراری سے
 اور اضا ف ہوا۔ اور آپکی یاد محبت کے سوا ہر چیز سے لا تعلق، بے خبر
 بیگانگی اور یگانگت سے تنہا ہونے اختیار کے۔ اسی انتظار میں رہا کہ جلدی
 میرا ملنے مجھے میرے خوب مرشد سے ملا دے۔ آخر یہ انتظار کے
 گھڑی ختم ہوئی۔ اور ہم میلہ ماہ جیٹ ۱۹۵۸ء سے ایک دن پہلے بند

جماعتِ فقراء، دوستانِ امنِ پور شریف آپ کے خدمتِ اقدس سے حاضر ہو گئے۔ آپے فرداً فرداً سبے فقراء سے ملے۔ اور آخر میں مجھ مسکین سے ملے۔ اور گلے لگالیا۔ اور فرمانے لگے۔ آگے چھو میرے عاشقِ محبوب۔ اسے مسکین نے عرض کی کہ جی میرے مالک یہ آپکا غلامِ خادم آپکی خدمتِ اقدس کیلئے حاضر ہے۔ اسے بعد بٹھایا گیا اور سب سے پیار کیا گیا، میلہ مبارک شروع ہوا اور یہاں کے قریبی فقراء، طالبانِ بھی اکٹھے ہوئے۔ دودن میلہ مبارک جاری رہا۔ اور تیسرے دن اوداعیِ محفلِ فقراء، طالبانِ حق منعقد ہوئے جسے میں آپ نے نصیحت و ہدایت کی باتیں اپنے طالبان سے کیں۔ اور محفل کے بعد آپ نے سوال کیا کہ میری صحت ٹھیکے ہیں؟ اور بیمار حال رہتا ہوں۔ اور میرا اللہ پاک کے سوا یہاں پھر درد و محراب کوئی نہیں۔ اسوقتے فقراء، طالبان سے کوئی ایسا دردِ محبت کا طالب جسے کا دنیا میں سوائے ربِ کریم کے اور کوئی دوست نہ ہو۔ اور تمام جہاں سے بیگانہ ہو۔ جو دکھ درد حال میں میرا ساتھ دے۔ اور عشق و فاکرے۔ اسے سوال پر سب خاموش رہے۔ اور اسوقتے بند مسکین نے عرض کیا کہ ہادی مالکے! یہ مسکین آپکا

آپکے خدمت میں کھینے جانے والے سرسبز سیلے اللہ حاضر ہے۔ اور تا
 دما حیات آپ سرکار کے محبت، دُکھ سکھ، ہر حال میں ہمیشہ ساتھ رہے
 گا۔ با توفیق اللہ کریم۔ انشاء اللہ۔ آپ اس بات پر بہتے خوشے راضی ہوئے
 اور فرمایا کہ میں تو میں چاہتا ہوں کہ فقیر خیال خدائے میرے
 پاس ہو۔ پھر ساتھ میں فرمایا کہ فقیر خیال خدائے میرے محبت میں مجھ
 پر قربان ہوئے ہیں۔ اور میرے پیار عشق سے کسے سوا۔ اور کچھ نہیں
 چاہتے۔ تو میں بھی اس سچے طالب عاشق کے دل سے قدر کرتا ہوں
 یہ میرا ہے۔ میں اس کا ہوں۔ خیال و مجھ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جو
 مجھے دیکھے۔ وہ خیال کو دیکھے۔ کیونکہ طالب مطلوب دونوں ہیں
 ایک ہے۔ اس لئے کہ دونوں کے حقیقتے ایک ہے۔

اب سب کو اجازت ہے جس نے جانا ہے تیار کرو۔ اس
 کے بعد آپ نے تمام مہمانوں فقراء طالبان کو الوداع کیا۔ اور
 ہم دونوں طالب مطلوب ہیں تنہا میں اکٹھے رہنے
 گئے۔ اور آپ مجھے حقانہ صحبت، محبت، وحدت اور حقیقت

اصرار و رموز سے آگاہ فرماتے رہے۔ آپ نے مجھے کلام تصوف کشف الہیہ
 جو کہ حضرت داتا گنج بخشؒ کی تصنیف ہے اسکا درس دینا شروع کیا۔ اسنے کہ
 جو طالب حق ہو اور اللہ پاک کے طرف سے جسکے نصیب سے فقیر ہو تو
 کشف الہیہ کا درس اس کیلئے کامل مرشد کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس
 کلام کا درس جاری رہا۔ اسکے علاوہ جبے کبھی مجھے ادا سے دیکھتے تو فرماتے
 چلو راتا ماحیے سلام کرنے کیلئے چلتے ہیں۔ اور آپ کا فرمان تھا کہ جبے
 کسی شہر سے داخل ہوئے تو سب سے پہلے شہر کے مالک کے کو سلام کرنا چاہیے
 اُنکے بعد جہر جانا ہو جائیے۔ اور وہ شخص اس شہر کے مالک کے محافظ
 اور نظر سے رہے گا۔ اسنے کہ جبے کبھی لاہور آنا مقصود ہو تو پہلے لاہور کے
 مالک حضرت داتا گنج بخش فیض عالمؒ کے درگاہ پر سلام کریں۔ اور پھر اپنے
 ذاتی کام کریں۔ حضرت داتا گنج بخش فیض عالمؒ کے سلام کے بعد ہم حضرت
 مادھو لعل حسین شاہ ماحیے کے مزار پر بھی گئے۔ اور وہاں سلام کیا۔ اور
 مجھے فرمایا کہ دیکھو سچے عشق اور محبت کے سبب عاشق محبوب کے
 اکٹھے قبر سے تیرے ساتھ بھی ہیں۔ راز عشق ہے۔ جیسا کہ پہلے مادھو

رہتا ہے۔ اور سائیں محمد فقیر گھوڑہ صاحب نے اپنا کلام اپنے فقراء طالبوں سے
 ساری رات سنتے رہتے تھے۔ یعنی ساری رات بیدار رہتے۔ اور پڑھ
 پکے بابا راضیہ سائیں صاحب نے کو مہمان خانہ کر آئے کیلئے ایک بستر لگوا
 دیا کہ آئے آرام کریں۔ اور آئے بستر پر لیٹے گئے۔ اور ان کا کلام بھی سنتے
 رہے۔ آدھی رات کے بعد سائیں محمد فقیر صاحب نے کے طالب فقراء نے عرض
 کی کہ جناب یہ لاچور کے درویش نیند سے پیار کرتے ہیں۔ اور سوئے
 ہوئے ہیں۔ اور آئے نے بھی یہ بات سنی۔ جب صبح ہوئے۔ اور صحبت
 میں بیٹھے ہوئے نیند کے موضوع پر بات ہوئی۔ تو آئے نے اور باتوں
 کے علاوہ ایک یہ شعر بھی فرمایا :-

نیند ر موت جاگنے جاتی رمز عشق دی دو لوان نہ جاتی
 ✓ علم عقل دی جاء نہ جتے اتے عشق ہوئے اثبات
 اے دامنیاں سمجھ دی نور کوئے پہچانے ذات
 راضیہ یار نہ بھلے داکے دم جد گے برہم دی کاتے
 جب سائیں محمد فقیر صاحب نے یہ شعر سنا۔ تو میرے میں آکر اپنے طالبان فقراء

کلام آتا ہے۔ ویسے سے خیالِ راضی کا نام ہے۔ اور شاہ کوہیم اپنے
 آستانہ امنے پورا پسے آگئے۔ میں نے آپنے سے عرفیہ کی کہ آپنے کے کچھ
 کلام نیچے (یعنی کافیہ) میں وہ لکھنا چاہتا ہوں۔ تو آپنے نے فرمایا کہ
 لکھ لو۔ پھر آپنے نے وہ بیانیہ فرمایا۔ میں نے وہ تمام کاپی پر لکھ لیا۔ نوٹے
 کئے گئے کلام کی تعداد تقریباً چار یا پانچ تھی۔ اور میرے دل میں خیال آیا
 کہ کلام اور زیادہ چھوٹا چھپے کہ رسالہ یا دیوان بن جائے۔ پھر پڑھنے پائے بابا
 راضی صاحب نے فرمایا تو وقت نکال لیا کرو۔ اسے میں نے ایک
 کاپی اور قلم آپنے کے پاس رکھ دی۔ اور عرفیہ کی کہ کوئی ایسی با عرفان
 بات آئے تو آپنے اس میں نوٹے فرما دیں۔ اور میں اُسکو درست کر کے لکھ
 لوں گا۔ کیونکہ میں ریاضت اور خدمت میں مشغول رہتا تھا۔ اس طرح جب
 کوئی ایسی بات یا کلام لکھتے۔ تو مجھے فرماتے کہ یہ نیا کلام آیا ہے۔ اسے
 لکھ لو۔ پھر میں لکھ لیا کرتا تھا۔ اور جب کبھی آپنے پر دردِ حال وارد ہوتا۔ تو
 بیخودی میں آکر شعر کافیہ، دوہڑے اور غارِ فانیہ باتیں بیانیہ کرتے۔
 اور ہر ایسے موقع پر بندہ مسکین یہ باتیں و کلام نوٹے کرتا رہتا۔ اور کوئی بھی

ایسے با عرفانے بات سے لے مٹا ئے نہیں ہونے دیے۔ اور چھوٹے سے
 بات سے بھی نوٹے کرتا رہا۔ اور انکو کتابی شکل سے محفوظ کیا۔ آپنے سرکار
 نے مجھے دعائیں دیے کہ خیال با دشمن! تو نے میرے کوٹے بات
 مٹا ئے نہیں ہونے دیے۔ یہ با عرفانے۔ وحدت و توحید کے بات سے تیرے
 لئے تیرے روحانی ریمانے و دلوٹے کیلئے کافی معاون و مددگار ثابت
 ہو گئے۔ بلکہ دوسرے عارفانے و عاشقانے اور طالبانے حق کیلئے بھی رہبر
 رہنا ئے اور طریقے کے راستہ سے حقیقت کے قریب کرنے والے ہیں۔ اللہ
 سچا سچا ہے تجھے اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین، اس طرح آہستہ آہستہ کلام سے
 اضا فہ ہوتا گیا۔ آپنے کے عقیدے مندوب کے خط آتے جبے آپنے انکا جواب
 ارسال فرماتے۔ تو اسے سے جو بھی خاص با عرفانے بات ہوتے سے وہ
 بھی نوٹے کر لیا کرتا تھا۔ اور ان با عرفانے باتوں کا مجموعہ فرحتی الفقر کے
 صورت سے چھپے چکا ہے۔ یعنی جو کلام تصوف و شریعت لکھا گیا ہے۔ اس کا
 نام فرحتی الفقر رکھا۔ اور ان عارفانہ کلام (کافیوں) کے مجموعہ کو کتابی شکل
 دے دیے اور اسکا نام دیوانے درد عشق تجوینز کیا۔ اور دیوانے درد عشق

کا درس دے جگت کے صورت سے بار بار رہا ہے۔ اور
 انشاء اللہ بار بار ہے گا۔ جبکہ فرمتی الفقر کا درس بھی پوٹا رہا ہے۔ آپ نے
 فرمایا کہ فقیر کیلئے فقیر کو جو کہ یعنی ریاضت و مہارہ ضروری ہے۔ اس لئے
 آپ نے مجھے ریاضت اور خدمتِ خلق سے مشغول رکھا۔ اور مدت بہار
 سال تک مجھے گدا کرائی۔ گدا نفس کے اصلاح کیلئے کرائی جاتی ہے تاکہ
 اس میں خودی اور خود پرستی ختم ہو۔ اور عاجزی و مسکینی قائم ہو کیونکہ
 جب کسی کو سوال کرے گا تو فرے گا۔ اس سے لے تو فرمایا
 ہے کہ فرے تو پہلے ضرور (پر جا، دیکھیں عین ظہور) اور آستان کے
 ریاضت سے مجھے بھی شوق تھا۔ پہلے یہ آستانہ سا میں مندرجہ کے جھگے
 سے مشہور تھا۔ اس وقت یہاں ایک جھگے اور ایک چھوٹا سا کچا کمرہ تھا۔ جہاں
 فقیر سنی حضرت بابا محمد شفیع صاحب بیٹھا کرتے تھے۔ اسکے علاوہ کوئی
 چار دیواری نہیں تھی۔ میرے دل سے اللہ بڑی نے اتنے چھتے اور شوق
 پیدا کر دیا کہ میں نے کچے مٹی کے دیوار بنانا شروع کر دیے۔ چند سالوں
 میں دیوار مکمل کی۔ اور اسکے تین دروازے بنائے گئے۔ اور ان پر

کافی محنت کے گئے۔ اور بہتے خوبصورت تھے۔ اُنکے آپے نے نام تجویز کئے
 قُطبے کے طرف بننے والے دروازے کا نام عشق و فائدہ دروازہ رکھا۔ مشرق
 کے طرف بننے والے دروازے کا نام عبرت کشا دروازہ رکھا۔ اور جنوب
 کے طرف بننے والے دروازے کا نام حسینیہ دروازہ رکھا۔ اور تیوب
 دروازوں پر دار الفقراء، امن پور شریف نام تحریر کیا گیا۔ حسینیہ دروازہ کا سنگ
 بنیاد آپے نے یکم محرم شریف کو رکھا۔ اسلئے اسے دروازہ کا نام حسینیہ دروازہ
 رکھا گیا۔ جس طرح حضرت بابا فرید شکر گنج صاحب نے بہشتیہ دروازہ بنایا
 ہے۔ اور اعلان فرمایا ہے کہ جو اس سے گزرے گا وہ جنتی ہو جائیگا۔ اس
 طرح آپے نے فرمایا کہ یہ فیض کا دروازہ ہے۔ جو اس حسینیہ دروازہ سے
 گزرے گا وہ اپنے نیکے مُراد پائے گا۔ اور بخشہ جائے گا۔ حسینیہ دروازہ کے
 بعد آپ کو خیا ل آیا کہ ایک مسجد بھی بنانا چاہیے۔ تاکہ کوئی نماز پڑھنے
 والے آکر نماز پڑھ سکیں۔ پھر مسجد کیلئے ایشیے سنگوائی گئیں۔ اور مستری لگا کر
 مسجد تعمیر کروائی گئی۔ اور اپنے طالبوں کو حکم دیا کہ نماز پڑھو۔ روزے رکھو۔
 اور جسمانی طور پر صفا ہو اور پاکیزگی اختیار کرو۔ اور اس مسجد میں آپے نے

خود بھی نماز پڑھتے اور بیٹے بھی پڑھاتے ایک دفعہ مادہ رمضان میں آپ نے

فرمایا کہ روزے رکھنے کا سبب یہ ہے کہ چونکہ معتد و تندرست آدمی پر روزہ

فرض ہے۔ اور اگر کوئی مجھ سے کہے کہ روزہ کیوں نہیں رکھتے۔ تو میں کہہ سکتا

ہوں کہ میں تو بیمار رہتا ہوں اور دن میں کئی دفعہ دوائی کھانا پڑتی ہے

اور روزہ نہیں رکھ سکتا۔ اگر کوئی تم سے پوچھے کہ روزہ کیوں نہیں رکھتے۔ تو

کہا جواب دو گے۔ اگر مجھ سے کوئی نماز کے متعلق پوچھے۔ تو اس کا جواب یہ

ہے کہ مجھے پیٹ سے کئی بار غوغا آتا ہے۔ اس لئے نماز نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ

نماز کیلئے طہارت ضروری ہے۔ اگر تم سے کوئی نماز کے متعلق پوچھے۔ تو

کہا جواب دو گے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ میرا امر ہے کہ آپ نماز روزے کی

پابندی رکھیں۔ آپ کا یہ اصول تھا کہ کوئی غیر بات نہ کرنے ہے نہ سننے

ہے۔ اللہ اور اللہ کی بات ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ: اللہ کی بات نامی

ہے۔ باقی سب کچھ ہے۔ آپ نے اپنے فقراء، طالبان کو اتنے محبت سے

اور پیار سے عطا کیے اور اپنے فقرے کمال محبت اور اتنا پیار کیا ہے کہ آج

آپ کے کسی طالب سے بھی پوچھیں تو وہ یہی دعویٰ کریگا کہ بابا

مانجے سے زیادہ مجھ سے پیار کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں نے عرض
 کی کہ یا سخی مالکے آچے کا سب سے ایک جیسا پیار ہے۔ اور میں کیسے مانجے
 کر سکتا ہوں کہ مجھ سے سب سے زیادہ پیار ہے۔ تو آچے کو اس بات کا
 ذکر ہوا کہ یہ تو نے کس طرح کہہ دیا کہ سب سے ایک جیسا پیار ہے۔ تم اندازہ
 لگاؤ کہ اگر تیرے جیسا پیار اُن سے ہو۔ تو وہ بھی تمہاری طرح سب کچھ چھوڑ
 کر میرے پاس بیٹھ رہتے۔ اور تمہیں تو میں نے بڑے قریب سے تیرے
 صحبت سے بڑے وقت اپنے ساتھ رکھا ہے۔ اور تجھ سے بھی زیادہ پیار ہے۔ یہ
 لوگ تو بے ہمت، مہینہ یا سال بعد آتے ہیں۔ اسلئے انکو بھی پیار دے کر روح
 راضی کرنا پڑتا ہے۔ آچے سفید رنگ پسند فرماتے۔ اور سفید کپڑے زیب تن
 فرماتے۔ چاہے وہ کھد ریا کوئی قیمتی ہوں۔ اس کے علاوہ آچے صوفے کا لباس
 پسند فرماتے۔ ایک دفعہ آچے نے کھدر کا قانع منگوایا۔ اور اس قانع سے ایک
 سوٹے اپنے لئے۔ ایک سوٹے میرے لئے۔ اور ایک سوٹے بیٹے آئے ہونے
 آچے کے سندھ طالبہ کیلئے بنایا۔ کچھ دنوں کے بعد فرمایا کہ کوئی بورے چاہے
 ایک بورے دیاں موجود تھیں۔ اُسکو دعو کر آچے کے خدمت سے پیش کر گئے۔

تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے کا کرتا بنانا ہے۔ اوپر کے طرفے گلاب بنایا گیا۔ اور
 سائیڈوں سے چادر دیا گیا۔ تو وہ کفن کے صورت سے کرتا بنا۔ پھر آپؐ
 نے فرمایا کہ ایک بوری اور چاہیے۔ اس کے ہاندھنے کیلئے چادر بنانی
 ہے۔ اور چادر بنائی گئی۔ آپؐ نے وہ لباس پہنے کر مجھے فرمایا کہ خندق
 کے شکل کا گڑھا بنا دو۔ تو آپؐ کے قبر کے جگہ۔ جہاں اب
 حجر بنائو ہے۔ پہلے یہ نہیں تھا۔ اُسی طرح ایک خندق نما گڑھا
 کھودا گیا۔ اور آپؐ اُسی سے قلعے کے طرفے منہ مبارک کر کے بیٹھ
 گئے۔ اور مجھے فرمایا کہ کسی کو بھی میرے پاس نہ آنے دو۔
 گیارہ دن گزرنے کے بعد مجھے خیال آیا کہ آپؐ اس حال
 سے پہلے طرح صاف لباس میں آجائیں۔ تو میں نے عرض کی کہ یا سخی
 مالکے! اب آپؐ غسل فرمائیں۔ اور صاف کپڑے پہنیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ میرے
 معاملے میں دخل نہ دیں۔ اور مجھے میرے حال پر رہنے دیں۔ اور میں
 بھی پشیمان رہنے اور بے چین رہنے لگا۔ کہ میں کونسا لباس پہنوں۔ خیر مزید
 ایک ہفتہ کے بعد میں پھر گرویدہ ہوا۔ اور عرض کی کہ آپؐ کا منہ مبارک مجھے

صاف ہونیوالا ہے۔ سر صاف کریں۔ مالش کریں۔ غسل کریں اور
 صاف کپڑے پہنیں۔ اور کوئی آنیوالا آپ کو دیکھنا تو حیران رہ جائے گا۔ ڈر کے
 پیچھے چلا جائے گا کہ بابا جی صاحبؒ نے کسے مالش سے کیا ہے۔ مجھے پوچھتے
 کہ بابا جی صاحبؒ کو کیا ہوا ہے۔ تو میں جواب دیتا کہ کچھ نہیں ہوا۔ یہ آپؒ کا
 اپنا خیال اور اپنا راز ہے۔ کھاتے کچھ نہیں تھے۔ صرف پانی یا ایکے بوٹے
 جلے نم جو کہ نیم سے زیادہ کڑوی ہوتے ہیں۔ اُسکے ایکے پیالے روزانہ پیے
 لیا کرتے۔ اور میں آپؒ کے پاس سے حاضر رہتا۔ اور اکیس دن تک وہ چہلے مکے
 کیا۔ اور مجھے فرمایا کہ تیل لے آؤ اور مجھے مالش کرو۔ مالش کرنے کے بعد
 آپؒ نے غسل کیا۔ اور صاف کپڑے زیبے تن کئے۔ آپؒ پر سال بندھ
 شریف کے سفر پر موعنا سے فقراء اپنے طالبوں کے پاس جاتے تھے۔ اور
 آپؒ کے جانے سے وہ لوگ میلہ بن جاتا تھا۔ اور آپؒ کے بچنے کے دوست
 بھی ملاقات کیے آ جاتے تھے۔ اور وہ دن مقرر کر دیتے گئے کہ انہیں
 دنوں میں آپؒ پر سال میلہ کر سکتے ہیں۔ پہلے آپؒ رنگیلے سا میں صاحب
 کے آستانہ پر تشریف لے جاتے۔ اور وہ لوگ پاڑ کی اٹھائیں تھریخ کو میلہ

منعقد ہوئے اور آپ کے تمام طالبانِ فقاہ اکٹھے ساتھ ساتھ رہتے پھر آپ نے
 چائے شہباز پور فقیر محلہ سائیں صاحب کے آستانہ پر جاتے فقیر محلہ سائیں
 صاحب کے آستانہ کا نام آپ نے درازی آستانہ رکھا اور فقیر محلہ سائیں
 صاحب کے پاس آپ نے ساون کے دو تارخ کو میلہ مقرر فرمایا چند دن
 وہیں قیام فرمانے کے بعد آپ کو ٹکی شریف نے سائیں صاحب کے
 آستانہ پر تشریف لے جاتے اور یہاں آپ نے ساون کے پانچ تارخ کو
 میلہ مقرر فرمایا۔ نام سائیں صاحب آپ کے طالب بھی ہیں اور بچپن
 کے دوست بھی ہیں۔ نام سائیں صاحب کا آستانہ شہر آبادی سے
 دور ہے۔ تنہا ہے وجہ سے کبھی کبھی وہیں زیادہ دن بھی گزارتے
 تھے اور پچھلے رات کو حضرت موسیٰ شاہ صاحب کے درگاہ پر حاضر کیے
 جاتے رہتے تھے جنکا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ ایک دفعہ وہیں چائے شہباز پور
 درازی آستانہ پر میرے والد صاحب آپ کو ملنے کیلئے آئے تو آپ نے
 میرے والد صاحب سے پوچھا کہ یہ بچہ میرے پاس میرے صحبت سے رہتا
 ہے اور سچے دل سے میرا طالب ہے آپ کو کوئی اعتراض یا کوئی ناراضگی

تو نہیں ہے۔ تو میرے ابا جی نے کہا کہ اگر کسی غیر کے مُحبّت سے چوٹا تو
 میں اسکو گولی مار دیتا۔ مجھے تو خوشی ہے کہ یہ آپنے کے نیکے مُحبّت سے
 ہے۔ اور آپنے سے کا ہے۔ آپنے اللہ کے درویش ہے جو۔ اور میں بہتے ہے خوش
 ہوں۔ آپنے میرے حق میں دعا فرمائیے۔ تو آپنے نے دعا فرمائی کہ اللہ پاکے
 آپکو راضی رکھے۔ اور آپنے پر رحمت فرمائے۔ اور وہ آپنے کے دوستان کے
 کافی تعداد سے جو آپنے سے ملنے آتے۔ آپنے کے کچھ ہندو مند ہے کے طالب
 ہے ہے۔ جن سے میں سے خاص سادھو سیرت و فاسائیں ہے۔ اور انکے والد
 دیوان صاحب ہے۔ آپنے کو خاص عقیدہ کے نظر۔ سے سادھو اور سچا فقیر مانتے تھے
 اور دیوان صاحب خود صوفی خیالے اور سچا ہے پسند سادھو صفتے انسان تھے۔
 ایک دفعہ سندھ شریف کے سفر میں آپنے سائیں محمد فقیر گھوٹ صاحب کے آستانہ پر
 تشریف لے گئے۔ ایک رات وہاں قیام فرمایا۔ تو سائیں محمد فقیر گھوٹ صاحب
 بڑے پیار سے پیشے آئے۔ سائیں محمد فقیر صاحب خود صوفی شاعر اور
 طالب مُريدوں والے درویش ہے۔ اور وہاں فوار میں جگتے راگے
 ویراگے کا عام رواج ہے کہ ساری ساری رات جگتے راگے ویراگے چلتے

سے کہنے لگے کہ سبحان اللہ اے فقیرو! یہ بچہ چھوٹے عمر میں ہی عشق

کمال سے اپنے اعلیٰ مقام و مقصود و مراد پا چکا ہے۔ ہم عمر رسیدہ ہو گئے

ہیں اور ابھی تک بچے ہی یہ مقام حاصل نہیں ہوا۔ جو انکو حاصل ہے اور ہم

ابھی راستے میں ہیں۔ انکا سونا جاگنا ایک جیسا ہے۔ انکا دل روح پر

وقتے ذاتے حق کے مشاہدے میں محو و پر نور، تو حید حق سے بھر پور

پُر انوار فقیر ہیں۔ بچے دیے پائے بہا بہا راضی بہا شاہ صاحب نے فرمایا کہ: یہ

صبح میرے مرشد کامل محمد شفیع قلندر علی داتا درازؒ کا فیض کمال و

احسان اور بے حد قربے نوازی و فیاضی ہے جس نے اپنے صورتے

بقا بخش دیے۔ اور محبوب کے حُسن و عشق کے کھیل دیکھ رہے ہیں۔ اور

اسے مال میں میرے راتے دن گزر رہے ہیں۔ سائیں محمد فقیر صاحب نے

کا ان بہ عرفان، دوستانہ، عاشقانہ، درد مندانہ گفتگو سے بہتے خوش

اور راضی ہوئے۔ آپے سرکار کو سردی کے موسم میں سانس کے

تکلیف بہتے شدت اختیار کر جاتے تھے۔ راتے اور دن اسے تکلیف

میں بیٹھے بے گزر جاتے تھے۔ اور دن رات میں کب بہا راجش بگا، ہوتا

تھا۔ اور دوائے کھانہ پڑتی تھی۔ بازوؤں پر زیادہ انجکشنے لگانے کی وجہ سے بازوؤں پر سوجھنے ہو گئے۔ تو پھر ڈاکٹر سے مشورہ کیا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ انجکشنے لگانے ضروری ہے۔ اگر بازوؤں سے نہیں لگے سکتے تو گھٹنوں کے اوپر گوشت والے حصہ سے لگائے جائیں۔ کچھ عرصہ بعد وہ پھر بھی زیادہ انجکشنے لگانے کی وجہ سے سوجھنے ہو گئے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اب کھانے انجکشنے لگاؤ گے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ دوبارہ بازوؤں پر آجاؤ۔ اور ایسا ہی ہوا۔ بازوؤں پر انجکشنے لگتے رہے۔ اور مجھے آپ کو سوئے لگاتے وقت دلے کو بھتے تکلیف ہوتی تھی۔ جیسے کہ اپنے جانے سے سوئے لگے رہے ہو۔ اسے مسکینے کو آپ کے اسے دکھ درد بھرے وقت سے پر دم پھر رہے تھے تو فیق و ہمت آپ کے طرف سے عطا ہوئی۔ ورنہ عزیز سے عزیز و محبتے پیار کا دعویٰ کر نیا لے بھی آپ کا یہ درد حال دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ آپ کا یہ دکھ درد ہم سے نہیں دیکھا جاتا۔ تکلیف کے وقت بہتے نہیں کر سکتے تھے صرف اشارتے، اور یہ تکلیف مسلسل آٹھ آٹھ دن تک جاری رہتی۔ اور جب سینے کا ریشہ بلغم پکے کر خارج ہونا شروع ہوتا

تو شدید کھانسی کے ساتھ باہر آتا۔ دو چار روز آفاقہ چونے کے بعد پھر یہی
 تکلیفیں پونہ شروع ہو جاتی ہیں۔ صرف یہی ایک مرض نہیں تھا۔ بلکہ سارا جسم
 درد سے بھرپور رہتا۔ پیٹ سے خون بھی آتا تھا۔ ناک سے بھی دوائی ڈال
 رہے تھے۔ کیونکہ ناک سے غدد آگئے تھے۔ ناک سے بند رہتا تھا۔ ناک سے
 آپریشن کروایا گیا۔ اور غدد کو نکالا گیا۔ کاف بھی درد کر رہے تھے۔ دوائی
 استعمال ہو رہی تھی۔ آنکھوں میں بھی دوائی ڈال رہے تھے۔ بہتے
 دوائی استعمال کیے۔ مگر برہمنوں کے بیماری ختم نہ ہوئی۔ اور قائم رہی
 اور آپے سرکار اس درد تکلیف میں سدا خوش راضی ہارضا رہے تھے۔
 کبھی ٹھنڈی آہ نہیں سنی۔ اور نہ ہی کبھی شکوہ! مطلب آپے سراپا درد تھے۔
 اس لئے تو آپے نے درد عشق کے تعریف اور درد سوز سے پیار کیا ہے۔
 کیونکہ درد عشق ہی اللہ کے ذات پاک سے ملا دیتا ہے۔ اور وصال ہے
 جمال عشق کمال سے ہے ہوتا ہے۔ اور مکہ عیش عشق حق سے دور
 اور رسوا کرتا ہے۔ یہ درد سوز دکھ عاشق مرد فقیر کا سہاگہ، حسن و جمال
 لب سے ہوتا ہے۔ اور اسے مال خیال میں پر زم خوش راضی و بے غم و بہار

دیکھا ہے۔ ایک دفعہ آپ نے بندہ مسکینے سے مناجات پڑھ کر فرمایا کہ خیال

اللہ سائے آپ کے دل سے خیال گزرتا ہو گا کہ برہمن کا بیمار روئے مرشد ملا

ہے۔ اور شاید مجھے بھی ایسا ہو جیونا پڑے گا۔ ایک دفعہ ایسا ہی ہے یہ روئے عشق

برہمن کے بیمار روئے محض میرے لئے ہے۔ اور میں نے اس کو دل سے

قبول کیا ہے۔ بلکہ تمہاری تمام سچے با وفا صادق طالبان حق کے بلائیے

میں نے اپنے سر اٹھا لئے ہیں۔ اللہ سچا سائے آپ کو تندرستی و محنت و سدا

خوش حال رکھے گا۔ میں نے عرض کی کہ یا مالکے پاکے عرصہ دراز سے

بلکہ پچھنچے سے دکھوں، دردوں اور مصیبتوں کے اندوہ ناکے وقتے و

حالاتے بیتے گئے ہیں۔ اب تو اسے جبر و زور ماننے کو سکھ و سکون کا

ماننے آنا چاہیے۔ تو آپ نے فرمایا کہ آپے اللہ پاکے سے دعا عرض کریں

کہ مجھے شفا عطا کر دے۔ تو بندہ نے عرض کی کہ یا سخی مالکے میں تو پُر

وقتے درگاہ حق میں التجا کر رہا ہوں کہ سچا مالکے میرے سائے کو محنت و

وتندرستی عطا فرما۔ آمین۔ تو آپ نے فرمایا کہ اللہ پاکے تمہاری دعا قبول

فرمائے۔ دل میں خیال آئے کہ یا سرکار آپے خود چاہیے تو دعا قبول فرمائیے

کیونکہ آپؐ تو قادر کریم ہیں۔ جیسا چاہیں ویسا ہے ہوگا۔ اور آپؐ دو ماہ تک
 ہاتھ بٹکے محنت مند رہے۔ تو انار بے آپؐ روزانہ رات کو ایک دو بے غسل
 فرماتے تھے۔ اور مراقبہ میں بیٹھے ذکر ذاتی میں مشغول رہتے۔ اور اللہ
 سے روبرو ہوتے کرتے۔ ایک رات غلوٹے ویکسوٹے میں ایک دو بے کے
 قریب آپؐ کو اللہ پاک نے سے مخاطب ہو کر باتیں کرتے سنا کہ: اے میرے
 حقیقی مالکے محبوبے مہر راز! آپؐ نے مجھے نعمت عطا فرمائے تھے۔ وہ
 مجھ سے کیوں واپس لے لے۔ تو سخی مالکے نے۔ اور سخی جو چیز عطا کرتا
 ہے وہ واپس نہیں لیتا۔ آپؐ سناؤ تھے کرو اور میرے چیز جو آپکے عطا کردہ
 ہے۔ مجھے واپس دے دو۔ یعنی میرا درد حال سوز برہم ہو جائے کرو۔
 جبے فتح ہوئے تو وہ مرفوعہ محبت سوز برہم اپنے مالکے حق پاکے
 پھر عطا ہو گیا۔ اور اسی مالکے میں راضی راضی رہنے لگے۔ سُبْحَانَ اللَّهِ
 ایک دفعہ آپؐ نے فرمایا کہ: میں اسے جنگل میں چادر اوڑھے عام خلق
 سے پوشیدہ چھپا ہوا تھا۔ خسیا اللہ سائیں نے آکر یہ پردہ اٹھا دیا
 اور مجھے ظاہر کر دیا ہے۔ لہذا اب میں ظاہر ہو رہے ہیں پوشیدہ ہو رہے۔

جسے چاہو اپنے آپے دکھلاؤ۔ لیکن محبت عشق و فاسقائے بغیر فقیر
 کے راز کو کوئی نہیں پاسکتا۔ فقیر جسکو چاہے اپنا یا رہائے۔ اور درخشے دے
 کر دل لوٹے۔ جب تک طالب حق مُرشد کا ماننے ہوئے پاکنے کے
 ذات میں فنا فی شیخ نہ ہو تب تک وہ دوئی سے دور نہیں ہو سکے گا۔
 یعنی میں تو اپنے باتوں میں مبتلا رہے گا۔

جب پڑے تو باتیں چوری چوری ظاہر کر نیکیں۔ تو طالب حق کو حق پہنچتا ہے کہ
 اپنے تمام ذاتی صفات سے فنا ہو کر پڑے مُرشد کا نام روشن کرے۔
 مُرشد پاکنے کے قدموں کے خاکے کو اپنے آنکھوں کا سرمہ بنا ڈالے۔ تب وہ
 مُرشد پاکنے کے نینوں سے نینے ملا کے نورانی و حقانی نظارہ دیکھ سکتا ہے
 اگر طالب حق ہے تو مُرشد کا نام و عرفان کافی ہے۔ اور ہر وقت مُرشد کے
 گئے گیتے گاتا رہے۔ خودی خود پرستی ارادے اختیار اپنے نام و نشان
 و ذاتی صفات سے فنا ہو جائے۔ تو ایسے طالب کا مُرشد جانے جگر بن
 جاتا ہے۔ جیسے گلے کا پھر چوٹا ہے۔ جب وہ گلے کا پھر بنا نہ نزدیکے رہے نہ دور
 رہا۔ آپے فرماتے ہیں کہ میں اس امید پر کسی کو طالب کرتا ہوں کہ شاید

کوئی اللہ کا سچا عاشق طالب تارک الدنیا ملے جائے۔ جو اللہ اور اللہ کے
 محبت کے سوا کوئی خواہش نہ رکھتا ہو۔ اس کے علاوہ مجھے طالب مرید
 کر نیکی کوئی خواہش نہیں ہے۔ یا خدمت کرانے کے کوئی ضرورت نہیں ہے
 اس لئے کہ اس آخری دور میں اللہ کا سچا طالب ملنا بڑا مشکل ہے۔ اور
 مُرشد پانے کا احسان ہے کہ اس نے اپنے ساتھ اپنے فقیر سے پیوستے فرمایا
 طالب جو کے احسان نہیں جتلا سکتا کہ میں طالب ہوا ہوں۔ یہ مُرشد پانے
 کا احسان ہے، مہربانی و قرب نوازی ہے جس نے اپنے لڑکا لیا۔ اور حق
 کے طرف رجوع کیا۔ آپ نے زیادہ طالب نہیں کئے بلکہ چند مخصوص دلوں
 کا شکار کیا ہے۔ ورنہ آپ تو بے پرواہ ذات ہیں۔ آپ کو کیا پرواہ ہے کہ
 کس کو طالب کریں یا نہ کریں۔ اگر آپ نے کس کو طالب کیا ہے۔ تو وہ
 بڑا ہی خوش نصیب ہے کہ اس آخر زمانے میں ایسا سچا فقیر کامل مُرشد ملا۔
 اور شکر اللہ الحمد للہ۔ یہ اللہ سچے ساتھی کا احسان ہے کہ ہم مسکینوں کو فقیر
 مُرشد عطا ہوا۔ ورنہ آج کل تو سچا فقیر ملنا بہت مشکل ہے۔ اللہ کے پیارے
 ہیں۔ مگر بہتے تھوڑے چوٹے۔ وہ بھی غلو زنیہ سے دلچسپ رہتے۔ مامے

چھپے ہوئے ہیں۔ اُن جیسا ہے اُن کو دیکھ سکتا ہے۔

ہادی پاکے سخی بابا راضیہ سائیں صاحبے اپنے مُرشد سخی بابا مُرشد شعیب صاحبے
کے خدمتے، محبتے اور ریاضتے و مجاہدہ میں نقرے جوگے و تقویٰ کے تمام
مقائمتے سے آگاہ ہے اور راز و حافی و رازِ فقری سے مکمل آشنا ہوئے۔ تو بارہ
سال بعد سخی بابا سائیں صاحبے نے ہادی پاکے سے فرمایا کہ اے راضیہ
پُتر! اس وقت آپے فقیری مال والی ہے اصرار سے اچھی طرح واقف و اپنی
مقصد پانچکے ہیں یعنی آپے نے اپنے مطلوبے مقصود کو پا لیا ہے۔ اور اس
وقت تک آپ کو بارہ سال گزر گئے ہیں۔ اب مجھے خیال آیا ہے کہ آپکے والد
صاحبے اور دوسرے عزیزان صاحبان نے یہ سمجھ لیا ہے کہ آپے اس دنیا
میں نہیں ہیں۔ اس لئے اب آپے کچھ دنوں کیلئے وطن واپس جا کر اُن
سے ملیں۔ وہ آپ کو بہتے تلاش کر چکے ہیں۔ اور آپ کو عرصہ دراز کے بعد دیکھ
کر بہتے خوش ہو گئے۔ اُنکی دلجوئی اور رُوح راضی ہوگا۔ ہادی پاکے بابا
راضیہ بادشاہ نے اپنے مُرشد پاکے سے عاجزانہ عرض کی کہ اے سخی مالکے
میں آپکے محبتے میں دونوں جہان کو بھول چکا ہوں۔ آپکے ذات پاکے

کے سوا میرا کوئی نہیں ہے اور نہ میرا کس سے کوئی تعلق یا رشتہ رہا ہے۔
 آپ نے میرا سب کچھ دیکھ لیا یہ مسکینے آپ سے اپنے لیے بھی دے دے نہیں ہو سکتا
 اپنے لیے کچھ خدائے بھی گوارہ نہیں ہو سکتے کیا کروں کہ میرا دل میرا با
 سائے صاحب نے آپ کو بڑی شفقت سے، محبت سے اور پیار سے آمادہ کر لیا۔ اور
 فرمایا کہ اپنے دفعہ میرے امر سے جاؤ۔ اور اپنے والد صاحب اور عزیزان
 صاحبان سے ملکر جلد واپس آجائیے۔ میرا ہونا ہر وقت آپ کے ساتھ ہے۔ اور
 آپ اپنے فرشتہ پا کے حکم و امر سے سندھو تشریف لے گئے جب آپ
 واپس پہنچے تو آپ کے والد صاحب اور دوسرے عزیزان صاحبان نے
 بڑی خوشی منائی۔ اور آپ کو دیکھ کر بہتے راضی ہوئے۔ کچھ عرصہ آپ
 ان کے پاس رہے۔ اور بہت دیر میں سے بھی ملاقات ہوئی۔ اور
 پھر واپس اپنے فرشتہ پا کے خاندان میں حاضر ہو گئے۔ میرے ساتھ
 ہر دے پانچ باہر راضی بہر شاہ نرائے شاہی والے بہا کمالی مالے، راز و اسرار
 اور منفرد طریقے کے مالک تھے۔ آپ کا طریقہ مناجات، تسبیح و تحفائے

منافق :-

یعنی باہر اور جسم کے ماحق ماحق دل بھی غیر خواہشوں
سے خالی ہو اللہ پاک سے ہے اور پاک ہے رہنے والوں کو
پسند فرماتا ہے۔

سچائی :-

یعنی سچ بولنا ، سچ سننا ، سچ کہنا اور سچے باتے کو تسلیم
کرنا۔ سچ پسند اور حق پرست انسان ہونا چاہیے۔ حق پرست
اللہ کے عاشق و فقیہ و دردمند و ریشہ جو صرف اللہ کے ذات
کو چھ اپنا دوست و دلدار و مددگار ہر وقت اسے کو اپنے
قریب سے قریب مانسے ہے بھی نزدیک پاتے ہیں۔

مصطفیٰ :-

فقیر اولین و سید المرسلین یعنی اول فقیر پہلے فقیر مضرے
مُحَمَّد مُصْطَفٰی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ آپ نے تمام
عمر عجزی ، مسکینی ، درد دل ، دوسرے انسانوں کے
بھلائی اور رانہائی کیلئے مخلوق کے دکھ برداشت کئے

اور آپؐ کے ذاتی پاکنے نے کبھی کسی کو ذکر نہیں دیا بلکہ
 ذکر دینے والوں کو بھی معاف فرماتے۔ اور رحمت کیلئے
 دعا فرماتے کیونکہ آپؐ رحمۃ اللعالمین بنے کر آئے ہیں۔
 مصطفائی صفت خاصہ فقر کو عطا پونے ہے۔ کیونکہ خاصہ
 سچے فقیر میں اللہ پاکنے اور رسول پاکؐ کے صفات پائے
 جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ جسے تمام مخلوق خدا سے محبت ہے، انہ کے
 بھائی اور خیر مانگتے ہیں۔ اور اللہ کے طرف رجوع یعنی
 وحدتے و توحید کا درس دیتے ہیں کہ اللہ پاکنے کے ذات
 کے سوائے کوئی معبود نہیں۔ وہ ہیں موجود ہے۔ باقی
 سبے نابود ہے۔“

کسی رنگ و لباس کے محتاج نہیں۔ اور فقر مال و فقیر مال و غیاہ
 کے سوا باقی تمام رسوم و رواج سے بے نیاز ہیں۔ ”پادری پاکنے بابا
 راضیہؒ سے صاحب نے فرمایا کہ: اللہ ایک ہے۔ اُسکا محبوب ایک ہے
 قرآن ایک ہے۔ انسان بھی ایک ہے۔ طالب و مطلوب ایک ہے۔ اس

لئے کہ دونوں کے حقیقتے ایکے ہے جب ایکے ہوا تو نہ میں رہا نہ تو۔
 نہ پہلے رہا نہ چوہے۔ جدھر دیکھو تو پہلے تو ہے۔ مُرشد راضی اللہ ہو۔
 آئے پہلے کے قریب فقرا، طالبان سے فرماتے کہ مُرشد ہادی کا قدر مجھ سے
 پوچھو کہ میں نے کس طرح، کتنے جدوجہد و کشا لے کر کے، جنگل پہاڑ پھرتا ہوا
 حال و بہ حال چوکر، کئی مشکلات سے گزر کر ہادی مُرشد کو پایا ہے۔ اسے
 لئے کہ جو چیز محنت سے مشقت سے اور دُکھ تکلیف برداشت کر کے حاصل کی جائے
 اسکی بڑی قیمت و قدر ہوتی ہے۔ اور تم لوگوں کو تو گھر بیٹھے ہوئے بغیر
 تلاش کے بغیر تکلیف کے مُرشد مل گیا ہے۔ اگر تمہارے دل میں مُرشد کی
 قدر ہوتی۔ اور تم لوگ قدر کرتے تو میری طرح پر پیاری چیز سے دل بٹھا
 کر صرف میرے چوکر مجھے دیکھتے۔ ابھی تک تو تم اپنے نفس کی خواہشیں
 پوری کرنے میں لگے ہوئے ہو۔ جبکہ میں راہ عشق میں اپنے نفس کا دشمن
 ہوں۔ تو تمہارے نفس کی کیوں موافقت کرو۔ جو طالب اپنے نفس
 کی غیر خواہشوں کے خلاف اور مُرشد کی موافقت میں یگانہ اور خودی سے
 غافل ہے وہ میرا دوست ہے اسی کا دوست ہے۔ ورنہ میں سوا اللہ

پاکے کے کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ میرے اللہ کا ہوتا ہے اور اللہ میرا ہے۔ اُسکے
یادِ محبت کے سوا کوئی خبر نہیں رکھتا۔

میرے پاکے کے ذاتِ پاکے نے مخلوقِ خدا سے پیار و محبت اور خدمت کے
جو مثال پیدا کیے ہیں۔ اُسکے وجہ یہ ہے کہ اُنہوں نے واحدیت سے آکر مخلوق
میں خالقِ خدا عز و جل کا مشاہدہ کیا۔ اور اللہ ہے سے اللہ کو دیکھا۔ جو سب
میں ایک ہے۔ دوسرا دیکھنے والا دوئی پسند شکے و گمانے کا پیرو کار ہوتا
ہے۔ اور شکے شیطان کے حصے میں آیا ہے۔ جنہوں نے شکے کو چھوڑا
اُنہوں نے حق دیکھا۔ طالبِ حق کو سب میں سوہنا سا ہے محبوبِ مُرشد
مطلوبے کو ہر دم سا منہ دیکھنا چاہیے۔ فَسَمَوْاْ جُحُوْاْ اللّٰہَ تَرْجُوْہُ : ”جدِ عمر منہ
کر والہ سا منہ ہے“ کیونکہ وہ غائب ہے تو نہیں ہے۔ لیکن وہ ظاہر ہے آنکھوں
میں نظر نہیں آتا۔ اور ظاہر کے آنکھیں بند کر کے دل کے آنکھوں اور یقین
کے نظر سے دیکھا جاسکتا ہے۔ ہر دم حاضرِ موجود ہے۔ غیر دیکھنے سے اندھا
ہو جانا چاہیے۔ اور غیر کوئی بھی نہیں ہے۔ غیر اللہ سے توبہ : کل و جزو میں
حرکت و سکون میں سب ہیں ہنگامہ اس کے ذات سے ہے۔ نہ ہجر ہے

نہ وصال ہے۔ یہ بات بہانہ ہے۔ ظاہر و باطن دیکھ لیتے ہیں۔ ہر ذرے

میں اُسکی نگاہ اور ہر چیز اُسکی حفاظت و پناہ میں ہے۔

آپنے ملامت کو پسند فرماتے تھے۔ بشرطیکہ وہ جھوٹے ہو۔ اسلئے کہ ملامت سے

نفس غرور اور تکبر سے بچ جاتا ہے۔ اور خلق میں عزت ڈھونڈنے کی وجہ

نفس ٹیڑھا ہو جاتا ہے۔ اسلئے اسکو ذلیل کرنا چاہیے۔ جیسا کہ حکم ہے کہ جسے

نے اپنے نفس کو ذلیل جانا۔ اُس نے اپنے رب کو عزیز جانا۔ عقل پرست

شکل پرست اور خود پرست کیلئے ملامت مصیبت اور موت ہے۔ مگر

عاشق کیلئے ملامت سدا سلامت و بارغ و بہاری ہے۔ اچھے ملامت کو ملامت

کرنیوالے اور بُرا کہنے والے پر غصہ نہیں آنا چاہیے۔ اگر غصہ کرتا ہے تو وہ اچھے

لامت نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ وہ ابھی تک اپنے بستی، خودی اور خود پرستی

میں پھنسا ہوا ہے۔ اسلئے ملامت سے گھبراتا ہے۔ جو شخص خلق میں عزت و

شہرت، نیکی نامی اور خوشامد کو پسند کرتا ہے۔ تو وہ خدا سے دُور شیطان

کے قریب ہوتا ہے۔ اور اچھے ملامت کا بعد ملامت کی وجہ سے غیروہ سے

محفوظ رہتا ہے۔ اور جو شخص اپنے تو تعریف کرتا ہے۔ اور دُوروں کے

غیبتے عیبے جوئے کرتا ہے۔ تو ایسے خود غرضے، خود پسند اور نفسے پرستے سے
 اللہ مُرشد بالکل بے پرواہ ہے۔ ایسے شخص کو سوائے رُسوائی کے اور کُچھ
 نصیبے نہیں ہوگا۔ سخی ہادی پاکے فرماتے ہیں کہ اسے مسکینے کا ہر ایک
 میں خیال ہے۔ اور فقیر فقط نیتے کو دیکھتا ہے۔ اور اپنے ارادے نیتے
 حقیقتے کو سمجھنا خاص بندوں کا کام ہے۔ اپنے اندر نہ دیکھنا۔ اور اپنے
 نفسے کے پیچھے نہ کرنا۔ نادانے اور جاہلوں کا کام ہے۔ اور جتنا ہو سکے
 اللہ پاکے کے یاد رکھنا۔ اور ربے کریم کے ذکر اذکار میں زیادہ وقتے صرفے
 کرنا چاہیے۔ طالبے کا مقصود غائبزیرے و انکساری سے اپنے مالکے کریم کو
 راضی کرنا۔ اور اللہ پاکے کے رضا پر راضی رہنے سے حاصلے ہو سکے گا۔
 نادانے انسانے کو مرنا یا نہ سچے رہنا۔ اور دانا انسانے پر وقتے حقے کے طرفے
 رجوع۔ اور موتے کا خیال رکھنا ہے۔ اور فقیر موتے کو دوستے رکھتا ہے۔
 کیونکہ موتے اللہ سے ملنے کا وسیلہ ہے۔ یہ زندگے فقط دھوکا فریبے ہے۔
 کیونکہ موتے کے خبر نیچے کہ کسے وقتے آجائے۔ سمجھنا چاہیے کہ گھنٹہ، پہر،
 دنے راتے، مہینہ سالے گزرنے سے زندگے ختم ہو جاتی ہے۔ اور ساتھ

یہ دنیاوی کام، مالِ اولاد اور رشتے سب ختم ہو جاتے ہیں۔ اسلئے آخرت
 میں جہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ وہاں کیلئے سامان جو کچھ پہلے سے بھیجا
 دیا جائے گا۔ اور وہ سامان ہے۔ عبادتِ اللہ کیلئے سخاوتِ اللہ واسطے،
 خدمتِ اللہ واسطے، محبتِ اللہ واسطے، اسکے سوا اور کچھ بھی ساتھ نہ جائیگا۔
 اللہ کریم ہم تم سب کو اپنی اطاعت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔
 اللہ والے خاصانِ خدا فقیروں کے سوا۔ غلامِ فقیر، دنیا کے لوگ ربِّ حیم
 کی رضا و مرضی کو بے گزیر گزیر نہیں مانتے۔ سوائے طالبِ صادق! اللہ کریم
 کی نہایت مہربانی، احسان و عنایت کو فراموش نہ کرو۔ خود پرستی چھوڑ
 دو۔ خدا پرستی چھو جاؤ۔ اپنی عزت، آبرو اپنے اللہ کریم کے سپرد کر دو۔ اور
 جس سے کوئی سختی کرو۔ تو سوچ سمجھ کر کرو۔ یعنی وعده کرو تو پورا
 کرو۔ ورنہ وعده نہ کرو۔ نفسِ بادشاہ ہے۔ شیطان اسے کا وزیر ہے۔ بزر
 گوارہ نفس کے ساتھ شیطان شامل رہتا ہے۔ اسلئے طالبِ اللہ کو
 چاہیے کہ ہر وقت اسے نفسِ کمینے کا خیال رکھے۔ مستی میں ہو۔
 چاہے ہوشیاری میں۔ نیند میں ہو۔ چاہے بیداری میں۔ تو نگریں

ہو۔ چاہے ناداری میں۔ تندرستی میں ہو۔ چاہے بیماری میں۔ نفس کتے
 کا کوٹے اعتبار نہ کرے۔ محنت، مشقت، خدمت، ریاضت میں اسکو گائے
 نہ کہے۔ نہ اسکو بھوکے دے۔ نہ رہا دے۔ یعنی اعتدال سے دریائی
 چال میں رکے۔ تب یہ اپنے آپ سے نیک، دوسروں سے بھلائی اور
 اللہ رسولؐ کی اطاعتی مانے گا۔ اور قبول کریگا۔ اس طریقے کے علاوہ
 ہرگز قابو میں نہیں آئیگا۔ منکر کو مار۔ ماننے والے کو کچھ نہ کہہ۔ تحریر کریں
 تو عبارت ختم نہیں ہوگی۔ کیونکہ فقیر وحدیث کا سمندر۔ اور کثرت کا دریائوتنا
 ہے۔

ہدایت نامہ

اے عزیز طالبانِ حق! آپ سب فقرا، دوستوں کیلئے۔ یہ ہدایت نامہ
 پیش کیا جا رہا ہے۔ اس میں آپ سب ہی کے مذاقیے اور زبانی
 طالبانِ حق کی صفتوں کے مطابق، ظاہر میں تھوڑا حقیقت میں بہت کچھ
 لکھا ہوا ہے۔ اے سچے طالبانِ حق! اسے آخر زمانے مطابق، خود
 پسند۔ نفس پرست انسانِ طالب ہو۔ یا فیر طالب، ایسے خراب خیالوں

کے سب سے اُن پر اللہ پاک کے ناراضگی کا اثر ہے۔ جو اپنے عیب دیکھنے کے بجائے
 دُوروں کے عیب جوئے کرتے ہیں۔ ایک ہونیکے بجائے دوئے پیدا کرنے میں
 لگے رہتے ہیں۔ اصل میں اسے فقیر کے سچے طالب ہوئے جو صاف دل صدقہ یقین
 سے عشق میں سردینے والے ہیں۔ اُن کو اللہ پاؤی سچا ساٹھ کافی ہے۔ اسی
 سنت والا طالب ہر طرح فیض یا بے رہتا ہے۔ اور فقیر نے تو تمام طالبان کو
 اپنے اپنے اعتقاد اور نیت پر چھوڑا ہے۔ جیسے نیت۔ ویسے مُراد۔ اور ظاہر
 میں اللہ پاک بھی کسی سے زبردستی نہیں کرتا۔ بس اپنے نیت میں دوزخ
 دیتے ہیں۔ اور نیت میں جنتی۔ نیت نیکے تارے گناہ معاف۔ نیت بد تارے
 سے عذاب۔ جسکی مُرشد سے جنت ہے۔ تو وہ ضرور امر پر چلے گا۔ اور نافرمان
 نہیں ہوگا۔ سچے افسوس ہے اُن پر۔ کہ جو پہلے سچے طالب ہوئے اقرار کرتے
 ہیں۔ اور بُری عادتیں بھی نہیں چھوڑ سکتے۔ نفسانی شہوتیں اور لذت کے
 پیچھے لگے کر غدار اور مکار ہو جاتے ہیں۔ ایسے طالب جب تکے تو بہ نہ کریں گے
 تھے تھے فقیر اُن سے ہاں لکے بیزار ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں۔ جو ظاہر میں
 شرافتیں۔ اور باطن میں خرابتیں۔ ظاہر میں دوستی۔ باطن میں دشمنی

صبح کچھ شام کچھ اور ظاہر از باطن کہتے ہیں کہ ہماری جان سرسہ قربان ہے
 میں ہے اور باطن میں اتنا بھی نہیں ہو سکتا کہ ہم سبے ہادی مرشد محبوب کے
 امر حکم کو مانیں اور آپس میں سبے بھائی بھائی ایک دوسرے کو بے
 عیبے اور نیکے نگاہ سے دیکھیں اور کسی کتے کو بھی برا نہیں کہنا چاہیے۔
 تمہارے اسے حال کو دیکھ کر دل کو سختے صدمہ پہنچا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں
 کہ کسے کو کس سے محبت ہے۔ چند دلوں کے سوا باقی سبے اپنے خواہشیں
 منانے میں لگے ہوئے ہیں۔ تو ایسے لوگوں سے اللہ اور فقیر کا کیا واسطہ۔ اگر
 کوئی نیکے کرے تو اپنے لئے بدیہ کرے تو اپنے لئے اللہ پاک کے دنیا
 میں نام نہانے والے کو بھی وہی رزق دیتا ہے۔ جو ماننے والے کو دیتا ہے۔
 مگر مرنے کے وقتے اور آخرت میں اللہ والوں اور دنیا والوں کے عزتے
 ایک جیسے نہیں ہو گئے۔ جیسا کہ سچے اور جھوٹے کے ایک جیسے عزتے نہیں
 ہوتے۔ اپنے دنیا کا نفس خدا اور مرشد شیطان ہوتا ہے۔ اپنے اللہ کا مالک اللہ
 اور مرشد فقیر ہے۔ بیوفہ کاذبے طالبوں سے ہادی پاک نے پناہ میں
 رکھا ہے یعنی غیر خدا کے غیا لوں سے خبردار رکھتا ہے۔ نہایت نازکے

دفعہ سے روزانہ دنیا کی حالتیں بگڑ رہی تھیں۔ مگر دونوں جہاں اُس کے
 نوکر جسے کا عشق اللہ کے ساتھ۔ فرمانبردار کو پیار اور نافرمان کو مار جسے
 مقصد کیلئے پیدا ہوئے وہ قول اقرار ہے بھول گئے۔ محض رحیم کریم کہنے سے
 اللہ پاک نے کسی کے فریب سے نہیں آسکتا۔ جو اندر باہر صاف ہو کر رہیں گے۔ انکو
 ربِّ کریم معاف فرما دیگا۔ اللہ کریم آپ سے سب سے کاجلا کرے۔ اور سیدھے رستے
 پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ انشاء اللہ الرحمن الرحیم۔ آمین

مرشد سخی ہادی پاک کی یہ باتیں درد عشق کے صادقانہ، طالبانِ حق
 کے رُوحِ دل کے موافق اور نفسِ امارہ کے پیروکاروں کے خلاف
 ہیں۔ اور یہی باتیں سچے طالبوں کو اللہ کے قریب کرنے والی ہیں۔
 علمِ عقل پرستے۔ نقل پرستے۔ شکل پرستے۔ ظاہر پرستے دنیا دار کو اسے
 کلام سے سوائے دلچسپی کے۔ اور کچھ حاصل نہیں ہو سکے گا۔
 طالبِ اللہ کا دل و جان سے ہونے غلام۔ طالبِ دنیا کا مرناسینا
 حرام۔ بکنے کی باتیں بکنے میں آگئیں۔ اور راز و اسرار کی باتیں بکنے
 میں نہیں آسکتیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔“

جو مسکین فقیر خیر خیر الہ سے اسے پاکباز قلندر درویش کے تعریف
 تحریر نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ آپؐ بے شمار صفاتِ حمیدہ سے نوازے ہوئے
 ہیں۔ جنکا احاطہ کرنے سے قلم قاصر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ میں طریقے میں
 آپؐ کے ذاتِ پاک سے وابستہ ہوں۔ اور میرے توبہ آپ کے ہاتھ پر
 قبول ہوئے۔ اور کافی عرصہ آپ کی صحبت اور خدمت میں رہا ہوں۔ میں
 نے آپ کا حال ہر روز نئے رنگ اور رموز میں پایا ہے۔ جو میرے علم عقل
 سے بالاتر ہے۔ آپ کی سیرتِ پاک میں انتہائی سادگی، دردِ دل، ایثار
 و قربت، خدمت و شفقت، قربت و سخاوت، اور دردِ سوز سے بھرپور پُر
 نور دیکھا ہے۔ اور یہی انداز آپ کے کلام میں معجز ہے۔ آپؐ کا یہ
 دیوانے دردِ عشق درد اور سوز و گداز سے بھرنا نظر آئے گا۔ جو اسکے پہلے
 کلام میں وحدت و توحید سے ظاہر ہے۔ دیکھو کیسا محبت میں محو
 اللہ سے یگانہ۔ اور اپنے آپ کو فانی الصفت و باقی الحق کیساتھ ثابت
 کیا ہے۔

حمد

اَوَّلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَكْمَلُ حَمْدِ اللّٰهِ

کُلُّ دَاوُوْدَ مَالِکِے حَقِیقِے شَیْخِ شَہ

کیتوئے عشقِ ظاہرِ احد و دہ ہو احمد

صُورِے مُحَمَّدِ پُرِ دَا مِلّٰہ

اَنْدَرِ بَابِ پُرِے تیرا سبِے ظہورِا

کُنْے فَنِکُوْنِے حُکْمِ وَاہِ وَاہِ

آدَمِے وِجِ پُو سجدہ کرایا

لَا اِلٰهَ وَاَلَا وِکَمَالِوایِ رَاہِ

تیرے کولوں تینوں ویکمالِ یَا اَلّٰہِ

خودِے غَیْرِ شَرِکوں تیرے پناہ

قَادِرِ قَدِیمِے قُدْسِے لَا یَزَالِے

لَا شَرِیکِے وَاحِدِے بے عیبِے دَانَا

تیرے درد امنگتا ہے سارا جہاں
 کرنے کم ہے تیرا فضل دیے نگاہ
 میرا دل بھی تو ہے میری جان تو
 میرا خیال صوفی تو ہے سرسہاہ
 باقی بتا دے راضی ہار نہا کر
 تمہی تینوں ہے میرا حال آگاہ

کافی

خدا جسے تُوں چاہے اپنا راہ دکھائے

ولے کروصلے دیالے بانالے سکھائے

مالکے ملکے دانیے قائم قدیسے

پیشے تے حاضر حکم حقے سناوے

حقیقے عشقے وچ پرونے مستے عاشقے

خودی غلام پستی وچم وولے بناوے

وحدتے دا پیالہ جنہالے پُر جو پیتا

اونہالے وچوے باطنے دا احوالے آوے

زانیے رنہ تے رہنے آلت والے

پروہ میم مولا آپے تالے اٹھاوے

کافی

محبے نے تجھ پر کیا دلِ فدائی	خسے دیکھ تیرا ہوا میں گدائی
نظر آیا مجھ کو پہاڑ بھی وہاں بھی	تو چلے کر رہا ہے رچرچ رہا ہے
یہ سرِ ساہِ اصلی ہے تنے میں تمہارا	عاشق کے ہے تجھ کو معلوم سچائی
ملے جو سجنے سے جفا بھی وفا ہے	تو ہے سبے جانتا ہے میرے کربلائی
مسکینے مخلص نازکے دل شکستا	مستانے بے خود ہوں بندہ مولا ہے
بیکسی مفاسی مایا ہے میری	برہ سوز پر دم ہوا درد بھائی
سوا تیرے سائے نہیں کچھ ضرورتے	رافتیے رمن عشق نے مجھے یہ سکھائی
محبے نے تجھ پر کیا دلِ فدائی	خسے دیکھ تیرا ہوا میں گدائی

۱۱۳
کافی

جنہاں مالہ مالہ اوںہاں مالہ مالہ
درد منداں دے دل وچ ہو یا یار مالہ

جاں میں سنبھٹا اے دم خدائے
پھر فعل وچوں نظر آیا فاعل

اصل عشق افضل حقیقے سجدے دا
سینے سما یا لگا جو ادائے

برہوں کر بیراگے دکھایا ہے ساگے
خسے نور پڑیے حمیدہ خصائے

سُورتے سُبھانی راہِ رَحْمٰنی
وعدتے حقانی یگانہ خیائے

جنہاں مالہ مالہ اوںہاں مالہ مالہ
درد منداں دے دل وچ ہو یا یار مالہ

کافی

بھلا یہ نہ بعدا عمر زار دے دا
 ہمدے حقیقے دلبر از دے دا

احد آپے کیتا احمد ظہورا
 پر جا، نورانی محمد شکر دا

کیتا عشقے پورا شہادتے حسینے
 عاشقے نوج سولے سبے سچے وصلے دا

محبوبے دے پتہ وچ نونے ویکہ فخر
 دیندا سر جھکا کر عاشقے نہ ٹلے دا

مورتے وچ سورتے ساگی سنبھاتم
 تونے سے دے وچ ہے نہیں فرقے تلے دا

لا اِلٰهَ سِوَاكَ يَا اَللّٰهُ رَبَّنَا

اَنْدَرِ بَیْرُ سَیِّدِ اَکُو اِکُو اَصْلِ دَا

بَلِیَّ نَالِ مُحَبَّتِ وَ یَکْمِیَّ وَ چَہِ لَطَافَتِ

مَوْلَا مَدَامِ اَخِرِ اَوَّلِ دَا

زَنگاہِ وَجِہِ پَیِّہِ بَیْرَنگِ رَاغِبِ

عَجَبِ عَشَقِ اَعْلٰی اُنْطِ چَہِ اِلِ چَہِ دَا

کافی

دلتونے پھر دے دکھڑے یار کھڑے
 زخمِ دلے جگر دے چکنے چاکے پھٹڑے
 سارے سانگے سکھڑے وچھوڑے ونگاے
 برسوں سوز والا درد پلے نہ پٹڑے

کھڑی ازل دی پھٹڑی چھری نالے
 کیتونے وصلے دے ماہی بولے مٹڑے
 آکھن سٹیاں سبے پو پو کیوں دیوانے
 تیرے لوگے طعنے مارے مینوں وٹڑے

اصل تیرے سبجے دی ہے گولڑی جواڑی
 تیرے ہونڈیاں دلبر کھانوائے کیوں میں دھکڑے

کافی

نہ کر توے طیباً سیرے دوا دارے

نہیں مولے ہندی عشق دیے یارے

اسے دکھ توے ڈر دے سہے نے انکار کیتا

خوشے نالے عاشقے چایا برچوے بارے

کیتا مسے بہنود نشے لیسے والے

جسے دے دیے لائے سوچنے نالے یارے

ایسا ہے اصلے دیے محبوباے دیے نوبے

قربے دلے نظروچ رکھنے نور جاہرے

شکر الٹ اکھاں رہے کج نہ ہستیے

فقیرے ملے ہے زمزنے نیارے

جانے جاہم پلایا محبتے را ازلی

پویہ رُوح راضیے پڑھے سرخاں

کافی

دلے توے پیارا یار وے

واہ واہ وندا نام تماڈا

ہو کہہ تیاں مولے نہ بھاؤں

با جھتیرے دیدار وے

علم عقل دیے دالے نہ گلے دیے

عشوقے اگوں لاچار وے

زہد ریاتے سرے ہوا کو لوں

برہ کیتا بیزار وے

پر کینہ مورتے مورتے سوچنا

توے وسیعے دلدار وے

ویکھ رننا وچ راضیے سائیے

پر دم شکر گزار وے

کافی

یار سچے سُبْحَانِ و —	واحد ویسے نورانی پائی
کوئی نا پیرے با جھوٹے اللہ	وج زمین آسمان و —
جوڑ عنا صر چاریتے چولا	نیچہ کیتا نشان و —
جام منصوری پیرے کراں پیرے	بے خود پیرے متان و —
ہوونا اپنا ظاہر کیتسے	نئے نرالا شان و —
آپے اپنی صورتے سوچنا	بنے آیا انسان و —
ہادی محمّد شفیع ہويا	پر جا عین عیاں و —
روزر و جانے یار سکاٹے	رافتے ہو رحمان و —

کافی

کمر فقیرے ویسے دے

ویہڑے دے دے وچ رانجھنے آیا

خاکے جولا پا کرا چنے

کیہا کیتے بیسے دے

سوز والے سنے پینے بوکے دے

درد کیتا دلے ریشے دے

میں تے رانجھنے رسوے راضی

کھیڑے نوے کرنیسے دے

کافی

جاگے تارے ہو دیے راسے وے
 ادھیے راتیں اُٹھ سویرے
 یاد سدا کر رہے سچے نونے
 رکھ ملنے دیے آسے وے
 سکھائے نونے چمڈ عاشقے دیونے
 دکھائے نونے شاہشے وے
 اندر وڑیا شیر مریلا
 بھڑوے کھانڈا ماسے وے
 نیناے والا نور نرالا
 پڑے نظر پائے وے
 جیندیاے مر کے ویکھیا راضے
 یاد فقیراے خاں وے

کافی

دلبر میرا ڈھولے وے

تاج لولا کوے پا کے آیا

حورائے پیر پاؤں گلے سپہرا

گاؤں عشقے دے بولے وے

ماشتاقے خاطر آیا عشرتوں

رہتے مے در کھولے وے

اللہ اپنا یار بُلا کے

آپے بہاؤ کولے وے

راتے معراج دے بانائے کیتیاں

میم دے لقی اولے وے

راضی زبے رسولے سنجانا

مے دے مایہ بھولے وے

کافیے

جانے لایا جوڑ وے

عشق حقیقی تالے عاشق وے

عاشق سوچے تو سر دیوے

نہیں بنجاوے توڑ وے

تیر برہوں دا جعل جگروچ

غیر عشق دا کھوڑ وے

سوز سجنے دا پر دم سہنا

سکے سچے وچ لوڑ وے

مار چھلانگے سولے تے پڑھنا

کر انا الحق دے گوڑ وے

راستی وچ میدانِ محبتے

ساہ دا سانگا چھوڑ وے

کافی

یار میرے وچ خیالے وے	وحدتے اندر واصلے ہوئے
فِیْ اَنْفُسِکُمْ صَیِّحٌ سَبَّاحٌ	نَعْنُ اقْرَبُ بِعَالِ وے
گم ہوئے عاشقے عشقے الٹ وچ	رسندے نور نہالے وے
اندر باہر اکے خدا ہے	ہاں پر دم نالے وے
موتے فقیرے ملے کراہنے	لے سبے جنجالے وے
سجنے سوچنے دے نیچے نورانی	ویکھیم راضے لعلے وے

کافی

زخے آٹے چیتے بہار وے مولا ماہیے نوے میلے

پھٹے پھٹے ہوئے پلے گلزارے نیلے پیلے سفیدے سہارے

دسدے رنگے ہزار وے مولا ماہیے نوے میلے

رکھ فعلے سبے سبز سہاؤنے رلے ملے سپیلیاں سے گہراؤنے

لاؤنے ہار سنگار وے مولا ماہیے نوے میلے

سوز سینے وچ ٹاپے سماںدا باجھ سمجھ دے نہ کجھ بھاندا

آوے نہ صبر قرار وے مولا ماہیے نوے میلے

رہے کرے شلے فعلے عنایت رحمت شفقے آپے نہایت

راہیے ویکھاں یار وے مولا ماہیے نوے میلے

کافی

سوز برہ دیے باتے سُنے نے اُمّائے ٭
 ٭ لے پر خے دے چتے نہیے لگدا

چرخہ برہیوں کتنے نہ دیوب ٭
 ٭ عشقے زورا ور ذاتے

تینوں لگے تھے سیرے وانگوں ٭
 ٭ بھلے جاوے مسلاتے

درداے کیتا دلے دیوانا ٭
 ٭ تانگے سجنے دے تھے

٭ لے ماچھے دے پھنسیے ملیساے ٭
 ٭ آکھاے کلماتے

لوکاے کو لوے چورے ویساے ٭
 ٭ سٹے اتے جماتے

راضیے یار دانیہوں نہجیساے ٭
 ٭ نیساے سوغاتے

کافی

عشق ہے خاص امام روز الستے آگے عو شائق
 حق دے نیہ نہما ز پڑھائی رکوع سجود قیام
 کونے پوچھنے مالے اسدا برہوے کینا بدنام
 خودے کو لوے ہوے خود لینا ربے سچے را نام
 زلفے مسخے دادے نوے پایا دلبر پیارے دام
 عاشقے عشقے اللہ دار کھدے تے مسخے وچ تمام
 جانے دلے دادے وچ وسدا النے میم تے لام
 اپنے دلے وچ سنجائے سائے خطرے لےھے خام
 مرشد مکھڑا نور الہیے ویکھائے صبح تے شام
 راضے سر سبھانے پایا پڑے یار مدام
 روز الستے آگے عو شائق عشق ہے خاص امام

کافی

ہے عشق اللہ دا کھرا مرخے توی پہلے مار جیواندا
 دھولے وانگوں دھو دے دلے نوں میلے نہ چمڈ دا ذرا
 عاشقان دے سر کٹیندا عامانے دیندا ڈرا
 یار دی سکے وچ درد مند انوں گھسے نوں دے دیوے بھرا
 شیخ سناں جیہیں ولیاں نوں سوریانے لیندا چرا
 مستان نوں پھڑ سولے چاڑے پتھر ملیاں کولوں مرا
 برہوں بدن داماں سے سکاندا مولے نہ چھوڑے چرا
 راضی وڑ دلے اندر بیٹھا کم کسے دے کرا
 مرخے توی پہلے مار جیواندا ہے عشق اللہ دا کھرا

کافی

کیتے عشقے شہید حسنِ حسینؑ جیسے شہزادے

عشقے مریندا پھر مشتاقانِ نوحے قطبے ولیاۓ شاہ شہزادے نوحے
کر کے وید خرید حسنِ حسینؑ جیسے شہزادے

تیغ برہوں دیے عاشق جہلے پڑھ سولے تے ربّے نوحے ملے
وڑ وحدتے وچ وحید حسنِ حسینؑ جیسے شہزادے

ہُئے ہلا کر میے تے آیا جیندیاۓ مر کے فقیر بنایا
دے ہر دم درد جدید حسنِ حسینؑ جیسے شہزادے

عشقے راضی والہ اللہ لے وسدا رسدا وچ خیا لے
عظیم شاہِ حمید حسنِ حسینؑ جیسے شہزادے

کیتے عشقے شہید

کافی

میرے پھلے نالے پریتے لگے ازلے دیے اللہ جانے
 عاشقے عشقے اماں دے پیچے کھڑے نمازاں نیتے
 میںے ماہیے دیے ماہیے میرا وچوے نہ لہجے چیتے
 باجوے پیارے یار مجھ دے رسیا نہ کوئے سیتے
 نینہ نہجے دیے رمنہ بجائے یار سکھائے ریتے
 سکے وچ سچ سدا ئیے گاوارے دلبر دے گئے گیتے
 راضیے نیخے اتھائیے لگے جتے ہار رچے نہ بیتے
 لگے ازلے دیے اللہ جانے میرے پھلے نالے پریتے

کافی

عمر راز قدیم	تو ہے میرا ہادی ہر دم
تو ہے ہسارویں تو ہے رواویں	تو ہے ہمارے تو ہے جیواویں
کر اپنا کرم کریم	تو ہے میرا ہادی ہر دم
وسے تیرے وج پر شے ہوئے	جیویں چاہیے ہووے سوئے
دے وصلے دا جام نعیم	تو ہے میرا ہادی ہر دم
نظر مہر دی بھالے ضروری	ویکھ ہمیشہ وج حضوری
ایہو بخشیں مالے حکیم	تو ہے میرا ہادی ہر دم
فعلے فقیرتے کر تو ہے سائیے	مالکے میرے لاج نبھائیے
رکھ راضیے روح رحیم	تو ہے میرا ہادی ہر دم

عمر راز قدیم

کافی

پہ نہ جاؤں پرے کر محبتے نالے عاشق دے
 تیرے دیکھنے کا رخ دلبر پیارے سکرے رندے نیچے و پارے
 دلے بیوسے کیویں کرے کر محبتے نالے عاشق دے
 باجوہ سبب دے کوئے نہ جانے ٹاپیے و نندے طول و پانی
 اے ساہ نہ سکھ داسرے کر محبتے نالے عاشق دے
 تینوں کیویں ریجاواں دے کوئے انگلے چھتھیے پیریے پلاپاگلے
 جند درد پھر کیویں جبرے کر محبتے نالے عاشق دے
 عاشق کھینڈے برہوں دی بازی دے سر کردے زبے نونے راضی
 ایسے سودے عشق دے کوئے کر محبتے نالے عاشق دے

پہ نہ جاؤں پرے

کر محبتے نالے عاشق دے

کافی

چہ دم یار سنبھالے عاشق اللہ داعشوقے کماویں

خودے تکبر شاخے خدائیے بے پرواہ ہے ذات اللہ
رکھ رہائیے خیالے عاشق اللہ داعشوقے کماویں

عشوقے اندر وج لایہ ڈیرا دلے قربانیے ہوئے میرا
مالے حقیقیے مالے عاشق اللہ داعشوقے کماویں

صورتے راضیے کوئے سنبھانے بے خود صیوے سستے زمانے
ایک نیمہ سکھائیے چالے عاشق اللہ داعشوقے کماویں

چہ دم یار سنبھالے
عاشق اللہ داعشوقے کماویں

کافی

ہنہ کیویں توں نکسے ظاہر باطن ہرجا سائے

دلبر ہو کے دل وچ بولے طرح طرح دیہے رنزاں کوں

وحدتے دے وچ نکسے ظاہر باطن ہرجا سائے

بندہ ہنہ کے احمد آیا رسولے رتبہ محمدیہ

ہنہ یوسنے معروکیں ظاہر باطن ہرجا سائے

دل نظر وچ نور الہی ظاہر باطن صورت ماہی

پر دم راضی رکھیں ظاہر باطن ہرجا سائے

ہنہ کیویں توں نکسے

ظاہر باطن ہرجا سائے

کافی

ماہرِ ملیہ نوح کھلے عشقِ الہ دامول نہ ٹلدا
آیتا بد لے دنیا لیندے پیسے بچے دے پلے

دکھلاوے دیج کرے عبادتے نفس دے آکھئے چلے
فیہ انفسکم سمجھ نہ جانے وحدتے وج نہ رلے
ماشقِ عرش تے سیر کریدے ملائے ریندے تھلے

علم عالم وچ عشقِ عاشقا وچ باہ برچوے دی بے
خدا پرستا نوح فتوے دیندے کون انہا نوح جھلے
رہے رسول انہا تے راضے کم کیتے جنہا جھلے

ماہرِ ملیہ نوح کھلے عشقِ الہ دامول نہ ٹلدا
آیتا بد لے دنیا لیندے پیسے بچے دے پلے

حَسَد

سُبْحَانَكَ يَا بَدِشَاه قَدِيم قَلْبِندَر

بِاُمِّیۃ سَیِّدِ الشَّرِکِیۃ تُو
سَیِّدِ سَاہ تُو سَیِّدِ نَزْدِیکِیۃ تُو
بِاُمِّیۃ سَیِّدِ شَفِیقِیۃ تُو
بِاُمِّیۃ سَیِّدِ خَیۃ تُو

رُحُوۃ تِیرَا اَکۡبَرِ خُدَا
مَلِکِیۃ سَیِّدِ صَاۡمِیۃ سَیِّدِ
مَخْلُوۃ دَا خَالِیۃ سَا
دَلِیۃ نُوۡرِ کَرِ نَزَمِیۃ نَظَرِ

تِیۡرِیۃ یَاۡدِ سَیِّدِ غِذَا
بَاقِیۃ بَقَاۃ دِلَوِیۃ جَزَا
نَیۡتِیۃ وَیکِیۃ رَاۡضِیۃ بَا رِضَا
اَکۡمَالِ شُکْرِ اَللّٰہِ نَشْرَا

سُبْحَانَكَ يَا بَدِشَاه قَدِيم قَلْبِندَر

کافی

دلے ملے گیا نالے سبجے دے سٹے دندے مرے بیونے دے
 واہ واہ عشقِ حقیقی پادری دا لکڑا پا پیچ محبتے کیتسے تکرّا
 سبے غیر دا بھولا بھگڑا وچ اپنے یار ویکھنے دے
 دتا دلے وچ دلبر درشنے ہويا معلوم میرے پڈ تھے
 جیہے ظاہر تھیہے باطنے اکواکے ہے دونہیں بنے دے
 لگے سکے جدید منزید شدیدے کیتا درے حوالوں برہوں بعیدے
 آیا آواز اتے ہو ہو پدیدے کیہا کم وچ لکھے چھپے دے
 سوینا ساہ کولوں ہے نیڑے رہیا وسے رسے اندر ویڑے
 مکے دینے کفر دے جیڑے وچ وحدت حق آکھنے دے
 رہیا زانیے وچ جانے جانے کہ چہر فراقے لڑے فانی
 لٹھا اولاً الانسانے چھڈ فیالے وجود پاؤنے دے

دلے ملے گیا نالے سبجے دے
 سٹے دندے مرے بیونے دے

کافی

پُر محبتے دلڑے ہوئے بنے دلبر خبر نہ کوئے

آیا وقتے وصال پہلے دا مُکا پندھ پہاڑاں تھلے دا

میرا عمر یار ازلے دا جو آہِ ملیوم سوئے

کھولیا عشق نے دلے ڈانٹا کئے لے ویکھیا وج زینے افلاک لے

سبے آپے خداوند پا کے ایہو کلمے کلے ہیوئے

ہو یا تم دلے رجبے رمانے لے وج خیالے خدائے دھیانے لے

سہو مدتے حقے سُبھانے لے راضیے لامکانے ہیوئے

پُر محبتے دلڑے ہوئے بنے دلبر خبر نہ کوئے

کافیے

واہ واہ عشق پڑھاؤے نماز مینوے کرو حدتے وچ گزار مینوے
 آیا نور نظر صفا سینے اندر ملیا یار سچا ہمساز مینوے
 دلے درد پھر جا لے جانے جگر کیتا سوز برہوے ناساز مینوے
 اکھاڑے سچ سنخے ویکھاڑے رج مسخے کرے کوئے ایتھوے اعتراض مینوے
 راضی بہ تقدیر کیتا رہے فقیر نتے نیہنہ سکھا یا نیاز مینوے

واہ واہ عشق پڑھاؤے نماز مینوے
 کرو حدتے وچ گزار مینوے

کافیے

واہ واہ عشقے پڑھا ئے نماز مینوے کرو حدتے وچ گزار مینوے
 آیہ نور نظر صفا سینے اندر ملیا یار سچا ہمساز مینوے
 دلے درد چھربا لے جاوے جگر کیتا سوز برہوے ناساز مینوے
 اکھاں سچ سنخے ویکھاں رج مسخے کرے کوئے ایقوے اعتراض مینوے
 راضی بہ تقدیر کیتا ربے فقیر نتے نینہ سکھایا نیاز مینوے

واہ واہ عشقے پڑھا ئے نماز مینوے
 کرو حدتے وچ گزار مینوے

کافیے

چمڈ یار گیوں سنج بر وچ سکھ آپے ستوں ونج گھروچ

لگا عشق تے نسے گئے سکھوں نوں نوں لپٹے رہے دکھوں

پئے از لوں میرے پکھڑے بالے برہوں باہ اندر وچ

کوئے مال نہ میرا جانے سکھے سوز کیتے ہڈ کاں

لائے درد دل وچ تھاں لگا عجب راتیر اندر وچ

تینوں ترے پاؤں پاڑے کیتے قول خدا شلے پاڑے

اللہ پار سلامتے چاڑے کر نرملے نور نظر وچ

کیتا فکر فراق فقیرے ہو یا کانے وانگے سریرے

دے درخش دم اخیرے دلے راضے روح فقر وچ

چمڈ یار گیوں سنج بر وچ سکھ آپے ستوں ونج گھروچ

کافی

چھڈ دُنیا چلنا آج کلے ہے — اترے رہنا کوئی ہے —

ہو یا زور ہے جگر وچ جاری ہے — کیتیے مونڈے عشقے سواری ہے —

جند جانے جانیے توں واری ہے — لگا کاملے نیہے اصلے ہے —

پے دکھدے پھٹے پیراں نے — بے دل سہر درد رنجاں نے —

نتے روندے نیہے فناں نے — ہو یا پاگلے ہوئے دلے ہے —

رہے جانے دامالے اندر دا — نتے سہدا سوزِ عجز دا —

نہ جیندا نہ میسے مَر دا — کیتا سکے سینے وچ تلے ہے —

راضیے یار دی یا دُجلا ویسے نہ — وچ جنتے دوزخ جا ویسے نہ —

ہو بقا فنا وچ آویسے نہ — بہا مشقے مستے ازلے ہے —

چھڈ دُنیا چلنا آج کلے ہے — اترے رہنا کوئی ہے —

کافی

تینوں ویکھ سجنے سکے لہندی نہیں
 اکھاں تھکیاں نہیں دل زبانی نہیں
 رپیہ سوز جگر وچ تیرے جانے دا
 سچے برپوں لذید لاثانی دا
 لگا روزا زلے کھے اج دا نہیں
 اکھاں تھکیاں نہیں دل زبانی نہیں
 آ درد فراق دا جوشے گیا
 چمڈ علم عقل نرسے پوشے گیا
 رپیہ شرم حیا کوئے لج دا نہیں
 اکھاں تھکیاں نہیں دل زبانی نہیں
 ہادی محمد شفیع نے یاد میںوں
 تیرا نور حسنے ارشاد میںوں
 بنا عشق بندہ کسے سچ دا نہیں
 اکھاں تھکیاں نہیں دل زبانی نہیں
 کینا مارغ عشقے دو جہانے کو لوں
 پیو یا راضیے روح رہاں کو لوں
 تیرے یار سوانیے تارے سچ دا نہیں
 اکھاں تھکیاں نہیں دل زبانی نہیں

تینوں ویکھ سجنے سکے لہندی نہیں
 اکھاں تھکیاں نہیں دل زبانی نہیں

کافی

تینوں ویکو سمجھ سکے لہندے نہیں
 اکھاں تکدیاں نہیں دل زبانی نہیں
 رپیہ سوز جگر وچ تیرے جانے دا
 سچے برپوں لہندے لہندے دا
 لگا روزا زلے کھے اج دانہ نہیں
 اکھاں تکدیاں نہیں دل زبانی نہیں
 آدرد فراق دا جوشے گیا
 چمڈ علم عقلے نرے جوشے گیا
 رپیہ شرم حیا کوئے لہج دانہ نہیں
 اکھاں تکدیاں نہیں دل زبانی نہیں
 ہادی محمد شفیع نے یاد مینوں
 تیرا نور حسنے ارشاد مینوں
 بنا عشق بندہ کسے ہج دانہ نہیں
 اکھاں تکدیاں نہیں دل زبانی نہیں
 کینا مارغ عشق دوجہانے کولوں
 پیو راغریہ روح زمانے کولوں
 تیرے یار سوانیہ تارے سچ دانہ نہیں
 اکھاں تکدیاں نہیں دل زبانی نہیں

تینوں ویکو سمجھ سکے لہندے نہیں
 اکھاں تکدیاں نہیں دل زبانی نہیں

کافی

دم جسم دل جانے ہے سر سجنے یار دا
 اول آدم چولا کیتہ رنگے وٹا سر چار دا
 آپ عشقے ظاہر کیتہ عاشق و پورے عشقے ہے
 ہر صفتے موصوفے مولا چمکار ہے انوار دا
 آمد احمد نام دہرایا مجنوں پنہوں ماہی یار دا
 لقبے صلے اعلیٰ آیا مصطفیٰ سردار دا
 ہے آدم خدانہ بنے دایویں پھرتوں میں و پورے سنے دایویں
 طرح طرح جو بولے دا بولیہ لکھ پنزار دا
 پڑے ملیہ واقعے حقیقے نتے نویں اسرار دا
 وحدتے اندر راضی پایا آہ منزل دیدار دا

کافی

عشق اولٹا دکھ وے میاں لگا بانجے جگروچ ٹکے وے میاں
 پردم دلبر یار سجنے دی یار سوا کوئیے باتے نہ وندے
 پے روز ایسا سکے بکھ وے میاں لگا بانجے جگروچ ٹکے وے میاں
 برہ پہادر زور کریندا دھر نظر بھر تیر مریندا
 بیٹھا گھر بنا سینا ٹکے وے میاں لگا بانجے جگروچ ٹکے وے میاں
 ے محبتے وحدتے والے دوئیے فنا کر پستے نکالے
 یتیم آجے میاں تے ٹکے وے میاں لگا بانجے جگروچ ٹکے وے میاں
 الف اکھاں وچ یار ٹکایا ہے تے والا ورق و نایا
 سربر برہ دا چکے وے میاں لگا بانجے جگروچ ٹکے وے میاں

اکو جانے دویں جہانے دل وچ ویکھانے تے سبھانے
 ہاری نور حسنے راضی مکہ وے میاں لگا جانے بکروچ نکالے وے میاں

شعر

آجے خاکے باد ناز

مناسر چار آستے

میں شستے

وحدتے

یہ شود معلوم الیچ اسرار آستے

کافی

امان مسکینے نامے سچے جو دم جینے
 صدقہ ماہ سبجے توے تھینے جو دم جینے
 موتے پیالا پیونے سوکھا وچ بدائے جیونے اوکھا
 دُھکے خونے جگر دے پینے جو دم جینے
 دلبرغا طر لکھ لکھ سچے سوسو طعنے جگے دے سچے
 اکھے مکھے دو جا دکھ ٹینے جو دم جینے
 وچ مناتے دے ذاتے سماتے جیویں پانے رنگے سناتے
 لے او اکو اکھے اکھینے جو دم جینے
 عاشقے یو کے عشقے کماونے سرسولے تے آپے پٹھاونے
 راضے یار نوے ویکو ر جینے جو دم جینے

امان مسکینے نامے سچے

جو دم جینے

کافیے

اے کو جھڑی کر منظور سائیں
رکھ حاضر وِج حضور سائیں

تیرے مہلے کہتے میں جو گئے ہوٹیاں
سوز بہجر وِج رو گئے ہوٹیاں
دلے درد کہتا چتے پور سائیں
رکھ حاضر وِج حضور سائیں

رو رو رہیاں سکے صنم وِج
بیوسے پیایاں غم الم وِج
لگی تانگے وصلے بھرپور سائیں
رکھ حاضر وِج حضور سائیں

سے وچاری برہوے ماری
 تیرے عشقے نے کیتے محضے نکاری
 ہوئے نیستے مانے جمور سائے
 رکھ حاضر وِج حضور سائے

میں مستانے جانے تیرے پائے
 توڑے گندڑی مندڑی جیڑی پائے
 کمر حالے تے غور غفور سائے
 رکھ حاضر وِج حضور سائے

جتنا تیرا شاہ اچیرا
 اتنا منگاے فضلے ودھیرا
 ہو راضی کنھے دستور سائے
 رکھ حاضر وِج حضور سائے

کافی

اللہ پوری مدامی ہے میرا دل بے داغ ہے
 اصل پر حال دا محرم سو کچھ بے داغ ہے
 سدا آوے تے جاوے پیہ خُشے اپنا دکھاوے پیہ
 اندر پو پو سناوے پیہ خدا انساخ داغ ہے
 آیہ وچ راز رُوحا ہے اے سیر ستری پو سبھا ہے
 یگانہ یار واحد ہے طلبے وچ تارخ داغ ہے
 سچے سینے سما ہے نگر وچ نور آیہ ہے
 عشقے ظاہر وکھا ہے محبتے مانے داغ ہے
 اللہ محمد شفیع راہ ہے درازی عشقے آغا ہے
 اُنھد وچیندا ساز آواز ہے برہ سوزاں داغ ہے

اللہ پوری مدامی ہے

میرا دل بے داغ ہے

کافی

یار ملیہ ہو نروار خلق کو لوے ہو یا دل بیزار

صورتے سجنے دیے سٹائے سینے پرے کیوں با نواے مکہ مدینے

دل وچ پر دم کر دیدار خلق کو لوے ہو یا دل بیزار

آیا کر کے ویسے نورانی الانسائیے سر سبھائیے

تاہج لولا کی پا سردار خلق کو لوے ہو یا دل بیزار

طرح طرح دیاں بولیاں بولے آپے سبھ سبھایاں دھولے

عشق کیتا سبے حق اظہار خلق کو لوے ہو یا دل بیزار

ذرے ہوندا حال فراقی ذرے ہوندا ناں ملاتی

درد برہ دیے پڑھ افبار خلق کو لوے ہو یا دل بیزار

دارالفقر اصغے پور ملا راضی فقر دا پھوٹا پلا

جیسے وچ ویکھیا سبے اسرار خلق کو لوے ہو یا دل بیزار

کافی

ایسے اکھیاں مارن تیرے سیاہے رانجھنے یار دیاہے
 ہستے ہستیدیاں نظر نشاں شکار دلیہ دے کرنے یگانہ
 پھیر دیوںے تکبیر وے سیاہے رانجھنے یار دیاہے
 پورا کیتوںے سُننے سچا اپنا بخشوںے عشقے پیارا
 نور حسن دل دھیر وے سیاہے رانجھنے یار دیاہے
 برکیند ویلے کئے کئے گالیاں بے خود تھیوںے وحدتے والیاں
 توجانے یار بصیر وے سیاہے رانجھنے یار دیاہے
 وصلے دلوںے وقتے نرے دے آپ رانجھنے وچ فنا دے
 رانجھنے کیتاے پیروے سیاہے رانجھنے یار دیاہے
 ایسے اکھیاں مارن تیرے سیاہے
 رانجھنے یار دیاہے

کافی

لاگلے پیارا تو دل جانے ہووے سے زور دلگیری
 تیرے در دا گدا گر ہو پھراں وچ مالے فقیری
 نیسے کوئے میرا ماہر تہاں ہاجھوے سچا دلبر
 اصل لے دل تیرا بے گھر محض خاطر منم گیری
 توڑی دیویں شہنشاہی منگاں تیں تھیں تینوں ماہی
 تیرا برہوے یا الہی لگا بے عشقے اکثری
 دکھاں جند جانے غم گھیری عجب فراق وچ میری
 رہے نتے یاد اکے تیری سجنے صورتے بغلے گیری
 راضی ہر دم خدا ہوویں کشا مشکلے سدا ہوویں
 ہادی نہ پلے جدا ہوویں میرے کر یار دستگیری
 لاگلے پیارا تو دل جانے
 ہووے سے زور دلگیری

کافی

لاگلے پیارا تو دل جانے یو وے سبے دور دلگیرے
 تیرے در دا گدا گر یو پھراے وچ مالے فقیرے
 نہیں کوئی میرا ماہر تھارے باجھوں سپا دلبر
 اصل لے دل تیرا بے گھر محضے خاطر صنم گھیرے
 توڑے دیویں شہنشاہے منکاح تیرے تھیں تینوں ماہرے
 تیرا برہوں یا الہے لگا بے عشقے اکثرے
 دکھائے جند جانے غم گھیرے یجبر فراقے وچ میرے
 رہے نہ یاد اکے تیرے سمجھنے سورتے بغلے گھیرے
 راضی پر دم خدا ہوویں کشا مشکلے سدا ہوویں
 ہر دے نہ پلے جدا ہوویں میرے کر یار دستگیرے

لاگلے پیارا تو دل جانے

یو وے سبے دور دلگیرے

کافی

سب سے تیرے عشق کے کاملے
 عاشق اپنے وفا و چ کر
 کیتم پسند جانے قربانے
 جگر دل دا جو رتے پانے
 سچے سکے وچ کیتوئے گمانے
 سدا دیدار دے سمانے
 درد ہے حال حیرانے
 ملیا محبوبے سبھانے
 دلوئے احوال آدم دا
 لتھا خطرہ موتے غم دا
 راضی ہو یار پھمدردی
 عطا ہوئے جوان مردی
 مستے محبتے بنا یا ہے
 حقیقے نیند لایا ہے
 ملے ہے زمزم رومانے
 اکھالے رور و سکایا ہے
 میسے پانے بیخود تیرا مانے
 ایہو اکے سوال پانے
 جلیا کھلے روپے جسمانے
 قریبے قادر کما یا ہے
 خلاصے خیال اعظم دا
 تھانے زندہ کرایا ہے
 تیرے دردے پانے بے بردی
 فدا سر کر دکھایا ہے

کافیے

درخش تیرا محض شفا ہے دارو درد دلاندا
 با جھوٹے تیرے یار پیارا پور نہیں کچھ جاندا
 لوے لوے رگے رگے سینہ اندر توے سے آوندا جاووندا
 عشق شہباز گھنٹے پنچے وچ کھاندا ماسے پڑاندا
 خیالے دی صورتے خیالے سنبھانے سو سورنگے وٹاندا
 جوڑ اکھاں پئے چھوڑ نہ جاوے رونداتے کمر لاندا
 خاطر غامض سے تسادے سائے پاتم ویسے دکھاندا
 ہر دہے تسادے حقیقے میرے وچ پو پو آئے بلاندا
 سوز برہمن وچ روز نما راضیے رُوح ریحاندا

کافیے

دلے میرے وچ دلبر سائیے تیرے بنے کوئے ٹائیے
 دینے کفر و چوے کڈھ کرائیے کینا عشقے اگائیے

سینا کیتم سچ تہاڑا جوڑ اکھاے وچ جاہیے
 ترے پوئے شلے رحم فضلے دیاے کر نرمے نور نگاہیے

پاگلے پلڑا مرضاے کردا عیبے نہ ویکہ کڈاہیے
 آپ اپنا ننگرا پالیے دلے توے مولے نہ لاہیے

ویکہ رضا وچ اللہ راضیے

جاہیے جیویے چاہیے

کافی

کر کر یاد تُوں دے سبنا	نتے آونے نیاں نوئے نوئے
میں تُوں وچ تُوں میرے وچ	کردے حالے نوئے نوئے
سکھ سٹے نوئے تُوں بگا	لا عشق دے جالے نوئے نوئے
چھوٹے لاکوئے پھر فراقوئے	پے کشالے نوئے نوئے
بنے گئے ساقی دھڑے میرے	دل دے نالے نوئے نوئے
تیں بنے دلبر لحظ برابر	لنگھدے سالے نوئے نوئے
آپنے سائیں سرمیرے توئے	لا و بالے نوئے نوئے
رافضے یار وکھا ویں صورتے	زبے کرے وصالے نوئے نوئے
کر کر یاد تُوں دے سبنا	نتے آونے نیاں نوئے نوئے

کافی

و نَفَیْشے فِیہ مَشْرُوح سہ معلوم راز کر
و حدتے خدایے دے وچ ہو گم خِیالے و دم گداز کر
قادر کلے شے عَظِیْم وچ سفید سیاہ دید کر
لطیفے دیکھ باطنے پدید دلے خودے سے باز کر
مُشَدِّد جمالے بَخْشَالے مالے حقے سے حقے آواز کر
جِسْمِ فَنَّا کو چھوڑ کے شہباز ہو پرواز کر
اللہ اندر باہر گویم قُربے کرم دراز کر
سچے مُحَمَّد شَفِیع مولا راضے سرفراز کر

کلام فارسی زبان سے

بندہ نیستے خدا نیستے	منے بندائے نامہیستم
سوا دلدار نہ دالم	تنے کیستم منے کیستم
عشقے اسرار او شود	نوحے دریائے وحدتے
منے درد یارم زیستم	سوز دلم دیستم
انفے اعظم میم منعم	راز منے روح پیوستے
رحمتے الہیے نور اللہ	محمد نیستے محمد نیستے
عیسے و عیارے ذاتے منظر	خلج اللہ ہسیستم ہسیستم
مآ گدائے ذرتوئیے سخاکے	ہام وصلشے ساتے مطا
دیدار مصطفیٰ حسنے خدا	ہمتے عالی مرتفعے
دروے بیروے پیمہ اوستم	رافتے شورایے جلوہ نما
آہ کیستم	آہ کیستم

کافی

مشق دق تکبیر میخ کھنچ بند کسده زبیا

مشق دق کیت بنج رتھوے زبج رانجھن میخ پیر

کدوے وصال کدوے فراقی درد کیتہ دلگیر

نیپوے نرالا یار دا لکڑا جانج بکھر وچ تیر

آٹ پودو اپنہ کیتہ عاشق غسیال غمیر

ب رنگی دارنگی پو رانجھوے سینا مال فقیر

مشق دق تکبیر میخ کھنچ بند کسده زبیا

کافی

آئے پیارے سبجے مورے مے غاٹے مولا مہر بانے
 دیکھ دل میں دو عالم کے سرتاج وو
 جبے عشق عاشق کو مشہور کرے تجے دنیا سے اُسے دور کرے
 غیسے مجنوں ستانے دیوانے مولا مہر بانے
 میرے آگے عشق میں جانے جاے پھر یار سچا کر دھیانے ملے
 دینا ہر ہر پتہ پیمانے مولا مہر بانے
 رنجے رانجے رضا میں نامے کرے سبے پورے الٹ اسے کرے
 بتا ہاں لکھ رہو بسے یگانے مولا مہر بانے
 آئے پیارے سبجے مورے مے غاٹے مولا مہر بانے

کافی

میں نہیں کوئی میں نہیں
 دیکھا میں وچ میں خدا
 جوئے دیکھے سوئے آکھے
 یاد نہیں اکٹھے دام خدا

بہ خوری ہے بہید باطن
 جانے میں پر خیالے میں
 ابو احمد ابو حیدر
 بقا باشد حق سدا

غیر اللہ نام ہے ذرا
 اندر وحدتے لطافتے
 راز راضیے روح پایا
 ہو حقیقتے سنے ندا

کافی

ورداے نالے ملاحظہ دلے دا
 بکسی دیے بوسنگھا کے
 ہکے دیاے سوئیائے نیند دیے نشتر
 جتے ویکھے غیر دیے رتے
 پنجواں دا پاپاں دھو وے
 روتے زمزدیے رکو پھٹاے تے
 ناہجہ محبوباں سوز فراقوے
 زانجے روح نہ رہیندا ایویں
 عشقے طبیعے کریندا
 رگے رگے ماسے چریندا
 محبتے نالے مریندا
 کدھ ریشماں صافے چھڑیندا
 نرمیے پیچھے پھریندا
 پیچھے برسچوے بنیندا
 طاقتے ہجر بھریندا
 جے تائیں یار نہ نظریندا

کافی

دے کوئے ڈھولے ریجھاوئے دا
پڑ دے اپنا آپے وکھاوئے دا

تیرا نام کریمے ذاتے رحیمے
پیر مالے سدا الجہاں قدیمے
نہماں کمالے علیم حکیمے
توے پے صانع صبر سکھاوئے دا

سبے صفتے ثنا کر پڑ گئے
کر عا جزئیے نوے مار گئے
لے نام تیرا لنگہ پار تھے
پڑو کلمہ قرے کھاوئے دا

بے شکے واحد لا شریکے غفارا
بہ الغیبے رفیقے مزید سہارا
حمد حمید عجیبے نظارا
لاہ اولہ آوئے جاوئے دا

میرا عشقے سچا ایمانے بھی توجھے
پر درد وادرمائے بھی توجھے
حقے پاکے خدارمائے بھی توجھے
راضیے ربے رضامانے بھی توجھے

دے کوئے ڈھولے ریجھاوئے دا
پڑ دے اپنا آپے وکھاوئے دا

کافی

یہ وقتے تہا دی تانگہ سجنے
 مانے پن پکوردی وانگہ سجنے

رُخ نور صفا تھے مانے دا
 چھ جلوہ پاکے اہلے دا
 دے بخشے جمالے جو چاہے دا
 سکے سوز برہم دی سانگہ سجنے

بھدیالے عشق پویا رکھ بھائی
 رہے بانجے جسم دی سرتے نہ کائی
 پھر لذتے درد پریم دی آئی
 سنے نام تیرے دی بانگہ سجنے

آگہ آستے پڑھائیاں نعتاں
 قالو بلے دیاں پوٹیاں باتاں
 پئے تیرے بزرگے وچوں دے زاناں
 نظرے فوج حصے دیے چھانگے سبھنے

عاشقے تیرا درشنے پا کے
 راضیے چویا رُوحِ زلا کے
 نالے اساڈے نیپڑا لاکے
 بے نیسے لڑنے پوناں گے سبھنے

پرفوتے تہاڈے تانگے سبھنے
 لگے چنے چکور دیے وانگے سبھنے

کافی

سبے نور عیاضے اکھیائے نے
 ربے ویکھنے خاطر رکھیائے نے
 اکہ نالے بتائے دے لگے رسیائے
 اکے ویکھنے آلتے سکھیائے نے

کئے صافے دسیندیاں ستیاں نے
 کئے بلدیاں وانگوں بتیاں نے
 کئے رنگے گلابے رتیاں نے
 جنہاں عشق دیاں لڈتیاں چکھیاں نے

بے فوج حصے چڑھ آؤندیاں نے
 بے زمرے غمرے لاؤندیاں نے
 ہر طرفوں تیر چلاؤندیاں نے
 کیہاں تیز تلواروں تکھیاں نے

لائیں سبجے نتے نالے رسیا
 کر کافی قُربے کمالے رسیا
 رانی گم سوچنے وچ خسیالے رسیا
 دلے دیدالے یار دیالے تکیالے نے

سبے نور عجبائے اکھیالے نے
 ربے ویکھنے خاطر رکھیالے نے

کافی

تیرا ہونے دل وچ غیاں رپیہ ہر صورت عشق و کمال رپیہ
 تیرے عشق دی آگے چال سجنے سر جان لیہ دل مال سجنے
 کیتا آپے وچے پیاں سجنے میں جانا یار سنبھال رپیہ
 اسے جیتے دے میدان اندر نیسے موتے حیاتے خوفے خطر
 سکے درد برہ سارے سوز جگر جلے ماسے گیتے پڑے بال رپیہ
 اے سرسہ سمجھتیے جانے دا لقا غم و ہم بیتے فانیے دا
 ہنے کم نیسے قربانیے دا وچ وحدتے یار وصال رپیہ
 جو تونے چاہیے سو میں کر دا اکھنچے سچ ایہو ہے مر دا
 ویکھیاں خالقے ربیے ہے فانیے پر دا تہ تیغ کئے نونے پالے رپیہ

واہ وحدتے دانے شائے مجھے کیہ بنے آیہ انسانے مجھے
 کیہ نیوے نشر نشائے مجھے رنگے سرخ سفیدی لالہ ریہ
 سبے ناموتے اُتے ملکوتے ڈھم جا جبروتے جگہ لاہوتے ڈھم
 پر ذرے وچ مشہود ڈھم سبے سامے نور جمالے ریہ
 راضے ویکھیں حقے نبھانے دلبر پیارا نور نورانے
 اندر بھر عینے میانے دم الہیہ رحمانے ریہ

تیرا ہونے دلے وچ خیاںے ریہ
 پر صورتے عشقے وکھالے ریہ

کافی

جنوں عشق دیے چوٹے لگے نہیں
 او عاشق دیے حالت کے جانے
 جسے پا دیے حقے دا پھریا نہیں
 او وحدتے پدایت کے جانے

ہے ظالم خونے عشق قصہ ہے
 پٹرہ سینے عاشق دے پھریے چلائے
 جسے کربلے دے وچ شہادتے پائے
 او باہجہ سخاوت کے جانے

جو کوئی سدا سودا کسدا
 او پیوں پر جانے ہر دم حقے نظر دا
 جنوں ملیا حرام راز اندر دا
 او ناز نزاکت کے جانے

جسے عاشق ناماد پرایا اے
 اُسے بھار پرچوں دا چایا اے
 جسے اپنا وجود وِغبا اے
 او درد نکلا کتے کے جانے

جینوں حیرتے عبرتے آئے نہیں
 اونوں لذتے عشقے چکائی نہیں
 جینوں نیند نماز پڑھائی نہیں
 اور پے دی عبادتے کے جانے

اللہ رافیع ہے غامع فقیراں تے
 میسے پڑے مستے حسن شاہ میراں تے
 جیڑا قادر کل تقدیراں تے
 او پور کرامتے کے جانے

کافیے

کر آچے تے مشتاق وے
 ڈاڈھا دتوئے فراق وے
 سکے پیار دی پیرا کئے وے
 دلے سختے غمناکے وے

آولے پوئے شلے کو رحم
 اکھیاں تے چم رکھاں قدم
 تیے بنے صنم اے مالے ہم
 بے ہوشے پئے چو طاق وے

بدلے چا ربے تقدیر نوے
 اکھاں پیر سچے دستگیر نوے
 زانجا ملا پئے پیر نوے
 جہناں دی غم املا کئے وے

سبے تعریفے سچے تیرے یار دیے
 کھلے نوحے سدا پالنے پڑ دیے
 میسے پڑے جھکے دیدار دیے
 راضیے وکھا مکھا پاکھے وے

کر آچے تے مشتاقے وے
 ڈاڈھا رتوئے فراقے وے

کافی

تجارتِ یارِ جلیلِ وے کر دیدِ حسنِ بخشیلِ وے
تیرے بنے مالِ ذلیلِ وے کیتا عشقِ علیلِ وے

یو بیراگے پھراے ادا سے دردِ کیتا رنگِ زردِ سنیا سے
لگے تانگہ طویلِ وے جانے دلِ خلیلِ وے

بعلیائے راکم کرنے بھلائیے بخشے خطا کر دورِ جدائی
یو واصلِ وچ دلیلِ وے صورتِ صافِ شکیلِ وے

سکے ستاؤے صبر نہ آوے

تغے بدخ وچ برہوے نہ ماوے

آپے سوچ سبیلِ وے

راضی نہ ریلِ وے

کافی

بنے عشق ہے جو زندگی وہ زندگی درکار نہیں
 وسالہ اللہ کے سوا نماز روزہ کار نہیں
 روح نے جب سے سنہ اُسٹے بربکم
 یاد ہے بھولا ہے قہو بلی اقرار نہیں
 برہ کے بیمار کے اے طبیعے تجھ کو کیا خبر
 مریضے عشق کے دوا بنے دیدار یار نہیں
 مرتہ پھوٹ نہ جیتا پھوٹ پڑا عشق کے آگے میں
 سوز والوں کو ملا صبر کبھی قرار نہیں
 محبت میں مدہوش کو کرتے ملاستے لوگ نہیں
 بے درد بندے جیسے کوئی ستم گار نہیں
 نہ یہ جہاں نہ وہ جہاں ہے ملکہ میرا لامکاں
 پر جا حاضر ہے مگر اظہار نہیں

کافی

کہتے کیویں کہتے کیویں خدا سارا نظارہ ہے
 تماشا یار کرتا ہے گھڑی پہ کا گزارا ہے
 کہتے مرغِ نسیاں مکہ عمری کہتے خوشمال کہتے قہری
 اُنہ ہُو کا اشارہ ہے گھڑی پہ کا گزارا ہے
 بے رنگ رنگِ مورتِ سازی کہتے باہمی کہتے تافعی
 کہتے خونِ کھرا ہے گھڑی پہ کا گزارا ہے
 کہتے چالاک چہ موراء کہتے وانگوں پتنگِ ثوراء
 ہادی پر جہا نیارا ہے گھڑی پہ کا گزارا ہے
 کہتے عیسوی کہتے ادریس کہتے سلیمان کہتے بلقیس
 کہتے سولی قوی پکارا ہے گھڑی پہ کا گزارا ہے

کوئی یہ بولیے بولے رہے	اَللّٰہِ اَدَمَ آجے کہے
سبے صامے ذاتے پیڑا	گھڑے پلے کا گزارا
بے خودیے تکیر	یہ عشقے کا تہ شیر
سروحدتے وج وسارا	گھڑے پلے کا گزارا
ظاہر بے طے : اللہ راضی	راہ فقیرے نیاز ایازے
آجے حجابے اُتارا	گھڑے پلے کا گزارا

کافی

بے دسیوں دسدا یار پیارا اینیہ اکھاں نوں کے اکھاں میں
 خسیاں اندر دل جوئے آوے سوئے ظاہر ویکھاں میں
 ورد و طبعی قرآن کتاہے پڑھ پڑھ جویم مستے دیوانہ
 جاگے پڑھائیہ اکھاں میں اینیہ اکھاں نوں کے اکھاں میں
 بے ویکھنے دے یارے لائے سستے ویم دوئے ونبائے
 اکے چو اکے حق را کھاں میں اینیہ اکھاں نوں کے اکھاں میں
 روپے رنگے داب رنگے پیہ اندر باہر آپے سماہ
 نور نظر دا چاکھاں میں اینیہ اکھاں نوں کے اکھاں میں

لہجہ سر دا سنگا عاشقے

ذاتے ظہور کیتا لا شکے

راضیے سمجھ نوں سا کھاں میں

اینیہ اکھاں نوں کے اکھاں میں

کافی

مانجھ ملے دادے کر دلاسا سکے وج رکھیوئے لے دلے پیسا
 کھا نوالے پجرویاں تیرے باجھ ماراں درد دے دکھڑے دکھڑے ہزاراں
 کر ترے آپ لے یار ساراں نتے بے وصلے دیے مدتا دیے آسا
 لکڑا ازلے دا نیٹرا نبھیاں چم پیر قدماندے سرخاکے پیساں
 یو ساہ صدقے روٹا رلیساں رہے ہمیشہ خادم خلاصاں
 آوڑیاں اندر برہوے مریداں جسم جوہ کر کے ملے بیٹھا بیلا
 کھا ماسے کیشے پڈاں نوے ویلا رج رج کے گجداں بے مرد خاماں
 تیرے بنے رانجھنے مردے نہ جیندے سبے کا سپیلے منے مریندے
 طعنے ملا مٹے سرتے جو سہندے لوکاں لوکاں لوکاں دا بھسا

لا یار یارے چھوڑے نہ کلہڑا پا دام دلے نوے زلفاے دا چلڑا
رکھ وچ حضورے پر دم سولڑا کر دیکھ سجنہ نتے تالے واما

کر قربے ساری ہوا لٹ راضے عاجز پڑے تیرا پر دم علای
دے درد اپنا عشقے درازی پا جھاتے کیتوئے جیڑا اداسا

ماہیے ملنے دادے کر دلاسا

سکے وچ رکھیوئے لے دلے پیاما

کافی

آیا لنگہ رانجنے میرے وجہ ویڑے
 سجنے ساہ کو لوں ویکھیا پیر نیڑے
 کہتے تختے ہزارہ کہتے جھنگے سیالپور
 عشقے نے سکھائیائے الٹے اور چالپور
 مارے سرچاکے توں ساہ وارکھیڑے
 سجنے ساہ کو لوں ویکھیا پیر نیڑے
 سیل پور ازل دی رانجنے دی گول
 جسے دے الستے پے گئے سیل جھول
 پنے قاضی لائے کیوں ساڈے ٹال جیڑے
 سجنے ساہ کو لوں ویکھیا پیر نیڑے

راوی دے کنارے مارے ماہی نعرے

چھیڑو پوکے بیلے مجھیں یار چارے

پوری کٹے کھوانواں راضے رلے کے پیڑے

سجنے ساہ کو لوں ویکھیا پیر نیڑے

کافیہ

کیتا عشق میرے دل وچ ٹکانا
 جتھوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا
 پیٹ پیار دے کے جنت وچ بھایا
 ابلیس دا اسار کھ کجہ گسوا یا
 زبے دے ارادے کھوایا جو دانا
 جتھوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا
 دیسوں پر دیسوں سا فریٹونے
 جو گے کر جگے وچ برے دلوں
 گھڑی پلے اتھارے آفریچہ سدھانا
 جتھوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا

عمر شوں آفرش تے عبد ہو کھاوے
 رانجی روح نہ مر داسی سزناوے
 بنیا بتے مئے دا مئے وچ سمانا
 جتھوں لے کے آیا اوتھے پھر جانا

کافی

اللہ دا اولہ سچ انسانے چولا مظہر محمد مکایا چا رولا

الفہیم مولا علی عیسیٰ ہویا اتھے آ رہا ہے کرے کوئے گویا

جا رہا ہے نہ جانے وے وچ ڈھولا مظہر محمد مکایا چا رولا

عاشق حقیقی سارا بھیت پاونے سچے دیکھ صادق انا الحق الاولیٰ

رہبر روحانی ہے عجبے راز کھولا مظہر محمد مکایا چا رولا

لا الہ ہو۔ کے فقیرا نے کہنا الا الہ بقی بقادر رہنا

معنی سمجھ کلمے دی کڈھن غیر بھولا مظہر محمد مکایا چا رولا

رانی نوبہ ودرتے دے وچ پرغوائی سنی صاف ہے پر پر دم خواہی

ایہو حال لے آیا فقیرا دا لولا مظہر محمد مکایا چا رولا

کافی

اللہ پاک نے تو مجھے مددگار میرا
سچا ربّ قدیم قربے دار میرا

قائم کئے دے قادر پالنے پیارا
اتھے اے ہر دم تیرا سچا سہارا
محبتے والا مولا سب سے یار میرا

دوستانے جہان سے اکو تو مجھے جانے
حقیقی ہمیشہ نظر نور دانی
رحمتے دادریہ بے کنار میرا

اصلے چاہا اٹھا ویسے پردہ میم والا
عشق و بیج و کھا ویسے جلوہ عینے اعلیٰ
راضیے روح دل بنتے کرنے پڑ میرا

کافی

سدا سائے اپنا کرم کر دکھائیے
میں تے مہر دیاں دیداں یار بھائیے

بھلا دسے تینوں کیوں کر میں بھلاواں
تو سو سنا سبے کو لوں میں کو جی کہہ واں
کلی دامانکے آپے ننگے پاہ لیں
میں تے مہر دیاں دیداں یار بھائیے

چوٹیاں بیراگنے برپوں دی ماری
رکھوٹے زنج کیہ لاکے نالے یاری
چنمراز پادی میرا حال خیاں
میں تے مہر دیاں دیداں یار بھائیے

بیٹھی درتے منگدے لے لے کے نام تیرا
 راضی قبول ہووے مقصد تمام میرا
 صاحبے سنوارے بنوے رختے دے وج سنہا لیسے
 میے تے مہر دیاں دیداں یار بجا لیسے

کافی

ساڈا حال پر دم خدا خوب جانے

درد دل دیوانے کہتے نینہ نمائے

اندر عشق میرا کھاندا ماسے تنے دا

توڑے جوڑاں پھٹے نہیے منے منے دا

کردا کئے ہزاریں حیرانے سیانے

مٹھوے یار آئے دکھڑے سوغات

نتے یلہ کراونے سبناں دیاں بات

منگاں دعا ہمیشہ صاحبے شلے سبناں

اصل عشق کو لوں ملاں قافیے ڈروے

پڑھ پڑھ کتاباں بڑے مسئلے کردے

برہمن دے نیزے نہیے مولے جانے

جنہاں جانے کتے رے دے توالے

اوسناں پُر جو پتے عشق دے پیالے

رافتے وچ مجھے سدا موج مانے

ساڈا حال پر دم خدا خوبے جانے

درد دل دیوانے کیتے نیہ نہانے

کافی

دیندا عشقِ اصل کوئے چیں نہیں پلے
سکے دردِ بحرِ کیتا سینے وچ سلے

نہ مائے ملے دا نہ موتے آوندے
جے دکھ پاوئے جانے دی نہ میوے نیوے لاوندے
بنا یارِ دے وصلے جاوے جہد نہ نکلے
سکے دردِ بحرِ کیتا سینے وچ سلے

آئیے سرِ سختے ہوئے سولے ساتھے
سجئے آپے آج تا یسے پائے ولے نہ جاتے
اگے برہوے وچ دلے گئے بانہیں مچے بلے
سکے دردِ بحرِ کیتا سینے وچ سلے

دھونڈھاں جنگلے جبلے رُلاں روہ راوے
 نہ مرنے دا مینوں کوئی خوف آوے
 کلہ چھڈ گیا پنھلے پئے جلاں وچ تلے
 سکے درد پھر کیتا سینے وچ سلے

یاد یار یار کر سیں تالے مرویاں
 وچ قبر خشر ایویں اٹھ اکھیاں
 آویں سائیں لاویں گلے راضیے رُوح نالے رلے
 سکے درد پھر کیتا سینے وچ سلے

کافی

عشق پیارا تینوں ہے کسے نے جمایا
کیسے ذات تیری کتھوں توں جو آیا

نہ کافر نہ مومن نہ قاضی کہاویں
نہ ملاں نہ باپمیں نہ گرجے نوں جاویں
بھلا دسے کسے کوئے تیرا انتے پایا
کیسے ذات تیری کتھوں توں جو آیا

کئے دانا دیوانے حیرانہ کہتے
کئے مار عاشق بے جانہ کہتے
ناطق سر نیزے پر قرآنہ سنایا
کیسے ذات تیری کتھوں توں جو آیا

طرح طرح دے کئے رنگے دکھاویے
 لالینے نیہڑا نبھاؤنے سکھاویے
 حسے نالے سارا توجے طلسم چلایا
 کیچھے ذاتے تیری کتھوے توجے جو آیا

کتھے قُطبے عالم کتھے توجے قلندر
 خیر بڑے اوچے توجے رچے جسے دے اندر
 توجے خیالے رانیے پورے وچ سمایا
 کیچھے ذاتے تیری کتھوے توجے جو آیا

کافی

وچھوڑا دلوئے لا کے یار یارے
درداے دکھاے وچ نم سے گزاری

سکے تھے سمجھ دے پلے نہ چینے دیندے

جندڑی آزاری برہم دے ماری

تیرا عشق کاملے لگا روز ازلے

سوونے نہ دیندا کدے راتے ساری

فنا کر توے فردا صدقہ محمدؐ

شفیع ہوشنادرے پٹا ہر بیماری

بدکار توڑے مکینے پاے کو جھے

تیرے ذاتے پردا ہے مولا غفاری

سہارے سولے صدے پھر سوز سنے

اندرد دلے جگر وچ رسا زوفے بجاری

یوسفؑ بے راگِ زلفِ رافضیؑ ویکہ سہاٹیؑ
 وندتے وصلؑ وچ سدا کرتا رہیؑ

وچھوڑا دتوئے لا کے یارِ یاریؑ
 دردِ دل دکھاوے وچ عمرِ عیسؑ گزارےؑ

کافی

سجے یار تینوں دسے کیوں ریجھاوا
پلڑا پاوا گلے زاری کمر مناوا

اندر باہر توں بچے پرشتے تے حاضر
کچھ پور ڈھونڈھنے میں دلبر نوں جاوا

سَمِیعٌ عَلَیْہِ لَطِیفٌ خَبِیرٌ
پئے حال کیا میں دل داسناوا

آپے کر عنایتِ محبتِ وصال
پے کے جامِ وحدتِ تیرا قربے پاوا

کافر مومن سبے کرنے تیرے پوجا
میں بھی تیرا سگے سدا میں کہاوا

ملاں میں باہرے وج مٹھیاں
نمازاں پڑھاں یا دونہاں درتے پاوا

انقر ویکھنے درویشے زانی ہے
 پنجتنے دے وج پوتیرا گئے پیا گاوارے

سجئے یار تینوں دسے کیویں ریکھاوارے
 پلڑا پاوارے گلے زارے کرمناوارے

کافی

کیتوئے مستے پلا ساقی بھر بھر کے پیالے
دلوئے پیار و کھایا نور و نیر زراے

اے سرد و سر کے تیرے درتے پہلے مر کے بے حیون
کچے موتے نہیں توفے نہ ٹمگینے بے مقیون
ہر دم مالک ہو حق مالک رہا خیال و مالے

صبح شام تیرا نام اکو یاد دے جانے
منظر ذات و وجہ صفاتے ملیا قرۃ معانی
چڑھیا چاہ کیتم ساہ اے جند جانے حوالے

کیا شوق لگوئے ذوق بشریت بنا یوئے
اسم آپے جسم جوڑ رہبر روح رلا یوئے
راضی روپے تیرا فوج حسن عشق کمالے

کافی

یار تیرے یاد و چرخے میں نام ہے میرا کم پر دم لینا تیرا نام ہے

مکے مکے سڑے دکھ دکھ پڑے لگی اگے عشق دی کلچر نہ پھڑے

سجے مکے ٹانگے تیرے صبح تے شام ہے میرا کم پر دم لینا تیرا نام ہے

باجھوے تیرے مایے کو ہے میرا مہر نظر دا پا ہے پھیرا

ور دی بردی سمجھ غلام ہے میرا کم پر دم لینا تیرا نام ہے

نینیڑا لا کے دلبر دھولا نالے راضی رکھنا کیہ اولہ

کراے تینوں ویکھ مایے سجدہ سلام ہے میرا کم پر دم لینا تیرا نام ہے

کافی

عشق ہوش عقل سے مغلوب رہا ہے
میر من میں فقط اکے محبوب رہا ہے

نہ دنیا نہ جوانی نہ حسن رنگ رہا ہے گا
پڑھم جسم دم نہ کچھ سنگ رہا ہے گا
سینے میں سما یا سجدے نو رہا ہے
میر من میں فقط اکے محبوب رہا ہے

اصل یار حقیقی ہے اللہ پیارا
یہ حال میر ساق جو کرتا ہے گنارا
طالب کے طالب میں مطلوب رہا ہے
میر من میں فقط اکے محبوب رہا ہے

راضی خیالِ محبت سے ہوا مستی مدا ہے
 برپا سوزِ حیرانے کیا دردِ دوا ہے
 وحدت کے دریا میں عاشقِ ڈوبے رہا ہے
 میرے منے میں فقط اکے مبنوے رہا ہے

کافی

دل میں پردہ یار سچے کے قربتے غلو تے راحتے ہے
 پرتے پورتے سیرتے وفا نئے سورتے نمبے کے باندے ہے
 دل محلے مینارا جسے اندر بولے پو پو اسے
 بے رنگے رنگے قسموں قسمے پر کینہ روپے سہاوتے ہے
 اپنے سورتے آپے دکھاوتے انا احمد آپے کھاوتے
 بتے میم محمد چہیتے کلمہ پاکے پڑھاوتے ہے
 کہیے گورو گوبند پھمنے رام کہیے کفر کہیے اسلام
 کہیے حسنے حسینے امام شرفے شہادتے پاوتے ہے
 وَهُوَ مَعَكُمْ پر جا، عالی فِیْ اَنْفُسِكُمْ غامے خیالے
 راضے ریتا، روح و مالے نمنے اقربے سلامتے ہے

کافی

آہنے سو پناہ یار دلے ملے ہو وارے باغ بہارے
 رور و رہیاں زار ترے پوئے شے سُنے پکارے

مالکے میرا توں سرتاج اے

میں لے لے تیرے توں رکھ لاج اے

اللہ کافی کُہ شافی گناہ معافی

بخشید بخشے بارے بند میرے عیبے نزاراے

وحدتے والا جام پلائیے

عاشقے اپنا چاگلے لاویے

کیتا گھائے برہوں مائے میں وجہ مائے

حُسنے زانہ دارا کے پلے دلے توں نہ وسواوے

دلے تے دوڑے عشق دا گھوڑا
 درد پھر کر دور وچھوڑا
 قریے کمالے سکے سلامتے عینے عنایتے
 نینہ لگانو وار سر سنجے توی تنے منے واراے

آپنے تہاے وچ لکھ اُمیدایے
 دیدایے ملا کے پھوونے عیدایے
 اندر چھاتیے اسم ذاتے حق حیاتے
 ویکھ ایہ واسرا خیا کے رافے روح ماہ سنوارایے

کافی

تیرا جلوہ ہے ہر جان سے
تیرے حسن پہ شیدا جہاں ہے

دیکھو مجھے اعلیٰ اعظم
سُبْحانِ تیرے شان ہے

کوئی اکے نہیں عاشق تیرا
لکھا ہے ہوئے تجھ پر فدا

تیرے عشق سے سب کچھ ختم
میرا دینے دلے ایمان ہے

سب کا تو ہے مقصود ہے
میرا غنہ ہے محبوب ہے

تو بولتا مجھ سے عیاں
تجھ سے بنا انسان ہے

ہوتا رہے درد جگر
رہوے مستے تیرے یاد میں

میرے حق سے تو جو چاہتا
سو مانگتا دربار ہے

ہو بالیقینے دیکھا جدھر
آیا مجھے تو ہے نظر

اندر باہر موجود حق
رہے لامکانے دھماکے

کیا خوب ہے صورتے سمجھنے
ذاتی سمائے خیال میں

وہ حقے لطافت ملے گئے
راستیٰ ہوا رحمان ہے

ہوتا رہے درد جگر
رہوے مست تیرے یاد میں

میرے حق سے تو جو چاہتا
سو مانگتا دربار ہے

ہو بالیقینے دیکھا جدھر
آیا مجھے تو ہے نظر

اندر بہر موجود حق
رہے لامکانے دھیان ہے

کیا خو ہے صورتے سجدے
ذاتے سمانے خیال میں

وہ حقے لطافت ملے گئے
راضی ہو رہا ہے

کائنات

میرا ساہ سر دل ہاں تو
میرے زبانے تو گفتار ہے
ہر مالے خلوت خیال سے
میرے دید تو دیدار ہے

میرے جسم اسم مفاہتے میرے
تیرے سمانے ذاتے ہے
سبے نور تھے مجھے اثباتے تو
روح سوچ سمجھ و پکار ہے

میرا عشق مٹنے سنگمار تو
میرا روح مٹتے پیار ہے
رگے رگے اسے راز میرے
میرا تو حقیقی یار ہے

معلوم ہوا جو بولتا
 تو یہ میرے اندر عیاں
 زائد کہیں سابد نہوا
 مستے کہیں میٹھا ہے

آدم نے کہا لا اِلٰهَ
 تُو نے کہا سغی اللہ
 ظاہر باطنے ہو مقے بقا
 ہادی میرا نروار ہے

میرا نور منظر مدام تُو
 ہے درد فراق وصال سے
 میرے منزق الہی شانے تُو
 راضی تیرا اسرار ہے

کافی

اے دل تیرا سچا سبب ہے اللہ سوا کوئی نہیں ہے
جس نے کیا پیدا جہاں ہے تجھ سے جدا کوئی نہیں ہے

آیا نظر قرآن میں نحنے اقربے انسان میں ہے
مالکے مالکے ہے اگلے خدا دو جہاں کوئی نہیں ہے
یوں ہے حق سبھی ہوتا ہے سو جہاں پتا کرتا ہے وہ
بیخود پورہ مسکینے تو ایسا مہر کوئی نہیں ہے

ہر دم شکر کر ضرر ہے راضی ہے چودے کا اجر
دیکھا ہے ایسا با وفا جو دشمن کوئی نہیں ہے

کافیے

یار پیارا میرا ازلے توں ہے محرمِ حالِ دا
عشق اندر لائے آتش برہ بانہیں بالِ دا

دردِ پیمبر وچ مائرِ عاشق کے تیرے چہ آونہ
آپو جانیں دے بقا سبے ذاتی قریب وصالِ دا

بے کسی نتے بیقرارے پیغِ سبجے دے ہے منہ
جانے جندڑی سولے سہندے دل دکھائے وچ جالِ دا

راضی جگے وچ پلے مسافر
دم گزر جو کر رہیا
نخنہ اُقرے توں ہے نیڑے
دور کیوں میں بھالِ دا

مناجات

بنے پھیرے دار فقیر منگاے در داغ دے خیراتے ملے
 کراے طوافے تہاڑا سائے سنے سخاوتے ڈاتے ملے
 سرتاج یسینے دے سہرے گاواے نہاے درود سلام پہنچاواے
 دیکھنے باجھوے کیوے جیواے وصل معراج دے راتے ملے
 توے حسنے حسینے جانے پیارا علی عثمانے جگر پھرا
 قُطبے ربانے قادر قرارا چو ظاہر صورتے ذاتے ملے
 میرے دُور کرو سبے ظلم ظلمد طفیلے سچے شفیع محمد
 صدقہ علی اللہ صمد نئے عشقے لذتے جذباتے ملے
 رنجے رمتے داغہ منے نزانہ سبے تہاڑے سچے سمیانہ
 راضیے چو کے پر پلانا پیالہ وحدتے پاکے ملے

مناجات

گنج بخشے کیلئے فیض سنا ملیا عشق سچا الٹ دا

داتا داتا دتا ہے دیدار مینوے سر وحدتے توبے غماز مینوے

لگا یار سحرے دا پیار مینوے بیٹھا پیر دم نور نگاہ دا

آیا یار آدم دے او لے وچ بیٹھا آچے بولے اسے چولے وچ

الفقر فقیرے لولے وچ پھوٹا سیر سارا سر سہ دا

اسیے میرے دے وچ میراں پڑے میے

ہونڈیاں نحرے اقربے مستانے پڑے میے

وچ مبلے الوریڈ غلامانے پڑے میے

راضیے راز رسیاں بے پرواہ دا

کافی

دلبر تیرے دیدار سے راضی ستان ہو گیا
دارالفقر ام سے پور جنتے آستان ہو گیا

ہوونے تیرا سچ سچ دل نظر دے وچ سچے
لونے لونے رگے رگے زچ سچے یار یگانہ ہو گیا

واہ واہ جانے جادو کیتوئے وچ پیہ ر قریب قابو کیتوئے
اپنا فقیر ساز ہو کیتوئے شکر گزرا نا ہو گیا

فیضے فاروقی ہو یا مگر عشقے تیرے کیتا اثر
ویکھ حسے نوری نشر سر نذرانہ ہو گیا

دلبر تیرے دیدار سے راضی ستان ہو گیا
دارالفقر ام سے پور جنتے آستان ہو گیا

مناقبے

یا غوثی الا اعظم اعلیٰ شانے
اسے عاجزاد معینے تے دھردھیانے

سُنے فریاد خدارا ہو قریبے
آدرے وصلے دے عینے بھیبے
کر بے نصیبے دے نیکے نصیبے
ہو دے حلے مشکلے کلے آسانے

طالبے تیرا غریبے کھاواے
باجھ تیرے دسے کسے درجاواے
محے الدینے ہونڈیاے کیوں غم کھاواے
پھڑپھڑ میراے محبوبے سجاواے

اے دل ہو یا گمان میرا
 آنے پا فضل دا پھیرا
 نام مرید پکار تیرا
 عبدالقادر شاہ جیلانیؒ

تسلیے مرد زندہ کر دے
 جن ملائکہ تھے تھیں ڈر دے
 لکھا رہند درد برد
 میں غلام دوشیے جہاں

ایسے کر توں دستگیر
 رہے مشترک فیض فقیر
 حال بقا وچ روح اخیر
 راضی ویکھا رب رحمان

کافی

جے توں ہودیے ربّے دا یار
میں مرے توں پہلے مار

عشقِ اللہ دا بھیتے نرالا
نہیے زبانے آکھنے والا
جنھوں سر آیا کر نہ ٹالا
کے خونے کیتے خونے ہزار

ماشتقے مرے توں مولے نہ ڈر دے
ہر دم قدم اگیں دے
کم عشقے دا پورا کر دے
رہند مسے اٹلے بے اختیار

اپنے صورتے آپے تنہا نیلے
 روحی راز رموز پہچانے
 جیویں شکل برف ہے اصلے پانی
 غیر ویکسے تولے ہو ہیزار

فانی سمجھ جسم دا اولہ
 پرجاہ ویکسے مُرشد مولا
 وسدا دلے وچ دلبر دھولا
 پور باجھ سجنے سبے والے وسار

درد دکھاوے تے راضی رہنا
 صبر شکر وچ کج نہ کہنا
 یار دے طرفوں سختیاں سہنا
 چار برہوں داسرتے بار

کافی

اگے شوقے ذاتا ہے تکمیرا

دلے مگر پیلا جلا میرا

دلبر با جموں دم نہ آوے

دور ہانا تا غم نہ جاوے

پڑھیا سورج تے سہے اداوے

دکم مذا ہے اندھیرا

تخے اندر وچ دکھدا دھواے

ویکھ ملیوے شوقے آگو پڑے

راہ اُچیے دا املے سونپاے

درد قرے پے نبرہوے ودھیرا

زامن سے سجدے دیے انوکھے ریتے
 ہر کوئی ہار کوئی نہ جیتے
 پوری یارن کیتے پریتے
 بدھ نیہوے دا گانا ہسٹرا

اگے عشقے دا تاجے تکمیرا
 دلے مگر پیٹا جے میرا

کافیہ

مرغ تو پہلے مر ضرور ہر جاہ ویکھیں عین حضور

تیغ برہ دیں جھلے جفا وچ تائیں ملسے یار ونا وچ

واصلے ہو یہ نور صفا وچ چٹھ سولے تے ہو منصور

خودی والے کٹھ توں غامی دل وچ پاویں ہم کلامی

کلے شینے محیط مدامی ذرا نہ جانیں دلبر دور

قتلے کرنے کے کم عشق دا تیغ مرغ وچ ہے دم عشق دا

درد پتھیا رے غم عشق دا عاشق مرد ہو ویں مشہور

آپے سنبھالیں شکے نہ آئیں صورتے سمجھ دیں صاف سنبھالیں

تالے لطافتے جیویں پانی راضی وحدتے وچ مشکور

کافی

ذکر الٹ دا نور نزول ہائی ہائے سبے فضول

آپے کولول جد ہو ویں نائی تیرا تیج وچ بولے ہائی

پرجا نظرے ذاتی حق نائی وحدتے اندر کر وضول

لا الہ سمجھ صفائی الا الٹ کر اثباتی

جا میں پائی اندر جمائی آپے کیتا یار قبول

مُرشد مینول سر سمجھایا عشق اسادے حصے آیا

ظاہر باطنے اکو پایا بھلا عشقے دا درد رنجول

کہتے مومنے کہتے کافر کہتے یونسے کہتے ماہر

کہتے احمد علی حیدر راضیے ہوئے ربے رسول

کافی

میں گھر آیا ڈھولا یار عام کو لوں کر اولاً یار

یار سکھایا راز ربوبی شفیع محمد کشفی قابو بی

ذات الفی دے مکہ محبوبی میم دا پایا چولا یار

مُرشد پادی سر سہمایا وحدتے اند دلبر پایا

کلمہ حق داعشوق پڑمایا بعیتے حقیقی کھولا یار

میں وج مانے لائے جھو کے عام نہ جانے جا پئے لو کے

دل دے اند مانے ہو کے سچے مکایا رولا یار

عاشق رہنا ہو نہانا با جھ سجنے دے کچ نہ جانا

جد صرا کے اُدھر جانا پردم راضی مولا یار

کافی

نہ کچھ پڑے سے نہ کچھ کر دا نہ دوسے میرے وچ کچھ نظر دا
 اندر باہر واحد زبے باقی بچے گیاں باقی بچے
 پر کینہ صورتے دلبر لہجے جیویں تصویر نظارہ مصور دا
 درد برسوں نے کینا نکلا اندر عشق بیٹھا کر جمہ
 پیٹے پیٹے کھانا ماس لقمہ پیہ پینا ٹوٹے جگر دا
 جو مسکینے فقیر نہا ظاہر باطنی الٹ جا
 موسم جو صافے نوے بھا تابع جگے ہے کلے امر دا
 عاشق چڑھ سولے تے بلدے مرنے کو لوے جو مولے نہ تلے دے
 راضے یار دا بھیتے نہ سلے دے پیالہ پیندے بھر نہ پیر دا

نہ کچھ پڑے سے نہ کچھ کر دا
 نہ دوسے میرے وچ کچھ نظر دا

کافی

اَلتَّ اَکُوں رَکھیے یار اِنے وچ ویکھیے یار

چوہریے طبقے توں سہا یار محبتے رنجے دیے مسے بنایا
عینے الحقے اکھیے یار اِنے وچ ویکھیے یار

میں وچ میرا ماریے رہندا خودے تکسبر شاخے جھیندا
لے سرسارا سچ اُہیندا وعدے ٹالے سکھیے یار

مشقے الہیے دامنے گیرے اسم ذاتے صفا تے فقیرے
سینے اندر ساہ سدھیرے الاھو کھیے یار

سوز برہ دا بعید نرالا عاشقے دے سا نبھنے والا
راضیے نبھنے وچ سہے توں اعلیٰ جگر کہا ہے کھیے یار

کافی

اے تاج کوئے اکیندا پر آئے میرا حکم میندا
جے بے صورتے لبھدا دلبر پھر بندہ کوئے بنیندا

— سچ ہمیشہ پر جا حاضر ظاہر باطنے اولے آخر
صورتے صورتے مولا سادر مقصد آئے جنیندا

— سچ سچے آپے جلیل جبارے کتھے قہارے کتھے غفارے
سبحانے لطیفے نور نظارے ومدتے وج وٹیندا

میں توئے والیہ رمز رلائی شوق شمع دی کھلے لہارے
کر منصور انا الحق والی سولے آپے چڑھیندا

پتلی نوئے پاتند نچاوے آپے گاوے آپے بجاوے
راگے سُرک ساڑ ساوے راضیے خیالے لڑیندا

کافی

جانے جسم کو لوے یو بیزار اُن اُنقے دا نعرہ مہر
 اکھیا مُرشد سچے مولا فانی سہجہ جسم دا اولہ
 پور نہ کوئے پھولے پھولا ہر دے ہر داکر بیوپر
 طالبے طلبے اصل نہ پھوڑے قربے الیے پر دم لوڑے
 وعدے دے وچ دوئے پا بوڑے اپنا مارا مٹے اختیار
 غیر خدا نہ جانے کوئے ظاہر باطنے ہے اُسوئے
 جو یسمع یبصر سوئے عشقے نے کیتا حق اقمیر
 اندر عشقے چا دھم پیاں یو یو نہالے خسیالے خدائے
 اکے ہے اکے دی لگے وائے مستے ہوئے میں ہوشیار
 عاشقے کھید برہوئے دی بازی دکھ سکھ دے وچ رہ توئے راضے
 آپے بنے دا باہر بنے قاضے جیویں چاہے کردا یار

کافیے

رکھ الہ دا اکھے خیال کھید عشق دی فوج دھمال

اپنی صورتے بندہ بنے دا واہ واہ حسن محمّد وندا

مطلبے سارا کئے آکھنے دا ظاہر ہويا جگے جمال

عشرے چھوڑ زمینے تے آیا کلمہ جوڑ قرآن پڑھایا

آپ دوزخ بہشتے بنایا کافر مومنے کر بحال

عاشق معشوقے دی کردا باتے باطنے ذاتے ظاہر صفاتے

سورج چنے وچوں دینے راتے واسطے ہويا وحدتے مال

کتھے پلاوے پیا لائے پردا کتھے سرنیرے تے چڑھدا

عاشق قتلے ہزاراں کر دا ملکہ مالکہ داسے سب مال

پر جا وسدا دلے وچ دسدا پور نام نہ آوے کسے دا
 لے اپیندا او سچا سدا پر دم رہندا آپے سبھا لے
 کدی جدائی کدی وقت نہ وائے بے سر آیا میرے مائے
 ملیہ راضی یار کھمے سودا کیتھ عشقے دلا لے

کافے

جو میرے عیبے گناہ بخشے میرے پکے اَلّٰہ

تیرے عنایتے باجوے سائے دُکڑے سندیے جانے سدا سے

مالکے سے توجہ دیتے نہ چائے لہ اندھیرا سختے سیاہ

جیویں میرا لکھو اے لیکو اینہاں لیکھاں کیتا اندر چھیکے

آپے سنبھالیں اپنا ویکہ سچے رحمتے دا توجہ دریا

عشق تیرے نے حال و نہال درد برہ چا گھیرا پایا

دل و ج محبتے بچ مپایا سرے نہ تیرے بنے رانجے ساہ

جو میرے عیبے گناہ بخشے میرے پکے اَلّٰہ

کافی

ہو وہ میرا میں جو چاہیہ احد واحد نام دھرایہ

نہ میں اور نہ میں پرے ظاہر ہویا ذرے ذرے
لئے فیکونی حکم سرے سے وج میں سما

ہوشے حواسوں کے فانی میں ہے اکھیا لئے ترانی
بیرنگے ذاتی روح روحانی نوری ویرے بنایا

خلق میرے کئے محتاج عرشے فرشے تے میرا راج
میں دریا میں امواج راضی صورتے میرے داسا یہ

کافی

ہاں پہچانے صبح کر مانتے

فسالے حقیقی نالے دھیانے

حقوے آیا اُتے مہانا

روح جسم وچ ہے پہچانے

ہیویے ہونا حق نے چاہیا

ظاہر سورتے بنے انسانے

اندر باہر سبے سمجھنے ہے

کڈھ خودے چھڈ شکے گمانے

سردے ہانڈے لاکے آفر

ہاں بشتی وچ کرتسہاں

راضیے یار نوے ویکو ہیٹ

مہنے والا ملے میدانے

کافی

گم کر اپنا نام نشانے گئے گورو وچ رکھ دھیانے

آدم دا کر اولہ آئیہ فیہ انفسکم قربے ودھائیہ

بطنے اپنا بھیٹے چھپائیہ ظاہر ہوئیہ سر انسانے

بسج دے کیتے نگدا چھپے دا کج پرواہ کسے دیہ رکھ دا

پر جا، حاضر ہوونا ربے دا عشقے دکھائیہ عینے عیانے

درد برہ چاہ کیتہ فراقے صورتے اپنے تے ہوئیہ مشتاقے

اتے افلاکے اتے سماکے کہتے ہوئیہ لامکانے

سمجھ صحیح کر توحید یگانہ آپے نولے مولے نہ جانے یگانہ

تولے میں دیہ ہے ہاتے بیہانہ جانے جسم دا چھڈ گمہانے

واحد وحدہ لا شریکے اے

نَحْنُ اقْرَبُ بِرَبِّكَ نَزْدِیْكَ اے

سبھ اے معنی لطیف باریکے اے

کلے یو منے ہو فے شاہے

نہ تمنہ نہ تمکینے

فستم وجہواللہ تے رکھ یقینے

پڑیے کہتے اے تلقینے

اے اوسارے سبھانے

آپے ہو عاشقے عشقے کہا وندا

سوز گداز دا غمزرہ لا وندا

اپنا عسے معشوقے بنا وندا

راضیے آکھیا اللہ مانے

گنم کر اپنا نام نشاے

گیانے گورو وچ رکھ دھیانے

کافی

نہ کوئی میرے ذاتے صفاۓ نہ ہم ہمارا نہ درجات

نہ میں چار عناصر گویا نہ میں مومن کافر ہو یا
عشق نے غیر اندر کا دھویا یہ ہے بخشے نہ ہوں نجات

ہم کو برہ لگائے ٹھوکر زخمی کیا دلبر ہو کر
دونوں جہاں اُسے کے نوکر جسے کا عشق اللہ کے ساتھ

نہ میں ورد و ظائف پڑھتا نہ میں دوزخ جنتے وڑتا
عاشق صادق سولے چڑھتا جیسے منصور ہوا اثبات

عاشق حقیقی مولے نہ مرے سر خدا کے آگے دھرتے
گرد سمجھنے کے پر دم پھرتے دل پر کرتے حق تجلات

نہ میں لگے لگائے بس میں
 نہ میں دینے مذاہجے رسم میں
 نہ میں قسمیں نہ میں جسم میں
 نہ رنگے جگتے ارمان میں
 جو گے جو اس پتہ میں آوے
 سادھو سنیا میں سو کھاوے
 گھر چوگر کے ہاتے بتاوے
 جو فرس نہ مرنا جاتے
 اے کیا جانوں میں کون چوانوں
 ہم گم صنم میں گون چوانوں
 محبت میں مفتون چوانوں
 راضی سوز کیا وصال میں

کافی

زلج ملے عمر ایڑ دم دم بھالے نگاہیں

بہتر خبر دل دیے لگیں اکھیاں نیڑا لاکے ویکھنے سکھیاں

پار توڑے اُروار نہ جہ تیریاں جاہیں زلج ملے عمر ایڑ دم دم بھالے نگاہیں

جندڑی ٹھٹھری دیداں کٹھڑی پھجراں پھٹھری نہ مڑ چٹھڑی

سوز فراق دی مار سرتوں لہندی ناہیں زلج ملے عمر ایڑ دم دم بھالے نگاہیں

تیلے بنے مٹھے مٹھے کوکال گھر کھیریاں نوں ماراں پھوکال

رور و بے اختیار دردوں نکلنے آہیں زلج ملے عمر ایڑ دم دم بھالے نگاہیں

آہیں رانجھنے میرا مائیے پیر زمانے چا گلے لائیے

رانجھنے پو دلدار پتھرے جوڑاں باہیں زلج ملے عمر ایڑ دم دم بھالے نگاہیں

کافی

درد منداں دے دیرے او یار آویں پاویں پھیرے او یار

سکے تہ ڈیے روز ازل دی دل وچ رہندی تاں گم وصل دی

ویکھاں راہ چو فیرے او یار آویں پاویں پھیرے او یار

سب سودائے مسکے دیوانہ مارے مینوں نوکے بیگانہ

لے مچھنے تیرے او یار آویں پاویں پھیرے او یار

چنگا توڑے گندا مندا جیہ تھیہ پاویں تیرا بندہ

عیبے نہ ویکھیں میرے او یار آویں پاویں پھیرے او یار

جوکے ویکھیں زانیہ ساکے برہوں کیتا مالے بیراگے

عشق بدے سرسیرے او یار آویں پاویں پھیرے او یار

درد منداں دے دیرے او یار آویں پاویں پھیرے او یار

کافی

ساڈے دل وچ دلبر پار دسدا نیڑے نَحْنُ اَقْرَبُ نروار دسدا
 انا احمہ آپے اکھاوَن والیا مکھ محمد پو کے وکھاوَن والیا
 کہ نور مَسْنُ دا بنگھاہ دسدا نیڑے نَحْنُ اَقْرَبُ نروار دسدا
 کہتے موسیٰ تے کوہ طور پویا کہتے سولے تے منصور پویا
 کہتے نوکے نیزے تے اظہار دسدا نیڑے نَحْنُ اَقْرَبُ نروار دسدا
 وچ وحدتے عاشقاں حقے پالیا جیندیاں نر کے دولے والا ذکر مالیا
 اکاٹے پے سبے دا اختیار دسدا نیڑے نَحْنُ اَقْرَبُ نروار دسدا
 کہتے دانا پو دستگیر آیا کلے ولیاں دا سر پیر آیا
 بنتے مُرشد میرا غمخوار دسدا نیڑے نَحْنُ اَقْرَبُ نروار دسدا
 راضی غیر خدا نیسے کوئے لبھدا ویکھیا پر شے وچ پے پو وٹا زبے دا
 لگا عشقے الہیے امار دسدا نیڑے نَحْنُ اَقْرَبُ نروار دسدا

کافی

کیسے لاگیوں وویار کیسے لاگیوں
 مام زلفے دا گلے پاگیوں وویار

دم دم تہاڑے سکھے شاوے
 اگلے عشق دے جانے جلاوے
 دے کے درد چھوڑے والا پتے پاگیوں وویار

برہ دیاں سرتے پڑھیاں گھٹاں
 سہ نہ سکدے پیر دیاں سٹاں
 سوز فراق دا پھٹے دکھاگیوں وویار

جے توے آویں کراں پسہ اللہ
 ہوواں سمجھ توے مدد سہ
 دل خیال وچ سینے سماگیوں وویار

تھے بے دلبر رورو رہیے
 ہوشے حواسوں بیوسے پیام
 صورتے راضیے نیلے وکھاگیوں وویار

کیچے لگیوں وویار کیچے لگیوں
 دام زلفے دا گلے پاگیوں وویار

کافی

سکہ ریتے پریتے نبھاؤں دی

اٹے آؤں دی اٹے جاؤں دی

اٹے زبے رچھاؤں آٹے پٹے

کامل عشق کھاؤں آٹے پٹے

سولے سرچڑھاؤں آٹے پٹے

سر ساه سجنے توں وارن دی

اے صورتے سنبھالے شریعتے دی

سے رمنز عیاں طریقتے دی

سبے مطلبے مالے حقیقتے دی

نالے پڑویں خیالے ملاؤں دی

صانع سبحانیا مُشْرِدِ سائیش
 نالِ اسادُے دلِ مالِ ویر
 توی میے دے ویج فرق نہ پاویے
 راضی یارِ دادشے پاوے دیے

سکہ ریتے پریتے نہ جاوے دیے
 اچھے آوے دیے اچھے جاوے دیے

کافی

اللہ بٹھا کھوٹ کھادے پانے پکے پلائیے یار
 بیونے سیتی مرد ہووے دلے سینہ لذتے دار بنائیے یار
 چڑے جناور راہے سافر پے کر دیونے دسائیے یار
 گھر فقر دا خامے امانے پور وسلا ویکہ سدائیے یار
 عاشقے اپنا زانچے رکھیے رومے رمز رلائیے یار
 اللہ بٹھا کھوٹ کھادے
 پانے پکے پلائیے یار

کافی
 عشقے حسنے دے لگے لڑائی
 دولہاے لایا زور اکھوڑ
 رتبے حسنے دانتاں و دمایا
 وپوے نیپوے نیموڑ
 فوج حسنے دے کینا پد
 رتبے دولہاے داکرے شلے بعدا
 عشقے وپارا پاگلے پلا
 اگوے کھڑا ہتھڑے جوڑ
 عشقے نانا ہو یا نانا
 آکھے ہارنے باجوے مبتیا نہ جانا
 ایہو کم حسنے نوے چنگا بھانا
 صلح کرے دے پئے گئے لوڑ

طرح طرح دے ناز اؤلے
 تاجے حُسنے دا کوئے نہ قتلے
 نالے نیازاے سر رکھو قتلے
 ناطہ بشقے نبھایا توڑ
 عشقے عاشقے دے دل وچ بندھا
 حُسنے اکھاں وچ راضیے رہندا
 رکھنے ترسے کدوے نہ کہندا
 تختے شہانہ آئے چھوڑ

کافی

جائے کرے قربانے عشق بنیاد نوے گے گے

دلے وج یار یگانے ہر معیت دے دے

درد برہ وج عاشق بندے سوز سجنے دایرہ آسپندے

مر کے بیونے مردانے موتے کو لوے پوا گے گے

فقد عرفنا ربہ عارفہ بانے صورتے اپنے آپے سنبانے

نالے مانہے پر آنے تنے اسدا ڈاگے گے

راضی نیڑے نخنے اقرے ظاہر باطنے مولا مطلبے

وعدتے سر سبمانے غیرے بھولے جھکے جھکے

کافیے

یاد رہیٰ دغے راتے سمجھ میرے نئے سچے کعبے
دل اندر پا جھاتے یار حقیقے بے بے

الستے بریکہ عشق اکھایا قاتلو بلے دا قول سکھایا
پر صورتے وچ آپے کم کریندا سبے سبے

آپے رکھ دا نام آدم و نغخت فیہ نال معکم
اکھ ایہو کھاتے روح بُٹھے وچ دے دے

بندہ برہ وچ آپے بنیدا آپے اکھیندا آپے سُنیندا
پر جا مامے ذاتے راضے کھوئے آئے امانے آئے

کافی

بھیتے باطنے ہوئے ظاہر راز حق رکے دا نہیں
آندا جاندا پر گلے وچ یار کتے نکے دا نہیں

فیہ انفسکم عین عیانے انسانے سر سبھانے
بحر وحدتے دل دے اندر وگے رسیا سکے دا نہیں

احد و احد عین علی ہے صورتے ساگی حسنے حسینے
آپے نونے آپے سجدہ کردا غیر کوئے جھکے دا نہیں

راضے رہبر راہ دکھایا پر جا، حاضر حق سبھانے
دکھ دوئے دا وہم وجودی خسیالے دم نیکے دا نہیں

بھیتے باطنے ہوئے ظاہر راز حق رکے دا نہیں
آندا جاندا پر گلے وچ یار کتے نکے دا نہیں

کافی

جانے مانے دے کر حوالے لائقوں پر عاشق رہیے
 فنا بہ جھوٹے بقا والا بعیت نہ پائی کہیں
 عشق لگا حیران ہوئیے غیر نہیں میں کوئے ہوئیے
 جوئے آپ سوئے جانے بے حال چاہیئے بھیئے
 ویکھ ظہور یار سببے دا بھل گئے اپنے پہچانیئے
 جو چاہندا سو ہو رہیہ سبے سمجھ توئے چپے کرہیئے
 سچ اہو اندر باہر کدو وپوئے توئے آپے توئے
 وچ لطافت خیال پر دم وحدت بناوے واصل نہیں
 آئی اصل اعتبار وچ اول لکھا انسانے دا
 بے مثل صورتے کمال لا مکال لا شکے نصیب
 فسم وجمعوا لک جا بجا موجود عاشق جانے دے
 لا الہ دی لا چہرے نفس امارہ توئے کہیں

راضی نہ رہے سہ کو لوے زمر رومی کر صحیح
 توحید پیا نہ جس نے پیتا کینا غیر کلے تار کے تہیج
 ہانے ہانے دے کر حوالے
 لا خوف ہو عاشق زریہ
 فنا ہجرت بقا والا
 بھیت نہ پائی کہیں

کافی

اَللّٰہ قلندر باطنی ظاہر حاضر ناظر
 تھے قلندر ویسے بنایا منہ وچ اپنا آچے پھیلا
 ثابت عشق نے کر دکھایا آیہ پا نورانی چادر
 آگاہا بد عشق پیارا تدمیر ہوئے بے اختیار
 راضی رہے بے پالہ لہارا مالکے پردا عاقل نامبر

کافی ہے

اے یار تیرے عشق سے جنا ہے ہے وفا ہے ہے

مرنا ہے ہے مینا ہے ہے نقصا ہے ہے نفع ہے ہے

ملنے کے طاقے نہ رہے دلے شکستہ ہو گیا

دستور تیرے درد میں فرتے ہے وفا ہے ہے

میرے رہے اسے بھیجے کے کیے تو مجھ سے چھپے رہا

مسنے مورتے بے شلے ظاہر ہے ہے مٹا ہے ہے

ماشتوں کا اکے نقطہ مسبو ہے ہے مسودے

تو مرنے مہرے کے دوا داروں ہے ہے شفا ہے ہے

ہونا تیرا پر جا سمجھے برہوں کیا ثابتے قدیم

راشے زبانے روح کو قربت ہے ہے شرفا ہے ہے

اے یار تیرے عشق سے جنا ہے ہے وفا ہے ہے

مرنا ہے ہے مینا ہے ہے نقصا ہے ہے نفع ہے ہے

کافی

مورتے سمجھ دیے دیکھ کے عاشقے نہکا بکا ہو گیا
 دج محبتے مجنوںے وانگوںے پنختہ پکا ہو گیا
 واقعے کیتوئے اپنے گھر دا قادر قلندر اندر دا
 پردہ پا دی حقے نظر دا غیر غرقا ہو گیا
 و ما تشاء فی دی سمجھ اشارتے حالے التی دج ہوئے ثابتے
 باطنے اللہ ظاہر چاہتے مُشد مکہ ہو گیا
 عشقے سنائے آواز ہو دی تیرے سبے جا، پے مشہودے
 دھوپو وحدتے نالے وجودے مافے ورقا ہو گیا
 توں جسے نوںے چاہیہا یا ربنا یا اُو جیہا کر وکھایا
 خسیالے میرے وچ توں سما یا راضیے تیرا ترکا ہو گیا
 مورتے سمجھ دیے دیکھ کے عاشقے نہکا بکا ہو گیا
 دج محبتے مجنوںے وانگوںے پنختہ پکا ہو گیا

دُرُودِ سَلامُ

پُرِ مَعاذِ دُرُودِ صَلَوةِ مُحَمَّدِ
 پَکُکے پے تیرے ذاتِ مُحَمَّدِ
 رَبِّجے سچے نے کیتا ظہورِ
 نُورِ مُسْنَعِ تَجَلَّاتِ مُحَمَّدِ
 ہا طبعِ اَللّٰہِ ظاہرِ سُوَرَتِ
 حقِ وصلِ تَسْلَواتِ مُحَمَّدِ
 اے احمَدِ بلا مِیہِ
 دُورِ ہوئے فِرَقاتِ مُحَمَّدِ
 اُمّتِ سب سے دا بہرا چاہِ
 آجے معراجِ راتِ مُحَمَّدِ
 اندرِ باہرِ ویکھائے ہر دَمِ
 پادشہِ نظروں جمائے مُحَمَّدِ
 روزِ الستِ سما یا سینے
 عشقِ اَصْلِ اَشْبَاتِ مُحَمَّدِ
 اُتے اُتے مولا میرے
 وسے تیرے پر باتِ مُحَمَّدِ
 ہا میرے نتے راضیے جانے
 ساتھ ساتھ دے قرباتِ مُحَمَّدِ

پُرِ مَعاذِ دُرُودِ صَلَوةِ مُحَمَّدِ
 پَکُکے پے تیرے ذاتِ مُحَمَّدِ

۲۵۲
کافی

جانے لیو جے پریتم پیارے
 میں تجھ میں گم ہو جاؤں رہے سا بند
 درخت رہے موہے پرستے کرٹیو
 مکہ منور گونگھٹے اٹھا کے پیا
 اگلے ہر ہونے میں جلے گیو جیڑا
 کرپا کیجئے دیا لے داتا
 تو ماتے پتا تو سرا سیتا
 دکھ سکھ بہتر سنگے ہو راضی
 تم ہو سب سے میں ایک رہے
 تو مجھ میں گم ہو ویکو رہے
 راکھو اپنے ساتھ رہے
 پکڑ لو ہم را پٹا رہے
 لاگو کلیجے سیکے رہے
 سانچے نام کا دے عیہ داخ
 تُو اللہ تُو بھگوان
 کروں دینتے ماتھا ٹیکے رہے

جانے لیو جے پریتم پیارے
 تم ہو سب سے میں ایک رہے

کافی

سادھو سمرنے فاعل کرتے ہے
 نام رام کے پوجارے
 ہر سے ہر کے ذاتے پر کو کر
 ایک سمجھنے دو جبارے
 جگتے بھجنے سے جگتے کرتا
 اپنے آپ سے سو جبارے
 مورتے روح بناوتے مورتے
 کام اس سے سو جبارے
 مٹھے مکا نے ہے اس کا
 مسجد مسند گر جبارے
 گنگا تیرتو مکہ مدینہ
 مولا منے سے کھو جبارے

سے منڈے میں سر قے سنبھلے کر

میں معنی میں مر جا رہا

جیتا کر کے پھر نہ مارتے

لا مکانے ہو جا رہا

ساتھ سانس کے زافیں دیکھتے

پریم نگر کا کوپ رہا

جو گے بنے کر بیٹے بجاوتے

گڑ سر گیتے سو جا رہا

کافی ہے

سادھوئے مکہ ساتھ سبھ سے

پریم گلے سے ہونا ہے

آگے مشق سے جانے جدا کر

دلسبر کا دلے کھونا ہے

اگم منم کے لگنے لگے ہے

پہنا کیا پھر رونا ہے

سولے پڑھنا سسے کنا

خوش سے پاتہ رنگونا ہے

گورو کرتے ہے قطبے قلندر

پارے لگے ہو سونا ہے

روپے رام کا راضی ہے دھونا

وہ دتے سے دولے دھونا ہے

کافی

تجہ بنے کبھی کوئے نہیں صورتِ ندر میں آئے رہے
رہو مگھٹے موہنے سربِ اندھیو مکہ سے بنسجے بانی رہے

پر گھٹے بستے احمد ازلے اور نہ شوبستے کو
مانسجے سریرِ مویں آوتے جاوتے قدرتے الٹے ہو
کیتکے نام یو دھر اپنے پھر پرتے ہاتھ رہے

کارے پڑتھے کو مانتے کہتے سنتے سبے دیکھتے ہاتھ
پھرے مانکے تم چو داتا موہے جھولے بکھیلا پائے رہے

اے کئے کار کریو اے کسریہ درخشے بخشے دیو مہاراج
پوجتے اکھ پوجاری زانیے ہوسادھنے سنگتے کیتا رہے

کافی ہے

ہم نے دیکھے ہیں دلِ نظر سے سورتِ خیالِ تیرے
ہر ما جمالِ جانے قدرتِ کمالِ تیرے

برپا کیا ہے بے خود آئے جو موجِ مستی

کھلتا ہوا عشق سے قلندرِ دھالِ تیرے

تیرے کرم سے مولا ہو گئے مراد پورے

وہ دے دیے ہیں مجھ کو قربتِ ہر حالِ تیرے

محبے مدام کر دے سینے اندر منائے

راضی کو بسے زہرے رحمتِ سنبالِ تیرے

ہم نے دیکھے ہیں دلِ نظر سے سورتِ خیالِ تیرے

ہر ما جمالِ جانے قدرتِ کمالِ تیرے

کافی

جد و رد عشق ماسع ہوا

تد سہ ہئے سارے صحیح

آند احمد ذاتی الے

کشرے و مدتے کئے رہے

پرودہ بندہ ہے پرودہ اللہ

غیر خدا ہو گم گیا

الانسانے سرحمانے

سایتے ستمے باتے کہے

آدم عزرائیل آہے پھرانے

نیمہ اوستے وہی تحقیقے

نور و غلیبے خود مٹد

سہ پینے سہ آہے دہے

۱۶۱
کافے

مشقے تیرے مہرے پر کر دیا شیدا مجھے
دردِ دلبرِ ملے گیا یہ ہوا فائدہ مجھے

اَلَسْتُ بِرَبِّكَ مَسْنُونٌ لِيَا جِي رُوئے
قَالَ بَلَىٰ كَيْ وَاسَطِ تُوْنِي كِيَا پيدا مجھے

مومہتے نے کیا سوز میں سوزا ہے پورے
نسیانے ہے فغان ہے ملنے کا ہے وعدہ مجھے

رہا دیکھ تو سبے حال میرا کہنے کے کچھ مابقی ہے
رانی ہے فدائی خیالے کا ہے بسکما یا قاعدہ مجھے

مشقے تیرے مہرے پر کر دیا شیدا مجھے
دردِ دلبرِ ملے گیا یہ ہوا فائدہ مجھے

مدح غوثی الاعظم محبوبی سبحانی
شیخ عبدالقادر جیلانیؒ

کوئی خالی نہ رہے تیرا ساٹلیں
یا سید سمنے بادشاہِ عمریٰ الدینے

تو نے رہبرِ حقیقی راہِ دا
کر بنرِ نور نگاہِ دا
ہو وہ دورِ دُکھ سرسُاہِ دا
میں واسطہ اللہِ دا
دے زیارتے باطنی ظاہریں
یا سید سمنے بادشاہِ عمریٰ الدینے

تیرے جیہا سارے جگے وچ
 نہ ہویا ہوسے ہور میرا
 بے زوریاں داتوے زور میرا
 جیویں شیخ سناے گیا سور میرا
 ایویں میںے بدکارا تے کر غور میرا
 اپنا سگے سمجھ گدا مسکینے
 یاسید سخن بادشاہ محمد الدینے

مئے وحدتے دا جام پلا پُر دستے
 کربے خود مستے الستے
 ہووے فنا میرے سبے ستے
 قولے قَالُوْا بَلٰی یٰٰ تَسکینے
 یاسید سخن بادشاہ محمد الدینے

سُنے پُکاراے سُبُّ الْقَادِرِ
 دُعا کے عیہ میرے پاپِ مہتیبِ چادر
 تو ہے محبوبِ سُبْحَانِ رَبِّ دَامَاہِرِ
 اولادِ اِمَامِ عَلِیِّ حَسِیدِ
 تیرا ناں مُحَمَّدُ مُرْسَلِیہ
 یاسیدِ سَحْنِ بادشاہِ مُحَمَّدِ الدِّیہ

تینوں اللہ کی تہِ ہر تِ حاکم
 دائم قائم غوثِ اعظم
 جلے تعلقِ ناگے بلائیں خدام
 سب سے جسے ملائکے آدم
 عرشِ فرشتے ہوئے طابَعین
 یاسیدِ سَحْنِ بادشاہِ مُحَمَّدِ الدِّیہ

تیرا طالب غریبے مرید ہمارے
 بیٹھا درخت عاجز عریضے ہمارے
 نتے نازکے مال ضعیفے ہمارے
 توے طبیعے سے مریدے ہمارے
 ہو شفیع شفا کر فیضے مبینے
 یاسید سخی بادشاہ محمد الدین

توے منظر نور الہیے وا
 توے پیرے کلمے خدائیے وا
 دے دانے داتا جو چاہیے وا
 وچ قبر حشر مکہ مصطفائیے وا
 راضیے ویکو آکھایے الحمد للہ رب العالمین
 یاسید سخی بادشاہ محمد الدین

دُعا

میرا ہنس تیرے کے انتظار میں بیٹھا ہوں نگاہ کرم کے آسے کر
 جو یگانہ یار تو دردِ دور سے ہنس کر
 توسیعِ تو لطفِ تو کریم شائے اعظم ذاتِ رحیم
 نبھاؤ سورجِ حقِ قدیم نور میں نرملے مجھے مُبتے اپنے یہ غامِ کر
 تو جو چاہتا کر ڈالتا مخلوق سے کو پالتا
 تیرے سوا کوئی نہیں مالکِ مجھے سنبھالتا
 شکرِ نکلے رُوح سے صبر میں دلِ راسخ کر
 پاؤں سے بنایا انسان کو قدرتِ کمال سے
 اپنا منہ ظاہر کیا جلال و جمال سے
 اے کل سے قائم ہے تو ہے جبے دیکھتا ہوں پسے کر
 حکم تیرا چلے رہا ہے بادشاہ کبریا
 تو ہے میرے ابتدا تو ہے میرے انتہا پر مالِ راضی ہے رضا
 دیکھ پوری پیاسے کر

کافی

سدا ہے مینوے تیرا شوق شفیع
 عشق و نبایا غیر ہے سستی کر نفی
 او کیوں بجا ہے جنت تو ہے نہیں
 وچ لطافت چھپے رسیا
 اندر باہر آجے آ کیوں
 نغمے اُترے و نفی
 آجے انا الحق الاولیٰ
 روپے کر منصور دا
 حکم تیرا چلے رسیا
 کل روح بدلتا ہے وح نفی
 اتے ہی تو اتے ہی تو
 قادر قلندر جا مجھ
 خیال پردہ ناک ہے
 ہادی سخی راضی رفی
 سدا ہے مینوے تیرا شوق شفیع
 عشق و نبایا غیر ہے سستی کر نفی

شفر

عشق اول نیستے کردیے
 یار ما تفرید
 ما شور حق الیقین
 قابے توحید

کافی

دوستی دلبر کے سوا دل کہیں لگتا نہیں
اسے درد سے جاؤں کہاں یہ بھی ہو سکتا نہیں

موتِ محبت سے محفل حیران سرگردان ہوں
بے سبب فراق میں اپنے خبر رکھتا نہیں

یہ الٹی کر کرم دیدار دے محبوب کا
تیرے فضل سے عاشقوں کو رہتا پھر یکتا نہیں

برے چاہے خود مجھ آتش لگائے عشق نے
معلوم ہے تجھ کو اے صنم راضی ہوں میں کہ رکھتا نہیں

دوستی دلبر کے سوا دل کہیں لگتا نہیں
اسے درد سے جاؤں کہاں یہ بھی ہو سکتا نہیں

وَنَا

یارِ بے سچا رمتے تیرے کبے مجھے ملے جائے گے
ہر حال سے جو مصیبتے سر پہ آئے ملے جائے گے

قرآن سے فرماؤ ہے لَا تَقْنُتُوا وَمَسَدَ وَنَا
بخشے دے میرے غما ظلمتے سبھی ملے جائے گے

بندہ بنایا اسے واسطے غما رکھلانے کے لیے
رَبَّنَا ظَلَمْنَا آگے تیرے دل سے نکلے جائے گے

ہر میجے سے ہر دم اپنا ہا مانگتا ہوں بے بہا
پھر رُوحِ راضی سے اے خدا تیرے رضا ملے جائے گے

یارِ بے سچا رمتے تیرے کبے مجھے ملے جائے گے
ہر حال سے جو مصیبتے سر پہ آئے ملے جائے گے

کافیے

ہو دھویں دے چنے ویکھاں نہ تیرے دے اُتیرے دے
تیرے سمجھے برہوں مینوں وارے پائے شہنہ دے

حسنے پڑی والے زلفے دے پئے پیچ گلے
نیچے نینا نوے لڑے نانکاں وانگوں نہنہ دے

ابرو تیرے کجماں تیر الفے دے لگے
جلے ملے چکے جیویں بادے برسے میہنہ دے

محبوبانے دے چالے اُتے عشقے حقے سمجھا رہیا
ماشتاں نوے مار ایویں طرفے اپنے گیسہ دے

راضیے کیتا سبناں اصلے وپہ محبتے محو کر
محضے دلے زورے لٹے دھاڑے مارے ڈیہنہ دے

نعت شریف

سے سے ہے تو افضل سدا یا محمد مصطفیٰ

اللہ کا تجھ پر سلام کہتا رہو صلی علیہ

تیرے شے کوئی نہیں دونوں جہاں میں اے مہر

میرے بھی کر مشکل کشا ہر مالے مولا مہر

آگے تیرے فریاد ہے صانع میرے دکھ درد کے

جے تو سنے تے ربے سنے ہو شمع اے دے شفا

تو جے کریم ربے جے کریم میرے لئے کافی کمال

جوشے رحمتے میں جلوہ دکھا سبھا نے صورتے حقے بنا

در تیرے کا سکے ہے راضی ترے کر طالبے اوپر

بخشے دے پر دم مضورے عاشقے سچا اپنا بنا

نقۃ شریف

محبوبے پاکؔے ربؔے احمد عجیبے اعلیٰ
نور جمالؔے حقؔے دامنؔے کمالؔے والا

جاربے سخا جواز لے مشہور ہے محمدؔ
میرا بھی درد کرنا غم دور ہے محمدؔ
اتے اتے امتؔے سبے دار کھیلے سنبالا
نور جمالؔے حقؔے دامنؔے کمالؔے والا

اللہ دے زیارتے ہر حالؔے کر حمایتے
تیرا عشقؔے کاملؔے رحمتے رہے عنایتے
تو ہے پُر پلا یا دل سبر تو میدا پیالہ
نور جمالؔے حقؔے دامنؔے کمالؔے والا

تیرے لطفِ کرم دے پردا ہے لوڑ مینوے
 پوٹا نہ مولا میرے سارے ہے لاج تینوے
 راضی ہے فقیر اپنا ویکھیں سدا سکھالا
 نور جمالِ حق دامنِ کمالِ والا

محبوبِ پاک ہے ربِّ اہم عجیبِ اعلیٰ
 نور جمالِ حق دامنِ کمالِ والا

کافی

مُرد دے مینا نے وچوں سے وحدت دا جام پیتا
دل وچ مدامِ عشق نے حق دا ہنگام کیتا

فانی ہوئے جو پستی محبت نے چاڑی مستی
بر سر خدا پرستی آیا احوالِ السی
کر کے حالِ خستی صاحبِ انعام کیتا

بدل بنا کے سرتے برہ برساتے لائے
ہم جہم عجیبے ہر دم کہنے میں چالائے لائے
بہالے چمکے رہے تہی تجاہ تمام کیتا

نیند دے نشہ نہایتِ مخمور کر دکھایا
پوشِ حواس سارا کافور کر دکھایا
لا نیخِ نالِ دلبر قدسے کلام کیتا

واہ واہ بلے فقیری
 چ پیری کتے امیری
 داتا دا بنے گدا گر
 پایا اے فیض دستگیری
 مسکینے پو کے راضی
 سبے نوے سلام کیتا

مرشد دے میخانے وچوے
 میر وحدتے دا جا پیتا
 دل وچ مدام عشق نے
 حقے دا ہنگام کیتا

کافی

کامل قدرت پرکینہ صورتے نظرے غاصے خدا
 کلے دامائے سچا غافلے واحد ذاتے بتا لائق بخشے تمام
 لَا طُغْتُوْا دَا سچا وعدہ آیہ نوبے تیبہ
 اِنَّهُ یَغْفِرْ ذُنُوْبَ جَمِیْعًا کیتا قول نبیا باقی بخشے تمام
 آپے علیم حکیم سخی ہو بے حد عینے عیانے
 توں ہے دار و دزد میرے دا درشنے دیویں روا ظلمتے مرفے مرہ
 عشقے کمالے مکملے ہووے خیر حسنے دا پناہ
 عاشقے اپنا مانگے کر کے بیخود مستے بنا وحدتے وچ خدا
 ہر دم مانگے اندر دا محرم ہم دم یار اکھا
 دو جگے اندر ویکھ سلامتے راضی وچ رہنا کر لطفے عجیبے عطا

کامل قدرت پرکینہ صورتے
 نظرے غاصے خدا

کافیے

ایہو یار کیتا احسانے
بخشے بقادے صورتے پڑے

اگے عشقے دے جمے جلایا
برہم پوے اندر وچ بانہجے لایا
درد کیتا دیوانے
بخشے بقادے صورتے پڑے

لگے سبجے دے سکے سوائے
بھلے گئے مائے با بے بھائے
چھوڑیم وطنے جہانے
بخشے بقادے صورتے پڑے

مرنے تو ہے پہلے مار گھتیوں نے
 دھڑ تو ہے سرچا دھار کیتیوں نے
 پٹھ سولے تے سیلائے
 بخشے بقادے صورتے ہادی

عشقے اللہ دا چھوٹا کاملے
 راضے مرشد ہر دم شاملے
 بنے رہیا دلے جانے
 بخشے بقادے صورتے ہادی

ایہو یار کیتا احسانے
 بخشے بقادے صورتے ہادی

کافی

اساے حقے نوے جاتا حقے وے

کڈھ آپ اپنا شکے وے

سٹے دوٹے دور کر غیر نوے

بنے دیداے یار تے رکھ وے

سانوے شقے نے یار وکھایا

سوہنا سینے سانے سما گیا

کھولے ودرتے والے اکھ وے

کڈھ آپ اپنا شکے وے

پایا رتبے مالے فقیر وے

کر صدقے ساہ سریر وے

ہویا عاشقے پورا پکے وے

کڈھ آپ اپنا شکے وے

اے دنیا فانی گھر دے
 چمڑ مرنے توے پہلے مرنے دے
 بے توے ملنا نالے الگ دے
 کڑھ آپے اپنا شکے دے

راضی ہے مسکینے اللہ دا
 وچ مہبتے مستے نگاہ دا
 ویکھیا سچا سمجھنے نہیںے وکھ دے
 کڑھ آپے اپنا شکے دے

کافی ہے

دُعا نالے یقینے بے شک ہے

سب سے حق ہے حق ہے حق ہے

بچے الفے میم دامِلنے انوکھا

اندروں اپنے سمجھیا سوکھا

وے اشہد وَجْهُوَاللّٰہِ ہے ہوکا

یارِ رتے پڑے پکے ہے

سب سے حق ہے حق ہے حق ہے

بے ہو گئے بیٹے بجائے

کچھ کُنْ فَيَكُونْ سُنائے

خلقے خدائے وسم مچائے

خود بادلے خود برقعے ہے

سب سے حق ہے حق ہے حق ہے

آپے محمد آپے علی ہے
 قطبے قلندر صفتے ولی ہے
 ذاتے خفی صفا تے جلی ہے
 دیندا نوری ناری چمکے ہے
 سبے حقے حقے حقے ہے

سے سے اپنے نام دھریندا
 راضی اسم دا بلکے رکھیندا
 آپے سکھیندا آپے پڑھیندا
 سرے الفے اکے سبے ہے
 سبے حقے حقے حقے ہے

کافی ہے

مستی مجاہد ہے فرقہ عدا ہے
مہبت سے محبوب کے قسم مرثا ہے

عاشق دل فدا ہو دیتا ہے سر عشق سے
یار کے خاطر جگر کرنا کہا ہے

رکھتا نہیں اپنے خبر ہے گم صنم کے دید میں
بارش برہ کے جوش سے ہوتا مہا ہے

ایک تجلی سے طور جلایا موسیٰ گرا بیہوش ہو
جلوہ گرد و جگے اندر حسن حقے نوا ہے

سوز سینے میں رہا دلبر کا پردہ درد ہے
معتوق راضی ہے راز سے کھولا نقاب ہے

کافیے

ظاہر ہے آپے ہو باطن ہے آپے ہو
 عاشقے کا پھر اے صنم دلے کیوں بیٹا ہے ہو

برہ لگا کے مجھ کو میرا کر دیا
 بیکسی سے اسے درد کے ویراں کر دیا
 دے سوز میں ایسا صبر جو بے حساب ہے ہو
 عاشقے کا پھر اے صنم دلے کیوں بیٹا ہے ہو

دونوں جہاں سے تیرا ہنگام ہو رہا
 میرے اندر بھی عشق سے ماما ہو رہا
 پلا اپنے مشتاق کو وصلے شہرا ہے ہو
 عاشقے کا پھر اے صنم دلے کیوں بیٹا ہے ہو

راضی رہے تجھ سے سدا محبوبے آشنا
 آپے میں خوش ہو کمال مجھ سے باشنا
 شکر ہے دریاں سے فانی مجا ہے ہو
 عاشق کا پیراے صنم دل کیوں بیتا ہے ہو

ظاہر ہے آپے ہو باطن ہے آپے ہو
 عاشق کا پیراے صنم دل کیوں بیتا ہے ہو

کافی

آویے ماہیے میرا آویے ماہیے
تیرے نیناے سبنا میرے دلے گھائے

اکھاے دس دیاے راہواے تیریاے نے
نکلنے زردی آہواے میریاے نے
تیرے باجھوے سوہنا میے لپے بیواہیے
آویے ماہیے میرا آویے ماہیے

اگے عشقے اندر وچ لائے گئے
رہیا یاد نہ بیلے بھائے گئے
پھر ویلے سبنا لگے تیرے وائے
آویے ماہیے میرا آویے ماہیے

سدا خیاں راغنی دا پھوندا اے
 دلے درد پھیر دے روند اے
 جانے تیرا جلوہ ویکھیا پھر جائے
 آویں مہیے میرا آویں مہیے

آویں مہیے میرا آویں مہیے
 تیرے نیناں سجنا میرے دلے گمائے

کافیے

آج آؤنا جانے میرا جیوے جانے
لکھیا خط وصلدا میرے یوسنے ٹانے

جہندے کارخے پئے دکھڑے جالالے
تکے تکے راہو الے روز پاوالے پھالالے
ویکھا الے سبجے سوچنے دے نیخے نورانی
آج آؤنا جانے میرا جیوے جانے

درد فراقے پیا جگر جالے
روح راتے دے دلے یار سنبھالے
صورتے سبھانے پاکے پشانے
آج آؤنا جانے میرا جیوے جانے

میرے نالے برہوئے منتے لڑا اے
 دلے سوزِ محبہ روج سڑا اے
 مے خیالے راضیے داعشوقے حقانے
 اج آونا جانے میرا جیوے جانے

کافی

اُج یار آوے گلے نالے لاوے
دیوے پیار سمجھے دُکو ہو دور جاوے

جلے سمجھے سچا میرا دلے جانے
وِج وصلے اصلے کرے ہجر فانی
جالا کیویں جدا سکے سختے ستاوے
اُج یار آوے گلے نالے لاوے

پے دکھدے چاکے فراقے دے پھٹے
برہوئے ماسے کھاندے پسند خونے دھکے
ہٹے ربتے نوئے پاوے روندے روح رنجواوے
اُج یار آوے گلے نالے لاوے

اندر عشقے سارا سر شاقے کیتا
 درد پھٹے سینہ جگر چاقے کیتا
 تیرے در داسا میںے راضیے فقیر کہاوی
 آج یار آوے گلے نالے لاوی

کافیے

ماہیے یار آیا دیدار وکھایا
 سجنے سینے لایا رنجے قربے ودھایا

جسے خاطر پئے کر لاندے سا
 نتے پیر فقیر مناندے سا
 آج آسوچنے درد فراقے مٹایا
 ماہیے یار آیا دیدار وکھایا
 میں تالے کو جھے کسے نہ کم دیے ہلے
 تالے جھے گولے تیرے دم دیے ہلے
 تالے تالے وفا میںوے پیار سکھایا
 ماہیے یار آیا دیدار وکھایا

ہنسنے نہ میں توے پائیں توے
 جانے جیندیاں چھڈ نہ جائیں توے
 تیرا خیال میرے دلے وچ سما یا
 مانگے یار آیا دیدار وکھایا
 راضی سے مرد پیریتے نہجاوندے نے
 صادق سے سچا عشقے کماوندے نے
 کر سرفدا عاشقے نام دھرایا
 مانگے یار آیا دیدار وکھایا

کافے

میرا سجنے سائے تینوں دیوانہ دماغیے
 ہو دیوے سلامتے سوچنا روز قیامتے تائیے

سجے سوز برہمنوں دیاے بانہ نے
 رنج درد دکھاے وچ راتہ نے
 اکے تیرے سوا سبے و سر پائے وائیے
 میرا سجنے سائے تینوں دیوانہ دماغیے

تیرے سکے نے خوبے سٹا لے
 نتے پھر دا سولے سوا پائے
 اکے پلے پر جانے چھڈ نہ جائیے
 میرا سجنے سائے تینوں دیوانہ دماغیے

رہا دل و جہ فیالِ خدا ہے
 ہے کیچے یارِ جُدا ہے
 روحِ راضی تیرا رکھے رہے سدا ہے
 میرا سجدے سائے تینوں دیوانِ دعا ہے

میرا سجدے سائے تینوں دیوانِ دعا ہے
 ہووے سلامت سو پناہ و زقیامت ہے

کافی

ماہیے یار عشقے دامار یوں تیر اولڑا
زخمی دلے بگردا دارو کیوں نہیے کریندا

ماہیے مہ میرے دے تیر خیالے جو رہندا
جدا کیوں جالالے عبر سوز نہ سہندا

ماہیے دے رہیوں تو میرے روج ارادے
وچٹے پنے ملاوے ایسے کم خدادے

ماہیے لامکانیے ہو یوں حقے میانے
پاے پلے نہ ہو ویں دلبر دلے دا جانے

ماہیے بے تہاے تے نہانیے دانسگرا
راضیے ربے ریمھاوے سکھا آچے ڈھنگرا

دُعَاءُ التَّوْبَةِ

یا خدا صدقہ محمد مصطفیٰؐ کرم د میری سدا مشکل کشا

برسے کے بیمار بھٹے لاچار بے اختیار کو
دے دوا دیدار ہو حقے شفیع کافی شفا

بخش دے مولا میری جو ہے خطا
تیرے سوا کوئی نہیں حاجت روا

عشق کی آتش لگے بے خواب دل بیتا ہے
اتنا مجھے پوچھو سخی راضی تجھے کیا ملے گی

یا خدا صدقہ محمد مصطفیٰؐ کرم د میری سدا مشکل کشا

کافی ہے

دلبر خاطر درد قبولیم

سکہ چھڈیا دکھ سہنا اے

منے غلامیے یار سبھے دیے

قربے نظر وچ بہنا اے

عشق نے باہر ہوئے چاہا لے

سارے مٹا گھر کیشے خالی

جانیے آچے وے وچ والے

خاصے اپنا اتے رہنا اے

پہر حالے سے توے یاد ہے

فرقے سے سُنے فریاد ہے

تیرے رضا میرے نجات ہے

ماشوقے نوے گلے دا گہنا اے

جانے جسم سر سہاہ دا سائیے
 اپنا کر مسکینے منائیے
 راضیے روز قیامتے تائیے
 خدوشتا سچ کہنا اے
 دلبر خاطر درد قبولیم
 سکہ چھڈیا دکھ سپہنا اے
 مری غلامی یار سمجھ دے
 قریبے نظر وچ پہنا اے

کافی

محبّتے وج مسکینے ہو اللہ ہو اللہ

تیرے کیتا نیہوے نہا

کدوے جلالے کدوے جمالیے مجھے تیرے پے شانے زالیے

ہو ہو کر اے امینے ہو اللہ ہو اللہ

خسے تیرے داویکے تجلا پر دم آکھالے سبحانے اللہ

عشق ملیا تسکینے ہو اللہ ہو اللہ

برہ اندر دل دھم مچائیے تیرے بنے باقیے باتے بملائیے

آیا حق یقینے ہو اللہ ہو اللہ

وحدتے دل وج مال دنیا لے راضیے صورتے یار سنبھالیے

ایہو قبولیم دینے ہو اللہ ہو اللہ

محبّتے وج مسکینے ہو اللہ ہو اللہ

تیرے کیتا نیہوے نہا

کافی

تیرا یار لکڑا ڈاڈھا مشقے اولٹرا

ہو ویسے نالے ہر دم دل سبر سولٹرا

گلے پاوالے پلڑا چالے میر تیرے

منہ میجے مارے کر معافے میرے

منے نالے اللہ راجا ویسے چھڈ نہ کلہٹرا

ہو ویسے نالے ہر دم دل سبر سولٹرا

تسارے باجھ سے سچے سولے جندڑی

چنگے بھاویسے منڈی اپنے سمجھ بندڑی

نیسے ویکھیا ڈھولے تیرے جیسا بھلا

ہو ویسے نالے ہر دم دل سبر سولٹرا

رامنہ گئی نوے سجنے نہ وچوڑیے
 سچا پیار پا کے مکھڑا نہ موڑیے
 سسے وج تھانڈے پکارے پھنڈا
 یوویے نالے ہر دم دل سبر سولڑا

تیرے درد دکھڑے دلے نوے سٹانڈے
 رتے تنے جگر دے پینڈے سٹانڈے
 بھائیہوے رانیے کر سدا ساقہ رٹا
 یوویے نالے ہر دم دل سبر سولڑا

کافیے

یاری یار لا کے چمڈ گئے اکیلے
 دکھڑے دلوں نے ڈاڈھے اویلے

سکے سنتے دلے نوے سمجھ دے ستاندے
 دھولے باجھ پھر گز نہ کوئیے باتے بماندے
 وچھڑیا ماہیے ہنے اللہ میلے
 دکھڑے دلوں نے ڈاڈھے اویلے

رہیے تڑپے جندڑیے مچھیے وانگے مٹھڑیے
 برہوے دیے کٹھڑیے پھٹڑیے نہ چھٹڑیے
 ولے ولے وصلے رہے پونے یاد ویلے
 دکھڑے دلوں نے ڈاڈھے اویلے

جنتے بجالے میرے منہ موج منہ موج تر گئے
 ظالم زلفاندے کالے نائلے لڑ گئے
 پیڑے منتر نہ لگے دے اندر عشقے کھیلے
 دکھڑے دلوں ڈاڈے اولے

دلے وج لگے پیڑے درداں دے بھیرے
 ویکناں چو فیرے آوے یار نیڑے
 کراں کیویں رانیں وہ پیڑے رتے دے ریلے
 دکھڑے دلوں ڈاڈے اولے

کافی

ڈکھے ڈیپنہ آئے بارہوے تساڈ
ڈاڈے وقتے نبھدے اوکھے اساڈے

واہ واہ یار لایا نیہڑا اویڑا
لگانالے دلے دے دردالے دا جھیڑا
سمجھ کر کے کلہڑا ٹر گئے دراڈے
ڈاڈے وقتے نبھدے اوکھے اساڈے

کیتا محضے محبتے مسستے دلے دیوانہ
سودائے سکے وچ پھر دم مسیرانہ
برہوے وڈھینڈا اندر وانگے واڈے
ڈاڈے وقتے نبھدے اوکھے اساڈے

سوزاے نے ساڈے درواے دی مارے
 رانجے ویاڑے جسندڑے آزارے
 مہنچے بھنچے پیر وچ کڈے کونچے کاڈے
 ڈاڈے وقتے نجدے اوکھے اماڈے

ڈکھے ڈیہنڈے آئے باہجوںے تہاڈے
 ڈاڈے وقتے نجدے اوکھے اماڈے

کافیے

میرا ماں ہے مٹھڑا سجھے سردانا ج اے
 پالیے نگڑا فقر دار کھیں یار لاج اے

تیرا امر حقے میرے وچ بولے
 دلے نالے دلبر گئے راز کھولے
 عاشقاں نوں غمشیاں برہیوں سوز دا ج اے
 پالیے نگڑا فقر دار کھیں یار لاج اے

ما فخر ناظر توں ہے جلے قلعے شہر وچ
 ہر شے ہے ہر دم تیرے نظر وچ
 بجلیے بدلے وچ گجدالتوں کا ج اے
 پالیے نگڑا فقر دار کھیں یار لاج اے

سبے دامافظ تو ہے ہے آپے سائیے
 سچا عشقے کاملے کماونے سکائیے
 راضے نالے محبتے سنواریے جو کاج اے
 پالیے ننگہ افقر دار کھیں یار لاج اے

میرا ماہیے مٹھڑا سبجے سردانا ج اے
 پالیے ننگہ افقر دار کھیں یار لاج اے

کافی

کوئی آکے بہتے بُرا ہے کوئی آکے بندہ نیکے
لگا تیرا برہوئے السّٰتے مولا میرے عیبے نہ ویکے

کوئی آکے پاگلے ہونا کوئی آکے واہ واہ سیانا
جوئی سمجھنے میں پڑے سوئی رنگے ہزارے اللہ ایکے

درد مہتے مالے مہا نگا کوئی خریدے سادھو نا نگا
نیوئے نصیبے جنہا ندے ہویا کئے ربّے تنہا ندے چنگے لیکے

کوئی آکے ہے امیر کوئی آکے خالص فقیر
عاشقے سچا راضی رہنا سوز تجھے داسنا سیکے

کوئی آکے بہتے بُرا ہے کوئی آکے بندہ نیکے
لگا تیرا برہوئے السّٰتے مولا میرے عیبے نہ ویکے

کافے

وڑو مدتے دے وچ پندے نے
نہیں سچ آکھنے توں عاشقے لے دے

کلمہ حقے دا کہندے نے
وڑو مدتے دے وچ پندے نے

بے انتے دا انتے کسے نہ پایا
میر سورتے وچ بے سورتے سما یا
جیویں مسر سمند پانے اکو

وچوے ویہنے ہزارے وپندے نے
وڑو مدتے دے وچ پندے نے

مشقے کما یا املے درویشاے
 دم خیمالے دے ٹالے ہیش
 سرے رومے غفرے اخفا
 بنتے اسم اعظم والیندے نے
 وڑو دتے دے وج ہندے نے

لامکاے تے لاوے ڈیرے
 مرشورے اگیرے پاوے پھیرے
 پاڑے عشقے دے ہرعدے ہر دم
 پلے پیر پھالے نہ لہندے نے
 وڑو دتے دے وج ہندے نے

لائے درد اندر وچ دوپے نے
 ایچہ راہ دے عاشقے سونہیے نے
 برہوے دے کھڑے دلے شکستہ

پے سوز سجدے واسپندے نے
 وڑو حدتے دے وچ پھندے نے

کڈھاے پاوے موج وصلے دی
 کڈھاے آگے فراقے دی بلے دی
 توڑے منے یانہ منے یار

تاہی بھی راضیے رناتے پسندے نے
 وڑو حدتے دے وچ پھندے نے

کافیے

نئے عشق دے رنگے نیارے نے

روز الستے چائے عو شاقاے

بار برہوے دے بارے نے

نئے عشق دے رنگے نیارے نے

عشق دیاے ہائے بے بے

عشق دے ٹھوکر کوئے نہ جملے

شاہ شہاے نوے عشق مہریندا

میں جیسے کوئے بچارے نے

نئے عشق دے رنگے نیارے نے

مقے دے باتے نہ بولے کوئے

جو بولے چڑھا سولے سوئے

ساکے یار دا بھیتے نہ کھولے

پئے مسے مہرندے نعرے نے

نئے عشقے دے رنگے نیارے نے

جسے نوئے لگا عشقے الہیے

اُسے نوئے ہوئے سبے اگاہے

منڈہ قدیمے دل سبر دلے وج

پائے پیچ پریتے دے پیارے نے

نئے عشقے دے رنگے نیارے نے

ظاہر باطنی و سیر جانے
 سر شہمانی اسلم شانے
 زانیے حسنہ جمالے سجدے دے

ویکہ سدا ہمارا بنے
 بنے مشق دے نگے نیاز بنے

کافی

میرا مانگے توں مختیار اصلے میرا یار سبجے غمخوار اصلے
 تیرے بنے بنائے جیوں نہ کوئی آئیے پیچے سدا سبھوئی
 جسم اسم دانگے رکھیوئی پی تیرے صورتے سبے سنگمار اصلے
 آویں جاویں اپنے خاطر پر شے اتے پر دم خاطر
 برہ دیے بازی بنے بازی گھر کھڈ ریچوے سر بار اصلے
 توں بنے علی توں حسن حسینے اکو شکلے عینے تے غینے
 لا مقصود فی الدارینے الٹ چو دلدار اصلے
 توں سنے دا جو کچھ کسہندا عشقے حسنے وچ راضیے ریندا
 دردِ مجرب دلے سوزے سہندا مستے کیتوئی بے اختیار اصلے

میرا مانگے توں مختیار اصلے

میرا یار سبجے غمخوار اصلے

کافی

پچھنے پچھنے دی جانہ کائے تیرے یار اگے نئے زاری
 اپنے دے وچ گم کر مینوں دلبر دے دلدارے
 توں تہے میرے اندر وسدا بچر ویکھتے تہے دسدا
 پوچھو پوچھو اظہاری دلبر دے دلدارے
 کلمہ حق دا حق پر دم آکھتے باطن بولیں ظاہر ویکھتے
 صاحبے صورتے پیاری دلبر دے دلدارے
 واہ واہ مالکے تیرے بے پروا کتے شاہ تے کتے سپاہی
 برہمچوں لگوئے باری دلبر دے دلدارے
 راضی رکھیں خیالے یگانہ اورے پرے دا چھوڑ بیٹانہ
 ہادی ہے نرواری دلبر دے دلدارے

پچھنے پچھنے دی جانہ کائے

تیرے یار اگے نئے زاری

کافی

بے خبری ز راز راز وے
 بے خبری چار صیغہ بخار وے
 و سہم سارے سکہ سانگے پئے
 چو دیو نہ توں میں وانگے پئے
 تھے درد سنگتے سیر پئے
 زکے زکے دھوئے گئے پیر پئے
 فراق دی پہ لگے پیم پئے
 سائے و ترے نہ پلے سا پئے
 میں پروا ہے خوش نصیب
 بیمار دا توں ہے نئے طبیع
 بھڑا مو پئے توں منے نہ منے
 کر یاد راضے نئے راتے دنے

دلبر دے باجھوئے دھاڑ وے
 سوزاں سٹیہ دل سار وے
 ڈاڈھے یار دی لکڑی ٹانگے پئے
 زخمی جگر پیٹے پھاڑ وے
 سکہ چھڈ گئے دکھڑے ویر پئے
 کیتے سولاں پوفیرے وار وے
 آکلے نہ لدھڑی ولے ما پئے
 کوئے ترے نہ آیوئے تار وے
 ویکھاں کولے بنتے سوئے قریب
 پر مرفع جاوے پھڑٹاڑ وے
 میرا کوئے نہیں تیں منے سمجھ
 تیرے عشق پھڈی بندھاڑ وے

کافی

اے دم مسافر جانے دنیا کوڑٹکانا اے
 اتنے کوٹے رہنا ناپیے سبے قبر اے وح وڑبانا اے
 تیرے خویشے قیلے تے گھر بار دنیا والے کوڑے یار
 جنہاں نالے توے پایا پیار تیرے کم کسے نہ آنا اے
 اے جگے گھر پر ایا اے توے اپنا سمجھنا اے
 تینوے نفسے لالچ لایا اے پیے پاگلے بنے داسیا اے
 ایسے پتھر دھنیاں تے نونہ ہوائے جنہاں کیتے کریے کائے
 جھوٹا جوڑیے پیسہ پائے تیرے پے کج نہ پانا اے
 رکھ یاد خدا نورے چمڈ غافلے غفلتے پڑھ کلمہ پالے ربے دے رحمتے
 تالے شفیع محمد کرے شفاعتے پیے دے مشر و ہج آنا اے
 آکھ اللہ دارا ضیے فقیر ٹاڈے مرشد ذاتا پیر
 پنجتنے پاکے دستگیر بانہ پھریا کولے بیانا اے

کافی

اے یار معترف دلدار الستے
تینوں لائق کلمہ القابے اکھاے

تینوں نور زمینے آسمانے اندر
آفتابے حسن مہتابے اکھاے

تینوں ماکم حکم حکماتے اکھاے
زاتے صفتے اثباتے اکھاے

حقے موجود پیشہ میاتے اکھاے
تینوں طہور وصلے شرابے اکھاے

تینوں دلدلے تے پسرور اکھاے
لاسيف الاذوالفقار اکھاے

تیزے فونے کاتے قسبار اکھاے
ولے رحیم رحم شتابے اکھاے

تینوں کفر آکھا اسلام آکھا
گمراہ گو بند پھمے رام آکھا

تینوں پنجتنے پاکھے امام آکھا
تینوں سارے کھولے مجاہد آکھا

کیا روح امر آغاز آکھا
دلے جانے اندر داراز آکھا

وہج برہم یوں سوز و گداز آکھا
تینوں درد فراقے یانا ہے آکھا

توسید کیتے تفسید فنا
و مدح و ہیج تقلید فنا

یہوں نے ناقص عقلے غنید فنا
سبے شکا ہے بیانے آج آکھا

انکار کہتے اقرار کہتے
 غمخوار کہتے ہمینار کہتے

اوتار کہتے ابرار کہتے
 ابدال کہتے نقیبے اقطاب کہتے

کہتے احمد عیسیٰ علی اللہ
 کہتے مرشد شفیع ولی اللہ

پھر صورتے غنی جلی اللہ
 راضیے ویکھنے واسباب کہتے

کافی

میرا یار قدیم قرباتے وی وی تو

میرا پیار محبتے پاپتے وی وی تو

میرا عشق و فدا و صلاحے وی وی تو

میرا سنگھار حسنے تجلاتے وی وی تو

میرا فہم و ہم دھرم بھرا وی وی تو

میرا نور حیا شرم وی وی تو

میرا بھالے بختے کرم وی وی تو

میرا حلم علم حالاتے وی وی تو

میرا ذکر فکر شکر صبر وی وی تو

میرا نطق نظر تے سبے قدر وی وی تو

میرا سوز فراق تے آہ اثر وی وی تو

میرا دارو درد نجاتے وی وی تو

میرا غصہ جلے دلے جانے وی توے
 سرسہہ جسم بہانے وی توے
 میرا موجود حق سبھانے وی توے
 میرے نورے نورے ذاتے مناتے وی توے

کچے گدا کچے سلطانے ہے
 سبے توے ہے دلبر جانے ہے
 بے شفیع محمد ذی شانے ہے
 ہر شکل نفی اثباتے وی توے

میرا لطف وی توے میرا چہر وی توے
 میرا مکہ مدینہ شہر عمر وی توے
 میرا داتا مظہر داریں دہر وی توے
 میرے دکرے سکونتے کلے خیالاتے وی توے

میرا روپے رنگے بیزنگے دے دے توے

میرا یکو سکھارے دُمنگے دے دے توے

میرا گمے سناے ننڈے دے دے توے

میرا مٹاے موٹے مٹاے دے دے توے

جے رانجے رچے تارے دوستے بنے

کیا خوبے بچے ہمہ اوستے وے

نہ تارے بے پرواہ سدا بے چوستے وے

پھر سب بصر و مدارے دے دے توے

میرا یاد قدم قسرباے دے دے توے

میرا پیار محبتے پاپاے دے دے توے

میرا عشقے ونا و سلاے دے دے توے

میرا سنگھار منے تبارے دے دے توے

کافی

میرا مطلب مقصد حسن کمال

نور جمال جلال ہے تو

میرا مال خیال خود و مال

ویم کل اشکال وے تو

اک دائم قائم دلبر جان

تیرے باجھوے باقی مان

اعظم شان عین عیان

لشکمشلہ مثال ہے تو

میرا غم الم جان بہان

دھرم ایمان نام نشان

ضمین زمان قریب مکان

دھیان اندر مشغال ہے تو

پر صورتے مورتے ذاتے صفاتے
 ظاہر باطن مقے حیاتے
 اندھیرا چانے ڈینہرے راتے
 میرے دکھڑے بندہ کشالے مجھے توے
 میرا عشقے اللہ سہا سہا
 جسم ارواح سنج صبح
 درد انہوہ آہ آگاہ
 راہ کو راہ دے نالے مجھے توے
 میرا بولنے بالنے سبے کجہ سمجھنے
 سننے ویکھنے آونے جاونے
 آپ پالنے آپے سنبھالنے
 مہر محبتے مالے مجھے توے

میرا نیاز تے نور فیاض

ہر دم ہادی مقے ہمساز
راضی آنسانی دید دراز

لا شکے لازوال بھی تھے
میرا مطلب مقصد حسن کمال

نور جمال جلال بھی تھے

میرا حال خضیاں خود وصال

وہم کل اشکال بھی تھے

کافی

سری سر یو سیمہ سارا کو اللہ نظر آیا

خسے حق سے نورانی ہے جلوہ نظر آیا

نکلے سستی جالبوں سے گرا ہے مروت سے

دونوں جگہ سے ظاہر باطن خدا پر جا نظر آیا

کیا مدہوش ہے غیب نے خطیال مستی دے بخود

ماشوق معشوق الستی عشق سے بھی مولا نظر آیا

نفع خلوت جلی جانے وفی انفسکم ہوا ہندم

وہ جانے جو کرتا ہے تماشا کیا نظر آیا

اولے آخر اندر باہر جو چاہتا وہ بنے جاتا

کھلے آئے آنکھ مہرے کے اٹھارہ نظر آیا

کافیے

سری سر پر جو سجدہ سارا کو اللہ نظر آیا
حُسنِ حق سے نور ازل سے مجھے جلوہ نظر آیا

نکلے سستی سے جبابوں سے گرا جے عمر و مدت سے
دونوں جگے سے ظاہر باطن سے خدا پر جاہ نظر آیا

کیا مدہوش ہے مجھے نے خطیالے مستی دل سے بخود
ماشوقِ معشوقِ الستی عشق سے بھی مولا نظر آیا

غم سے خلوت سے جلے جان سے وفي انفسکُم یواہرِ مدم
ویسے جانے جو کرتا ہے تاشا کیا نظر آیا

اولے آخر اندر باہر جو چاہتا وہ بنے جاتا
کھلے آجے آنکہ عبرت سے کئے اٹھا پردہ نظر آیا

اُلٹے پئے چالے ساجدے کے کبھی دشمنے کبھی دلبر
کبھی نہ نہ کبھی ٹپٹپے پیچھے میر چا نظر آیا

راخِ صے کھیلے برہمنوں بازے پہنچے کریم کا بُرقع
نظارہ نیچوں کا واہ واہ کھانے بردا کھانے بادشاہ نظر آیا

سری سری ہو سمجھ سارا کو اللہ نظر آیا
مسنے حق سے نور ازلے عجبے جلوہ نظر آیا

کافی

کوئے تیرے بنے سائے نہ میرا اے
میںے ویکھا چار چوفیرا اے

توے محرم راز محبوبے ازلے دا
پرور پاکے دلبر دلے دا
دے فضلوں بقا جام وصلے دا
ایویں کرے شغفے سخا کم تیرا اے

توے کاملے طبیعے دے درد اندر دا
توے دارو مرہم پھٹے جگر دا
توے ہر دم پادے مقے نظر دا
تیرا بنے بنے شاخے امیرا اے

ڈاڑھی عشق نے آتش لائی
 بچ سکے دیدار دے روز سوائے
 کتنا سوز برہوں چامستے سودائی
 ہو یا حال بے حال و دھیرا اے

شمع تو ہے ہوویں رانی یار
 دکھ سدا ہے مجھے اتار
 میرے مالکے سارے کم سنوار
 رکھو خفا کے دے نال بھیرا اے

کوئی تیرے بے سائے نہ میرا اے
 میرے ویکھا چار چونیرا اے

کافیے

دے درخشے دھولے مایے یار
میرا والے وارثے واپے یار

پردے اندر بولے رپیوں توے
اولے ہو کے کولے رپیوں توے
سے ویکھاں دھونڈاں پر جائے یار
میرا والے وارثے واپے یار
تیرے جیہا کوئے ہو نہ لوڑاں
میرے جیہے تینوں لکھ کروڑاں
سبے تیرے بے بادشاہے یار
میرا والے وارثے واپے یار

ویکہ نہیجے دامارا مالے اے
 کرمنایتے جام و مالے اے
 یونالے سدا پھرا پئے یار
 میرا والے وارثے واپے یار
 بلے پئے جانے دلبر آکے
 دلے نہ سہندا درد فرقاے اے
 پلے سولے نہ دیندے سا پئے یار
 میرا والے وارثے واپے یار
 سوزے جبر تے دکھ غم ہزاراے
 برہ دیاے سختے دلوںے ماراے
 ڈاڑھی کیتوئے بے پروا پئے یار
 میرا والے وارثے واپے یار

پہلے آپ یارے لایوئے
 پھر مکمل اکیوئے چھپایوئے
 گھٹے گلے وچ عشق دیے پھاریے یار
 میرا والے وارثے واپریے یار
 تھی رافتی سبجے کربالے بھلائیے
 پھولے نہ میرے کوئی بُرائیے
 ایہا ریتے چنگیاں دیے آپریے یار
 میرا والے وارثے واپریے یار

کافی

کیسے گناہوں یار میتوں

کیوں گیوں مکہ موڑ کے

کوئی ترس نہ آئیوں اکے تلے

محض زاری کیتم پتہ جوڑ کے

قہری کیا کیتوئے قہر

جندڑی پئے تڑپاوندی

بس دے دے کیتے کند دے گیوں

روندا کمر لاندہ چھوڑ کے

بے درد ہوں درد دے کے

کلہڑا چھڈیوں سٹے سبجے

راضی ریت پریت نبھاویں

جانی جاویں نہ سنگے توڑ کے

کافی

دلے درد کینا در ماندا ہے
 کوئیے دمانہ دردوں واندا ہے
 حائے حائے کراں دسیر بنا
 پلے صبر قرار نہ آندا ہے

ٹھنڈے ساہ نکلے آپے سجے
 دے پیار گلے پا بنیے سجے
 تیرا حسن کمال جانے جمال
 ماہے موہنے منے بھاندا ہے

وسے پے دکھوں نسے گئے ٹکھڑے
 بندڑے مکے سکے نہ کھڑے
 لگا اولڑا سولے نیتے
 جیٹرا پیا ترپاندا ہے

بے مال دے فریاد سنے
 کرتے سے دلے آتوں پہنے
 بے کسی وجہ ملے بیٹھا
 ایہو کم اصلے فردا ہے

چھڈ ظلم ستم آ یار پہنے
 کر عجز فنا آزار پہنے
 لایا بانہیں اندر برہوں غضبہ نا
 نہیں سینے سوز سماتا ہے

سنجے سچ پہنے نظر تہہ
 کھاؤں ہیوں ہو گیا نہر
 ہواضے ڈھولا مکھڑا دکھا
 توں سنجے کریم کہاندا ہے

کافی

ڈاڈھا سوہنا مٹھو عاشق لگم

اللہ دیے قسم رسول دیے قسم

ایسے لذتے عشقے چکمائے

خمر طہوروں روز سوائے

ہستیے کیشے صافے بھسم

اللہ دیے قسم رسول دیے قسم

عشق افعلے حکمتے جانے

عشق کریندا پتھر پانے

سخنے دلائنوں چھٹے کر نر

اللہ دیے قسم رسول دیے قسم

مشقے پیغمبر پیر منوائے
 مشقے نے پاتھی شیر نوائے
 دو جہاں تے مشقے دا پے قدم
 اللہ دیے قسم رسول دیے قسم

پر جا، جلوہ مشقے وکھایا
 مشقے نے چا کوہ نور جلدایا
 سارا مظہر مشقے دُٹم
 اللہ دیے قسم رسول دیے قسم

مشقے دے اُلے کم اوڑے
 مقلے وہیم وج سمجھنے کیڑے
 پے بجے مشقے دیے ریتے رسم
 اللہ دیے قسم رسول دیے قسم

عشق ہے پادے نور ازل دا
 حُسنِ حقیقی مولا وصل دا
 عشق دے عاشق سہج ستم
 اللہ دے قسم رسول دے قسم

عشق جو چاہے کر و کمیندا
 عشق دے مرغی خود خدا منیدا
 کئی سہر کیتے عشق قلم
 اللہ دے قسم رسول دے قسم

واہ واہ گھڑے راز عشق دے
 ناز نیازے انداز عشق دے
 ہم گفتے اندر ایہ عشق صنم
 اللہ دے قسم رسول دے قسم

آے شود دلے شیدائے عشقے
 آتشے پر جگر کرد ما سودائے عشقے
 سوز و گدازم منم ترچشم
 اللہ دیے قسم رسولے دیے قسم

عشقے میرے وچ میرا نے کیئا
 پوشوئے حواسوئے برہے دھیانے کیئا
 عشقے مسے کیئا راضے خیالے و دم
 اللہ دیے قسم رسولے دیے قسم

کافی

سجے سپا یار ازلے ہمارے تو

مجھ جانے والے سے پیارے تو

جہاں شمس و قمر کو نہ دیکھا وہاں

میرا چاند سورج ستارہ ہے تو

مدامی حقیقی ہادی مالِ محرم

بلا محبت سے محبوبے نگارہ ہے تو

مہربانے تیرے کا شکریہ کیا

کہ ہر صورتے ہر دم سہارا ہے تو

ماشوقِ عشقِ معشوق سے آچے ہو سمانے

مسنے نورِ حق موجود سہجے ہمارے تو

رافضی روح و حدت سے یکتا ہوا فیالک

جو انسان سے خود اٹا رہا ہے تو

کافی

میں مٹنے میں تجلاتے کوئے پچھانے میرے ذاتے

میں عاشق ہوں مشتاقے عشقے معشوقے میں اخلاقے

نہ میں دے نہ میں راتے کوئے پچھانے میرے ذاتے

لامکان تے میرا ڈیرانہ میں روشنی نہ اندھیرا

نہ عبر نہ وصلاتے کوئے پچھانے میرے ذاتے

نہ میں جے پرے غلمانے نہ شیطانے نہ انسانے

نہ حرکاتے نہ سکنا تے کوئے پچھانے میرے ذاتے

نہ میں آواں نہ میں جاواں نہ کچھ کھاواں نہ کچھ پیواں

سر سبھاں سے اثباتے کوئے پچھانے میرے ذاتے

رستہ میرا مدھا صافے راضیے روح دے نہیں خلافے

بے گنجما راز تے گنجے باتے کوئے پچھانے میرے ذاتے

میں مٹنے میں تجلاتے کوئے پچھانے میرے ذاتے

مناقب

یا پادشہ حیدر علیؒ اظہارِ علیؒ میرا مولا امام
سرخِ سخی فریادِ علیؒ کے حلِ مشکلِ کرتام

جو بھی سائلِ آیا در پر خالی کبھی چھوڑا نہیں ہے
سدا جاری سخا ساقیِ پلا و حدتِ کا جام

بخشِ زیارتِ تاقیامت سے بھی ہوں تیرا گدا
سب سے فقر کا سرتاج تو ہے یدِ اللہ فوقیدِ یہم مدام

پھر حالِ صورتِ مستفیض رہوں دیکھنا و بھولنا
ماشوقِ حقیقی عشق سے رکھ وصالِ صبح و شام

مشر سے مجھ سے پوچھ ہو گئی تو یہ کہو نگا سچ صنم
مہر طغائی مرتضائی سے ہوں غلاموں کا غلام

قسمتے بڑے کو مارتے قسمے ٹھوکر دے پڑ گناہ
بدلے میرے تقدیر دینا شیر خدا کا یہ ہے کام

بیکار نا قسمے ہمارے ہر دے توبہ خالص خود
ہو اللہ رانہ سے ساقیہ سے آپے بند ازم کار

کافی

موتے دے مال دا خسریدار پر کوئے
 مشقے نقیقے مال دا طالبگار کوئے

کے نواجہ بدخ دی آتش تے مارے پسند ہے
 کے نوجہ یار نواجہ مردے کے آزاد گے پسند ہے
 ہے اللہ دے دیدار دا مشتعار کوئے کوئے
 موتے دے مال دا خسریدار پر کوئے

کوئے دنیا را کُتا کوئے بنتے دا طالب ہے
 مشقے انہماک دوناہ تے ہو یا نہ غائب ہے
 محبتے نڈا وچ ہے مسقے ہار کوئے کوئے
 موتے دے مال دا خسریدار پر کوئے

برہ درد و سیرا باقی نہ ہوندا
 وفادار عاشق دے دلے ماتی نہ ہوندا
 راضی خیال وحدت و بیچ پاوے اسرار کوئی کوئی
 موتے دے مالے دا خسر پدار پر کوئی
 شوق معیتی مالے دا طلبے گار کوئی کوئی

کافے

میرے نہ جانے عشق تیرا ڈھنگ کیا رنگ ہے
لٹے خدا دی ذاتے نورے توے پا کیتا تنگ ہے

کہتے نیرے سر چڑھاویں کتے آئے مالے پیراویں
کہتے پٹھے کھلے لہاویں کتے رانجھا ہنگا ہے

جسے نورے لگوں سوئے جانے تیرے چالے انوکھے یار
شاہ شہاں دے دلے وچ وڑ کے کیتا ننگا ملنگا ہے

عاشق ہمیشہ راضی رکھنا پادی حقیقے مالے خیالے
روز ازلے دا گلے میرے وچ پایا ودرے ونگے ہے

میرے نہ جانے عشق تیرا ڈھنگ کیا رنگ ہے
لٹے خدا دی ذاتے نورے توے پا کیتا تنگ ہے

کافی

عشقِ اللہ نے کیا وحدت سے یگانہ مجھ
محبّت سے مخمور سداستانہ مجھ

جب دکھایا پارے نے جلوہ ذات کا
تبے ظاہرِ حسنِ فانی آیا نظرِ نظرانہ مجھ

پرواہ نہیں ہے ہم کو حسن و مجاز ناز کے
محبوبِ حقیقی پلا دیا شرابِ معرفت کا پیمانہ مجھ

راضی ہے مطلبِ پیارا سوز و گداز سے
عشق سے بیشکے کرے ملامتِ زمانہ مجھ

عشقِ اللہ نے کیا وحدت سے یگانہ مجھ
محبّت سے مخمور سداستانہ مجھ

کافی

خاطر خاص پنہلے دے

پئے سہندے سولے سالوں دے

جندے نامے روز ازلے دے

ہتہ آگئے برہوں بملے دے

غم دے کھاواں روز نہوڑے

دھکڑے دھوڑے دکھڑے ڈوڑے

سکے سکایا ساہ نہ چھوڑے

وسے پئے ہارے عشقے اولڑے دے

خاطر خاص پنہلے دے

راتے سمجھ قبر کراواے
 دے مشردے وانگے نبھاواے
 جیندیاں مویاں کیچ نوے جاواے
 رُخ ویکھاں یار برو چلڑے دے
 خاطر خاصاں پنچلڑے دے

شہر بنجھور نوے بھٹ لا ساڑاے
 ہوتے بنا سب دسم اُجاڑاے
 اے تھے کیتا نیہوے نتاڑاے
 ملے ماہیے وچ آتھلڑے دے
 خاطر خاصاں پنچلڑے دے

دسبر آوے چا گلے لاوے
 مہوونے تے دے بخنے سوائے
 پکے پیارے دے روح وچ پاوے
 رلے پیواری جہاں وصلے دے
 غا طر خاصے پنچلے دے

رکھیم اہواکے خاصے خیالے اے
 کر راضی زبے دے جانے والے
 ہر دم محبتے وحدتے نالے اے
 سنے پیدے سخنے سچلے دے
 غا طر خاصے پنچلے دے
 پیہے سہندے سولے سالوڑے دے

کافی

اسے عشق دے میداں وچ کوئی مرد بے سراوندا

اوہ دیدار حق داپاوندا جو جہاں بڑے لاوندا

جوکے بیراگے بنے فقیر دکھڑے سہنے عاشقے اثیر

برہمچوے کیتے حالوے زہیر اللہ جنہاں نوے چاہندا

سائے ویکھنے نالے غمیاں نورِ معینیٰ حسنِ کمالے

اللہ جمیل و یحب الجمال آپے نوے آپ بھاوندا

جنہاں پھٹیا شکے گماں اُنہاں ویکھیا سبے سُبھاں

ایہو فرقے کڈھیا فرقہاں ظاہر باطن اے اکھاوندا

لگا ازلے شوقے شدید راضیے یارِ داعشوقے منبرید

وعدتے اندر کر تہسید حق باطلے داشکے مٹاوندا

کافی

بے نہ کیتا تو کرم الیویں مفت مریساں صنم
 تیرے بحر فراق دا اے درد نہیں ہو دنا ختم
 آٹیاں دے دوا دیدار اپنے پیار دے
 باجھو وصل دلبر پہلے چھٹے نہیں دل دے زخم
 پھڑ پھڑے بریوں قصائی وڈھ ٹکے چالائے سینے اندر
 بے پیر ظالم عشق نئے چوٹاں مریندا بے رحم
 کے فائدہ ہو یا مینوں لانیوں ڈاڈے ٹالے پھین
 سہ نہ سکدی سول جندریں پرداں ہزاراں دکھڑے غم
 بسے بسے سجدے تیرے ڈٹھم مہبتے دتا و مشے بنا
 پردہ اٹھا مکھڑا کھاتیرے حسن دے تینوں قسم
 کیویں کراں بکے سوز و جہلے رہیا جیڑا جانے
 مے مستے زانے حال بے خود بھلے گیا کلے کار کم

کافی

دسا کیہا درد اندر دا

تو سائے سے کج جانے والے

تیرے بے کوئی سدا نہ ہوئے

پھر پردہ کے درمیانے والے

تیرے کو لوں سے تینوں منگدا

اسے منگنے توں میں مولے نہ سنگدا

تو نے مائے تنگے تنگے دا

ایویں ہووے سجے مہربانے والے

آپ عشقے دیدار دا لایا

دسے جمال دا شوقے سوا

زاڈھا بے فراقے دے سولے ستا

دلے تانگہ وصلے دلے تانے والے

پورا رضیٰ فضلہ نالے کرم کما
 دم یار یاری دا توڑ نبھا
 کر نرملے نور نظر وچ آ
 نالے ماراں مشاہدہ حقے سمجھا دالے
 رسالے کیہا درد اندر دا
 توں مانیں سبے کجہ جانے دالے
 تیہ بنے کوئے سدھ نہ پوئے
 پھر پردہ کے درمیاں دالے

کافی

بچہ کو تیرا برہ لگا دل درد گھاٹ کر دیا
 نیسے پوچھتا کچھ مال دلبر ایسا چلے مائل کر دیا

حسن صورتے ناز وال آیا نظر جلوہ جمال
 عقل عقابر حیران ہو گئے ہوش زائل کر دیا

ساتھ رہا رفیق سب سے گاتا رہوے گئے گیت یہ
 کیسا عجیب دیدار کا دل دار ساٹھ کر دیا

کافی

نہ شے دام لکے آپے اللہ اور نہ ویکھیا کوئی یار

لکھ چوراسی بولیاں بولے ہر کینہ صورتے سوئی یار

ہر جا حاضر حق قدیمی انا احمد بلا می

نوحی راز رموز الہامی سری سر ایہوئی یار

دل و ج خیال سما سائے وحدت نالہ مقیتے پیے

اندہ باہر اکے اکھائے راضے ہے سبے اولی یار

کافیے

پہر شے تے حاضر پردم مولا سچ اکھیندا لے
کڈھا لے کیویں کڈھا لے کیویں کٹے رنگے دکھیندا لے

جوئے اولے سوئے آفر جانے پہچا تم دلے وچ دلہر
رکھ یقینی پائے نظر برہوں دی چوٹے چکھیندا لے

کچے نوری کچے ناری ہے پھر عورتے شکلے پیاری ہے
سبے ملکہ مکاں سرکاری ہے حقے اپنا نام اکھیندا لے

گھتے عشقے دیارے ازلیے دوراں لاندیا ربیعے نکوراء
نقے ساہ دے نالے سجنے نولے سوراں پیابہر وصالے سکھیندا لے

اَنَا أَحْمَدُ شَاہِ الْہِجْرِ بِاَللّٰهِ مِمَّ مُحَمَّدٌ مَا ہِیَ
لَا یُذَرُّکَ هَلَّ الْبَصَارِ گواہیے رانیے روز تکیندا لے

کافی ہے

ترسے نہ کیٹا ڈھولے مادیے

کو پھندا وانگے قصائے ہے

پہلے کے جام جمالے وصالوں

ہو یا مالے فنا ہے

آپے و نہجایم آپے پاسم

آپے بار برہوں را چاہیم

پر رنگے رچا رنگے

سائے وچ منائے ہے

تیرے قریب دیدار دیاں ہائے

سے سمجھ کے پاواں جھٹائے

باجھوں یار مقیمے عاشقے

چینے کدے نہ پائے ہے

جسے گھڑی توئے نظر نہ آویں
 اُسے گھڑی جلے مر جائے بے آویں
 توئے توئے رگے رگے درد سمجھ دے
 پلے پلے پیڑ سوائے ہے
 عشق ہے لکڑا دل توئے کیڑا
 تیرے بنے جانے جانے کیڑا
 راضی دیکھ توئے تنے میں اندر
 باہ برسہ بے سڑکائی ہے
 ترے نہ کیٹا ڈھولے مٹا ہے
 کوہنڈا وانگے قصائی ہے
 پلے کے جام جمالے وصال ہے
 ہویا مالے فنا ہے

کافیے

جو کریے کراویے کرا دیے
تو سائیے میں پڑے بردا دیے

ماشق ہو کے عشقے کما یا
درد برچھوے دا بار اٹھا یا
سچ سنایا سچ اکھا یا
تو عمر راز اندر دا دیے
توے قدیم میںے محدثے
توے کریم ذاتے مقدسے
نکل گئے سبے درے دوسے
بد توے دلے وج فیالے نظر دا دیے

میں وجہ تدرتے تیرے ہوئے
 تیرے بے نامیے مورتے کوئے
 اگے عشق دے سختے لگوئے
 جالیوئے خوئے جگر داہیے
 آپ اپنے حسن سے راضی ہے
 جیتے لیوئے سردے بازی
 واہ واہ تیرے الفتے سازی
 کیتوئے ناز فقر داہیے
 جو کریے کروائے کرداہیے
 توے سائے سے ہاے برداہیے

کافیے

سے در تیرے دیے بردے یار
پئے توبہ زاری کر دیے یار

لڑھکتیرے جو لکڑیے پئے
توے مالکے سے بندے پئے
تیسے باجہ نہ اکٹھے پئے سردے یار
پئے توبہ زاری کر دیے یار
کوئے قاضی مللاے کوئے باپنے پڑے
کسے نوے دوزخ کسے نوے جنتے

جو مرنے تیسے دل سبر دیے یار
پئے توبہ زاری کر دیے یار

توے چساویے توے رواویے

پتلی نچدی بیوی نچاویے

سچے تند تیرے چھ پر دی یار

پئے توبہ زارے کر دی یار

توے حالے اندر دا جانے جانے ایے

نہ کچھ آئے تے نہ کچھ مانے ایے

تیرے بے پرواچے توے ڈر دی یار

پئے توبہ زارے کر دی یار

رکھ راضیے اپنے رخصتے دے وچ

محببتے قربتے و مددے دے وچ

سبے سامنے زارے نظر دی یار

پئے توبہ زارے کر دی یار

کافیے

نہیے سجنے سوا کجہ بھاندا ہے
 پیام بھر پڑاے نوے کھاندا ہے

واہ واہ میرے نالے جو ہوئے
 دوج وچوڑے جیندیاں ہوئے
 یار پکار نہ تھے دا کوئے
 کر بیوسے برہوئے ستاندا ہے

پردم تانگہ اڈیکے ملے دی
 سکے سینے دوج ماچے موچے دی
 سوز سکاٹے رے تھے منے دی
 سردرد انہوہ سولاندا ہے

سختے فراق دے پئے کشا لے
 سو سو جندریے دکھڑے جا لے
 دل سہرا بھولے کونے سنبھا لے
 جواز لے دوستے دل اندا لے

لکڑا عشقے انوکھڑا روکے لے
 ایہو پھر سنگھارتے ایہو جوکے لے
 راضیے یار دیے گولڑیے ہوکے
 رہسائے جیویں رہے اندا لے

نہیںے سمجھنے سوا کچھ ہما ندا لے
 پیارے بھر پڑاے نوے کھاندا لے

کافی

تو ہے یہ ہنرتے تو ہے یہ سب سے اچھا کیتا پن گام ہے

ظاہر باطن کے اللہ تو ہے یہ بیباک و بے ممان

تو ہے دریا تو ہے یہ پلے سے اچھا کیتا پن گام ہے

تو ہے قادر تو ہے تقدیر امیر فقیر شاہ وزیر

تو ہے یہ باغ سر گلے سے اچھا کیتا پن گام ہے

تو ہے کلمہ تو ہے قرآن دین ایمان مہمان

سمیع ہر نظر کے کمال سے اچھا کیتا پن گام ہے

اندر باہر تو ہے یہ بولے بولے اللہ ہو

حق حق پایا روح رسل سے اچھا کیتا پن گام ہے

تو ہے عاشق تو ہے معشوق کمال سے اچھا کیتا پن گام ہے

ہو کے راضی یار نہ بے سے اچھا کیتا پن گام ہے

کافی

نئے نئے دلے جانے بند رہے پریتے لگا کے پیارے یار
آپ توڑے آپ جوڑے آپے ڈوبے تارے یار

آپے بچے پڑے رہے ہر دا کڈ پڑے شاہ تے کڈ پڑے بردا
ماشوق ہو کے عشق دے لیندا خوئے نظارے یار

جوئے اُخذ سوئے اُخذ ایو اکھیا کلمہ واحد
آپے پچھاؤں کرا کے اپنا پلے نہ سبجے وسارے یار

سبجے وج سائے آپے سہا و حدتے حق دی حق و کما
انحد بولے سناوے راضیے میم دا گھنڈ اتارے یار

نئے نئے دلے جانے بند رہے پریتے لگا کے پیارے یار
آپ توڑے آپ جوڑے آپے ڈوبے تارے یار

کافیے

راتے دن تیرے نمودے ساریے
 کر یاد رہیا نیتے دل وے یار
 سوز برہوئے نے پھٹے ستایا
 آسجئے پئے بلے وے یار

حال اندردیے سدہ تینوئے ساری
 روز ازل دیے آہیے
 کیے آکھائے کے ہوئے مینوئے
 دیندا عشقے آرام نہ پلے وے یار

درد پھر بھلے جاوے سارا
 بے درخشے دلبر دیوئے
 ترے غمبے تے آوے چا پید
 مئے دکھائے دیے گلے وے یار

حلے ہر دے ہر مشکل میرے
 راضی تیرے وصالوں
 دل وچ اگے محبت والے
 ہر کچھ اٹھنے چلنے والے یار

راتے دن تیرے صورتے سائے
 کر یار رہیانتے دل وے یار
 سوز ہر دے نہ بھٹے سٹایا
 آسمان پہنچنے والے یار

کافی

اے تو آنا چاہیے نہ کوئی بہانہ چاہیے
جہاں تُو ہے وہاں میرے دل کو ٹکانہ چاہیے

اسے مال سے اسے خیال سے برے کیا ہے چنے دل
ملکہ سے اٹھا پردہ سجنے درخشے دکھانا چاہیے

آپے ہی اپنے عشق کا جادو لگایا ہے مجھے
تیرے وصل سے ابھی ہوشیارستان چاہیے

اللہ ہم پر رحم کراے صاحب سچے محبوبے یار
تو ہمارے ساتھ ہر دم راضیے یگانہ چاہیے

اے تو آنا چاہیے نہ کوئی بہانہ چاہیے
جہاں تُو ہے وہاں میرے دل کو ٹکانہ چاہیے

کافیے

ڈاڈھا روگے چندری نونے سبھاوے دا گکڑا

کیتا عشقے تھے منے سر سہاہ تکر

سجھنے یاد پر دم ڈکھڑے کراوے

با جھوے یار شکوے پر گزنہ بھاوے

سے بھی بھاواں او بھی نبھاوے

ناتا نیوے ازلی برہوے دا جھگڑا

بانا عجمیے تیریاں رمنزاں لطیفے پے

گھڑے درد اندر دے واہ واہ کشیفے پے

بنا دیدار دلبر ڈکھڑے تکلیفے پے

رگے رگے دے وچ پے سوزاں دا گکڑا

ستر ستر بجز روح مرمز نہ جیوا
 با جھول یار ماہیہ پیالہ موچے پیوا
 راضی ویکہ ڈھولنے خوشحال بقیوا
 مائیں سے تیرے در دا پچاے سگرا

ڈاڈھارو گے بندری نوئے بھائے دا گڑا
 کیتا عشق تھے مئے سر سہاہ تگڑا

کافے

تیرے شانے بننے کے تیرے کو قسم یا اللہ جو مجھ پر میرا ہے
تو نہ بے غشے تو کوئی بے غشے پر خدا کر امانے

ماغیریم گناہ گارم اُمیدوارم نطفے تو
غفار تو ستارے سبھاں سچا ہے گناہ

ازلے عنایت وصلے سے مجھے مخصوص کر مسکینے نواز
کرم کرنا کام تیرا مالکے ہو میرا نگہبانے

دیکھتا سُنتا ہے تو جانتا جو ہو رہا
درد سوزد بے قرار ہے اپنے کو لایا ہے

برے کیا ہے تاجے دلے دیدار بنے عاشقے اُداسے
ملے نہ جبے تکے یار رانی سے سوچے نہ کچھ سرتے جبانے

کافی

حالِ فقیرِ تے ماریاں غریباں تے ترے کھاوݨ
دکھڑا جُداں دا درد مٹاوݨ

تیرے نالے میلے پھونے پرویلے
گھنڈڑا اُٹھاوݨ مکھڑا دکھاوݨ

اپنے تونے گولڑے پالیں وچ بھولڑے
دلے نالے دلے جانے جُڑے لاون

عشقے کمال وچ حُسنِ جمال وچ

سَد سَد سجنائے کولے بھاوݨ

کوڑے توڑے کچے سائے مانے کرپچے سائے

لکڑے پریتے پیارا توڑ نہاوݨ

زلے ملے سوچا ماچے منے موچا

راضی یار چھوٹا پلے نہ بھلاوݨ

کافی

میں ایاں کو ہرے
 تو سنا سوچا ہے سبھا
 اے نرے تیرا ساہ ہے تیرا
 سب تیرے تھے ہے سبھا

مستفربے روز و شب
 فضل کمال کرم
 سچے کوڑے پر کہ نہ سائے
 سب پریتے ونا منم دے
 یارے دام توڑ نہا
 یوے ظاہر باطن درخشے سبھا

درد عشق دے لذت پاوے
 بنے یار دے مٹے نگاہوں
 ایو شوق شدید ازلے را
 فتر گاہ دے جہانوں
 اپنے نور جہانوں جانے
 بخشے مقام اسے جہانے

مددے ہووے نام تیرے توے
 توے جہانوں نوے چاہے
 وچھڑیاں نوے محبوبے ملاوے
 چا اوے سارے لایوے
 دیدار بتاوج رکھ زانچے دلبر
 تیرے جہتے گئے لکھے جہانے

کافی

اندریار تے باہریار ہر جا، یار دا اظہار ہے
 گونو گونے ہے بحر سمندر جسے دا پار نہ اروار ہے

وحدتے ربے دی صورتے سبے وچ ربے ہے ربے دکھایا

سمیع بصیر میں الہیے نینے نور سما

رنگارنگے روپے سجنے دا سنگھار سا انساں ہے

کدیے شایے بے پروا ہے کدیے زہد کریندا زاری

اپنا ہو یا آپے پوجا ہے آپے قرآن تے آپے قاری

جیویے چاہے بنے بناوے رکھدا کھلے اختیار ہے

کتنے لڑدا جنگے جدالیے کتنے سنجے کتنے سوالیے

پرپتے ڈالیے دسا ذرا نہ دسا خالی

رافضیے موجود اللہ ہم دم اسد سر جھنڈے ہار ہے

اندریار تے باہریار ہر جا، یار دا اظہار ہے

گونو گونے ہے بحر سمندر جسے دا پار نہ اروار ہے

کافیے

مار نہ وچ وچوڑے یار
دے دکھ بھر دے تھوڑے یار

میں تیرے گولڑے تو میرا سائے
وصلوں فضلوں ہم خیالے کراٹھے
دلے درشنے تیرا لوڑے یار
دے دکھ بھر دے تھوڑے یار

وہم دلیلاں لکھ و سچا راے
ہتھ تیرے وچ نکلیں مہاراے
جیویں چاہے موڑے یار
دے دکھ بھر دے تھوڑے یار

نگے تیوے مگتے تیرے

نہ ہچہ نیکے بندے میرے

کراخانے قریب دے ڈوڑے یار

دے دکھ پھر دے تھوڑے یار

تیرے خُصے کمال دے مانجے ہو

تیرے جیسا سوچا ویکمیا نہ کو

جو جوڑ جمال دے جوڑے یار

دے دکھ پھر دے تھوڑے یار

رافضے مشق دے کم الدھ اویرے

برہمچاری لائے اندر جھیرے

ڈاڈے دیندانیوے نہوڑے یار

دے دکھ پھر دے تھوڑے یار

کافی

تو ہے یہاں ہے تو ہے وہاں ہے

یہ جانا کہ ہر گھر سے رہا تو بے گمان ہے

تو خدا احد آپے محمد ہے آیا

وہو اللہ فی السماء فی الارض سما یا غیرہ کیا کہا ہے

تو ہے یہاں ہے تو ہے وہاں ہے

تو درد تو در مان ہے تو جگر تو دل جان ہے

سر رومے راز نہاں ہے

تو ہے یہاں ہے تو ہے وہاں ہے

خود عاشق ہو خود محبوب طالب طلبے خود مطلوبے

خود حال فقر میں راضی خود پر شاہ شہاں ہے

تو ہے یہاں ہے تو ہے وہاں ہے

کافی

کہا مجھ کو الہیے عشقے عاشقے فریاد نہ کرنا
یار کا رکھ درد دلے سے آہ افساد نہ کرنا

نوبے آتشے عشقے سے بنے جے کشتہ جگر
پھر خود طبیعے خود درد ہے تو برے برباد نہ کرنا

محبوبے کے مرضی بنا کچھ نہ عاشقے چاہیے
دم قدم ہو یاد سا جے باتے بے داد نہ کرنا

رسمے رضا کو پکڑ فقیرا الکلہ جگائے رہنا
سارا مظہر مولا ہے شکے شبہاتے نہ کرنا

راضیے اندر بیٹھا دلبر بیچ فانیے سما
بجز رنجے عنایتے کے غیر خواہشاتے نہ کرنا

کافی

مالکے تینوں معلوم ہے

جو کچھ دل وچ میرے اللہ

ہو یا ہو رہا ہو ہو

پہرے سدا ہوتا ہے اللہ

بدیہ والا دفتر کالا

نیکے کچھ نہ کہیں

توے غبار ستارے مطلق

میرے وچ گناہ گھنیرے اللہ

حساب کریں دُکھ نہ مے

بخشے دیوے سکھ پاوے

منگائے تیرا رحم یا رب

سردھم در وڈیرے اللہ

مددے اپنے پیاریاں دے
 تھے راضیے اللہ سامیے
 مار عاشقانے نالے اٹھاویے
 پیٹھیاں یار دے پیر اللہ
 مالکے تینوں معلوم نے
 جو کج دے وج میرے اللہ
 چوہا ہو رہیا جو ہوسے
 ہر باتے سدا چھتیرے اللہ

کافیے

دیدارِ ملا کے دلے لٹیا اسدا

یار نے سینے لاکے

مشقِ حسنِ دی کھڈ پور ہے

سے گئے پارسے کھٹیا اسدا

یار نے سینے لاکے

مانے تے گمانے گیا و سر جہانے گیا

قدمانے دے وچ سر سٹیا اسدا

یار نے سینے لاکے

راہے ملے رانجے سوہنا اکے ہو گیا

پاکے پیار چٹیا چٹیا اسدا

یار نے سینے لاکے

خیالے مالکوسے

کون کرتے تجھ ہی پر ہانی

رہے بھرے پریم کے نورانی نظریا بھرے بنانی
تُری یاد مورے میں سے دے دے رہے رام
گزر کے ہوئے کرپا مجھ پر آسانی

سر جھنڈے کے سیوکے سادھو پوجا رہے بے انتے پاوتے سُورتے سلطانے
سبے کا پالنے دار دیا وانے دائی راضیے مانتے بگوانے دانے
کون کرتے تجھ ہی پر ہانی
شعر

بڑا بھلا جیسا بھی ہو

راضیے بندہ ہو تیرا یا خدا

پر مالے خیالے فعلے میں

تو نہیں مجھ سے جدا

کافی

تیرے بے دلبر کوئی نہ تھے دا درد منداں دیاں کوکاں
تو ناں دیکھیں جانیں مینوں نظر نہ آویں لایٹھوں کتھوہو کاں

میر شوے فرشتے تے چاٹیوئے مارنیاں دیاں نوکاں

میں بیراگن زرد پھردی کلے ہو وچ لوکاں

تیرے طرفوں سے کچھ جاناں جگے سارے دیاں نوکاں

اگے برہم ہوں دی صبر نہ دیوں محبتے لایاں موکاں

رگے رگے راضیے عشقے اندر وچ سوزاں لایاں چوکاں

تیرے بے دلبر کوئی نہ تھے دا درد منداں دیاں کوکاں

شعر

منم خدا شد

نور خدا شد

تیرا حسن عشقم

راضی چشم یار دیدم

کافی

دلے سائے دے بکٹے وچ بکدا سیے پئے بندہ اللہ اکے دا

میرے پرور پائے پیارے دا تا درخشے دانے وفا کرنا تا

توے سمجھاویے سے سمجھ لو اے سرفراز

ازلی سائے رحمتے شفقتے باسج سناوتے بخشے محبتے

اے لطفے مجھے عشقے

توے ڈھاویے توے بناویے توے سچا سچ کھاویے

سچ نکایاں نہیں نکے

رکھ اپنا فیاکے میرے وچ راضے ستے ہو کھڈاں حق دے بازی

سر سوائے اللہ نہ کہے

کافی

اکو الف عشقے پڑھایا	بے تے دے باتے بھلائی
سے اللہ دا اللہ میرا	دو جیے خبر نہ کائی
اندر میرے دلبر لولے	کونے پہچانے وچ وچولے
جسے نوے جلوہ دیا ڈھولے	سو مستے پویا سودائی
عشق جنہاے دے حصے آیا	بار برہوے سرانہاے چایا
یونسے پٹو پنہے وکایا	نالے زلیخا لائی
عشق دے ہونے سچے وعدے	پورے کردا کم قضا دے
مضغ حسیں جیسے شہزادے	خاطر زبے شہادتے پائے
سرد سر تلے تے دھریا	مرد منصور سولے آتے ہڑھیا
یار موٹا ناے دے وچ وڑیا	شمنے کھلے لہائے

ماشتی پاؤں بیٹے زبانی

اند باہر میں میانی

اکو الفی عشق پڑمائی

میں اللہ دا اللہ مسیرا

و مدتی اندر حق سہمانی

رہیا زانی فرقہ نہ زانی

بے رتے دل باتے بجانی

زوجہ فی خبر نہ کانی

کافی

اوکھا ملے دا مُرشد کامل
 سوکھا ملے دا رَبّے ہے
 تپا یار اللہ عَزَّوَجَلَّ شفیع
 عینے علی مجھے ہے

الفوج اگے ترے نہ کوئے
 اکو کثرتے وحدتے ہوئے
 بیٹھا ڈونڈے اپنے رَبّے نوئے
 ہوندا دل و جہ نام ملے ملے ہے

جسے دل اندر عشق الہی
 سودے دیکھے ہر جا ماہی
 مُرشد حقے دا راز سمجھایا
 لاپہیا غیر غصے ہے

اندر آچے تے باہر آچے
 بے گھر آچے تے پر گھر آچے
 جانے چاندے تے عشقے سہاگ
 ہو یا جسم جذبے ہے

آپے خالقے خلقے آپا ہے
 آپے بنیا مانے بیو دائے
 جو سے پہلے او پڑے بعدا
 راضی اللہ کلے ہے ہے

اوکھا بلے دا مُرشد کاملے
 سوکھا بلے دا رَبّے ہے
 سچا یار اللہ محمد شفیع
 عینے علی مجھے ہے

کافی

میرے ذاتی بھی تو ہے میرا اسم بھی تو ہے میرا کلمہ نیز جانے دے بھی تو ہے

میرا کرم کریم نور لطیف مسخ منعم بھی تو ہے

میرا مال مقام قرب تمام آواز انجام علم جلم بھی تو ہے

یہ پڑے کر مائیت اپنے خاص مائیت عبتے اپنے

میرا کلمہ قرآن دین دھرم بھی تو ہے

تیرے ذاتی ہے جلم جلال ہو سبحانے اعظم شانے ہو

کوئی ہے انسانے ہو آدم بھی تو ہے لادم بھی تو ہے

تیرے وحدت حق کمال ہو تو خالق خلق فیالہ ہو

تو مالکے مسخ مال ہو میرا ازلی ابدی مرم بھی تو ہے

میرا سمجھنے بے بالغ ویکھنے آکھنے سیر بلا ہے آونے جاونے
نَحْنُ أَقْرَبُ بِهٖ تُوں وَفِی الْفُسْکُمُ بِهٖ تُوں

میرا درد ہے قرار ہے دیدار ہے سینگار ہے
آند ہے تُوں امد ہے تُوں لاجِ حیا شرم ہے تُوں

میرا سوز صفا ہے وفا نورِ حیا نظرِ بقا ہے الحقا جابجا عینِ بقا
رَافِعِی اللہ آپے گواہِ حکمتِ ناکم حکم ہے تُوں

سَنَابَاتِے

اساے پاکے وطنے وچ رہنا
 رلے نالے سمجھ دے بہنا

جیوے داتا دلبر بانے
 جیندا فیضے ہے ماما رومانے
 گیسے وحدتے حقے سُبھانے
 اساے اللہ ہے اللہ کہنا
 اتے علی ہے جویرے آیا
 گنج بخشے ہو داتا کھلایا
 کٹے کفر پاکستانے بنایا
 ملکہ مدینے دا گنہگار

داتا جانے دا مال فقیرا
 محبتی کردا نالے ضمیرا
 راضی رکھدا وانگے وزیرا
 او پر سوئے تُوں سوئے

اسے پاکے وطنے وچ رہنا
 رے نالے سجنے دے بہنا

کافی

سیر مالکے دانے

توے صاحبے سے داسی

دلے وچ درد برہوے دا

دکھ دکھ بانہیے مچا

تیرا عشقے سمایتے سے اندر

نطنے الہیے قریبے قلندر

انفوس میم ہو یوں خود مظهر

باقے کج نہ بچا

یار الستے آپے پچانے اپنے ہستی

نہ خودے رہے نہ خود پرستی

والا

وحدتے

سچ

اے طریقہ اچھا

دلدے دے وچ گم جو ہويا
 نور حقیقے وچ سمویا
 اولے آخر تُوں ہے ہويا
 پور نہ پاویں دُپا
 خاص خیال سدا رکھ راضی
 سر سبھانے حق دے بازی
 شفیق محمد دم درازی
 رگے رگے تُوں تُوں زیا
 سیر مالکے داتا
 تُوں صاحبے سبے داسی
 دلے وچ درد برہم دے دا
 زکے زکے بانہیں نہا

کافیہ

بشوق تہاڑے اگاے لائیے
تھے منے اندر سائیے
فعلے نظر وچ رکھ ہمیشہ
اپنا کرم کمائیے

دے درد عشق وچ درخشے دلبر
ترے پوے شلے تینوے
آپ اپنا جام وصلے دا
پُر پلاویے مینوے
رنج رسامیے چھوڑ سجنے
پھیلے دیئے منے دمائیے

درد برہنہ دیئے آہیے باہیے
واہ واہ تہاڑے لائیے
سُرفنا چویا نسیر اندر دا
سر وحدتے سنج سائیے
سوز محبتے رکھ سلامتے
یاری یار نہائیے

اسم اللہ پاکھے محمد
ذاتے ویکھاے ہر ویلے
توے محبوبے مدامے پڑیے میرا
باقی پھٹے گئے جیلے
اندر الفے مسیم مظاہر
میں ملے ہر جاہیے

تو صانعِ سب دا خالقِ اکبر رازِ حقِ ربِّ ہے مطلقِ پرور
 آپے جنیاں تے رہے تو رانیؔ اپنا یار بنائیے

عشقِ تہاڑے اگا لایاؔ تے منے اندر سائیے
 فضلِ نظر وِج رکھ ہمیشہ اپنا کرم کمائیے

کافی

ایک ہے مالک ہے کافا لقہ دونوں جہان کا داتا

لکھ چوراسی بھیتے بناوے جو چاہے سو چوہا بناوے

گلستا قدیم کارن ہارا گلے پر قادر سو جوتے نیارا

ہر جا حاضر خود اظہارا سب کچھ آپے سکھاتا رہے

اسد احمد سنا کہتا جسے کو ملتا اسے میں رہتا

اوتے جاوتے اٹھتا بیٹھتا کسے کو غیر بناتا رہے

ساتھ تو حید سدا حق پایا اکہ الستے راز بتایا

نیچے نظر میں مسم سما یا سرے سر سبوتا رہے

سانے سریر میں مادھو بانٹے یہاں دولت پر نورے مانٹے

دلہر ہمراہ ہر گئے گاوتے نیچتا ناچ نہاتا رہے

سچ کے سنگے سچا جانو
چار تے نہ پوئے کوئے
اکو احد اکو احد

پیلہ گرو یگانہ
پانچواں تیر نشانہ
محمد باتے بتا رہے

دیوے پوشیدہ دیوے نے ظاہر
بے کنار مہا ساگر

عشق عاشق پر ہو گیا قادر
راضی پریتم پریم گاتا رہے

ایکے سے مانگے سبے کا خالق
مکھ جو اسے بھیتے بناوے

دونوں جہاں کا داتا رہے
جو چاہے سو ہو جانا رہے

کافی

اکے باتے مجھے سمجائے ہے سبے صورتے ذاتے سمانے ہے

دلے دامانکے دلے وچ رسندا سوا اللہ رکھ خیالے نہ کہندا
عشقے ہے بھالے سہاگے اسادا جسے دم وچ ذاتے دکھائے ہے

رہے دیے شانے عظیم قدیے آپے چہارتے آپے ز می
سیرا ماحے سچا سائیے تیری وحدتے سریکتا ہے

توے حاضر ہر دم عینے میانے یاد ازلے دامسرا جانے
ونا فہتے سچے فقیریے عطا الہیے پائے ہے

کیویں جانے توے اتے ہے تے اتے ناہیے
ایہ دلے خانہ سچے رہے دا یاد رکھائے مر گاہیے
اکے تیرے نالے خیالے یگانہ والے وقفے نہ پائے ہے

شاعر شاعر شاعر تیرے
 ذرے ذرے تے ظاہر ہے
 جیسا پائے بناوے اپنا
 توے خالقے ہر دام پھر ہے
 حق حقیقے دلے تحقیقے
 تو حید پچھا کرے ہے

رنگے رنگے رنگے سگے اپنے
 رکھ رضا وچ راضے
 توے ہے درد توے ہے دازو
 واہ واہ سوز گدازے
 جو مرنے مانگے مولا کریم دے
 سوئے ہر دے لائے ہے
 اے باتے سجنے سبھائے ہے
 سبے سورتے زاتے سمائے ہے

کافیے

میں کسینہ پر خطا ہوا
 توے مانگے بچے میرا چنگا یار
 مالے مارے دیے تہہ تہاں توے
 زنجے بخششے درخشے سنگا یار

ہوندیاں نیڑے نھنڈا قرب
 نظر کہتے نہ آویں
 در در دلبر کیوں پیا ڈھونڈھا
 جے آپ چاگلے لاویں
 نام آتیرے توے مددے ہوا
 سر سولے تے سنگا یار

واما از لے دا عشقے کیتوئے
 سوز و بحر دا درد دلوئے
 پٹھیا لے کھلائے عشقے لہیندا
 نیہوئے نچاندا سنگا پار

خیال لے دے وچ خیال لے تہاڈا
 تہے مئے مکے مئے مال لے تہاڈا
 ویکھ فقیر لے مال لے اسدا
 راضی لے داس مئے تیرے لگا پار

کافی

بنا دیکھ تھے دیکھا حقیقی شانِ وحدت سے
 یہ نوبت سے الحق کے لگانہ نمونہ ہے

ظہور نور الہی	تجمے سے بے بقا ذاتی
خالق خود خاص خلقت سے	تو یہ سنتا تو یہ کہتا
مشقِ اللہ جانے اللہ	اندر اللہ باہر اللہ
پڑی حرکت سکون سے	سر اللہ خیالِ اللہ
ایکے اللہ بادشاہ	تو یہ تو ہے جا بجا
ہوا اظہار الوہیت سے	ہو بہو مشہور رافضی

بنا دیکھ تھے دیکھا حقیقی شانِ وحدت سے
 یہ نوبت سے الحق کے لگانہ نمونہ ہے

کافی

یہ نور سے یار سنا یا لے سچے سچے روحی راز با لے

ہاں مہم دا ہمارہ بوڑیا افواجِ مہم مدد کے چہوڑیا
نور سے نار سے روپے جمع دا پو دا صوفی سوا یا لے

یو کے شاہ تے پانچ کماندا لوکاں دے وچ آچے لکاندا
راہجے یہ دامتو کماندا بنے ہو گئے ہاں وچ آیا لے

الو نام اللہ دے ویکھو سٹو لکھاں نام جھینڈے
بیتے تھیتے پردے اندر ماسٹے سخی سٹندے
پیارے وندے شتے شتے ہارے یار پلا لے

آپے مرشد آپے مرید کافی کافی آپے شہید
ذرے ذرے وچ آج دیکھ دیکھ رانجے رہے ایہو فرما یا لے

کافی

اللہ میرا مال جانے داپڑے ہے سیوا اللہ میرا مال جانے دا
دلے لئیہ دلدار وو

ایسے بے نوحے کے سے اکھاں	ویکھ رہیا ماہیے یار وو
پار کنارے وطنے ماہیے دا	پار کنارے وطنے ماہیے دا
دم دم اللہ یاد چاہیے دا	دم دم اللہ یاد چاہیے دا
نالے کرم اللہ آپے کریندا	دُجے دے بیڑے پار وو
اگے برہوے دے تنے سے ساڑیا	اگے برہوے دے تنے سے ساڑیا
ہستے والا چولا پہاڑیا	ہستے والا چولا پہاڑیا
رافضے پر جامہ پہندا مایہ	کردے سے دیدار وو

اللہ میرا مال جانے داپڑے ہے سیوا اللہ میرا مال جانے دا
دلے لئیہ دلدار وو

ایسے بے نوحے کے سے اکھاں ویکھ رہیا ماہیے یار وو

کافی

ماہی میرے وچ وسدا پئے نیو ماہی میرے وچ وسدا
کھولے دلے دیے دید و

آپے مریندا تیر نشانہ کر دا دند شہید و

آپ اپنا ہویا عاشقے
احد احمد اکے نی لاشکے
آپے بھر دا حاکم ہو کے
وکدا مسلمہ خرید و

نوری ناری ناہیے بنے دا
کے نہ پایا بھیتے سجنے دا
جیویے چاہے ہو کے پسندا
راضیے وچ تو حید و

ماہی میرے وچ وسدا پئے نیو ماہی میرے وچ وسدا
کھولے دلے دیے دید و

کافی

تسیر میرا دل ویکھ دے پڑے دو یار تسیر میرا دل ویکھ دے

سُخے دل دل دے دے باتے دو

درد دیدار دالا کے ڈھولا پھولوں پُچے چپاٹے دو

میرے ایاں سجدے سیانے

تسارے باجھوے کوئے نہ جانے

پاکے تسارے زاتے دو

میرے ایاں سجدے سیانے

تسارے باجھوے کوئے نہ جانے

خسے جمال دے خالق ازلی

جیسا چاہیہا آچے بنایا

اپنا رنگے رنگے رچایا

برہمنوں لائے پڑے دو

جیسا چاہیہا آچے بنایا

اپنا رنگے رنگے رچایا

مشقے محبتے شور مچایا

سوز رہے شمع سدا سلامت
 مکے وچ سوہنا بخشے زیارت
 درد ونا دا سائق وو

منگائے ہر دم خیر تہاڈا
 کوئی نہ ہو یا ویر تہاڈا
 اکھائے سر ملواتے وو

توے میں اکے ہو ویکھو راضی
 جیویں جالو رکھو راضی
 پور نہیں مہاجاتے وو

سوز رہے شمع سدا سلامت
 مکے وچ سوہنا بخشے زیارت
 نعمتے ہے یہ سکے ایلھے

منگائے ہر دم خیر تہاڈا
 کوئی نہ ہو یا ویر تہاڈا
 لحظے دے وچ آہن مہیے

توے میں اکے ہو ویکھو راضی
 جیویں جالو رکھو راضی
 تے منے اندر دے رسے سائے

تسے میرا دلے ویکھد پائے وویار تسے میرا دلے ویکھد
 منے دے دلے دے باتے وو

درد دیدار دا لاکے ڈھولا
 ہویوں پئے چپاتے وو

کافی

میں واسطہ اپنے نامے دا میں واسطہ اپنے نامے دا اوو یار

یہ ایانے عا بنر نامے بد حالے بیراگنے کو جھے کافی
تیرے ہاں مستانے تیرے ہاں مستانے دوو یار

یار سچا توں سچ کہا وندا درد میں دیاں رسناں لا وندا
دلے توں کھاندا جاندا دلے توں کھاندا جاندا دوو یار

سوز مہبتے سینہ ساڑے جندڑے روگنے پاندے ہڈے
سجناں باجھوے سبے اجاڑے سجناں باجھوے سبے اجاڑے دوو یار

لکھاں پیراں سوہنیاں سیاں عشقے نے ماریاں بکھیاں سیاں
برہوے کیتیاں بے و سیاں برہوے کیتیاں بے و سیاں دوو یار

میں تارے اصل و ج تیرے ہوئے تیرے بنے سائے سمجھ نہ کوئے
 آپے ہو راضیے رکھ لے کوئے آپے ہو راضیے رکھ لے کوئے وید
 منے واسطہ اپنے تارے دا منے واسطہ اپنے تارے زاوید

کافی

سبے سکامے تے لذتہ کو لوے
 اے یار دا درد لذیر لگا
 اے برہوے وچ سارے دیے
 کر عشقے عجبے تجوین لگا

حالوے قالوے غیر خیالوے
 درد کیتا کے فانی ہے
 درد ملاندا اللہ تالے
 درد ہے دل دا جانے ہے
 درد عشقے نورے عاشقے جانے
 جہانے ازلی عشقے عزیز لگا

نہ سُتیا ہے حاصل ہوتا ہے
 نہ جاگیا ہے نیڑے آوندا ہے
 درد مند ہے دے اندر وسدا
 ساجنے سینے لاوندا ہے
 بچے درد اچھا اکے دلبر والا
 جیڑا جگر دا بنے تعویز لگا

پائے سے الہیے عشقے دا بندہ
 عشقے بنائے ہر کوئے اندھا
 عشقے نے کیتا سارا دھندا
 نہ کوئے پھیرے نہ کوئے پھندا
 راضی رہے کوئے عشقے ملیوے
 سر مُرشد مُستفیض لگا

کافی

تیرے حسنِ جیسا کوئی حسنِ نہیں

تیرے رنگِ جیسا کوئی رنگِ نہیں

توئے سنگِ چوویں سدا سنگِ جانے

تیرے سنگِ جیسا کوئی سنگِ نہیں

میرا جگہ سہاگے تے دیئے ایمانے

توئے دردِ عشقِ توئے دلِ جانے

اے حقِ باحقِ حقیقے یار

مینوئے تیرے بنا کچھ پسند نہیں

تیرا نام پیرا لگے دا اے

توئے راکھنے ہارا جگے دا اے

توئے راضیے رہیے سے راضیے ویکمانے

اے دھنگے جیسا کوئی دھنگے نہیں

کافی

کچھ نہیں میں کچھ نہیں سائے تیرے سوائے کچھ نہیں
یار حقیقے اکے توے سُجدا تیرے بنے ساجدے سدھ نہیں

تسیرے تارے میرے خالقے ہو خالقے کلے دے مالکے ہو
منے موچنے بے خد سوچنے حاذقے ہر دے پالکے ہو
درد دلا دے ہم دم دلبر توحید تیرے وچ بعد نہیں

اللہ محمد نام ہے تیرا لامکاے مقام ہے تیرا
مالکے مالکے مکاے مکاے ہر دے حقے مدام ہے تیرا
منے محبوبا تے منے اند کیویں جانے توے خود نہیں

اُمَلِ مَنایتِ با جلالِ
سوزِ سمورا دردِ پدایتِ
زافِ پُرسِ پرویدِ کرمِ کماویدِ

کجھِ نہیںِ نِیہِ کجھِ نہیںِ
یارِ حقیقیہِ اکِ تُوں سُمجدا

بخشِ بقا دیدارِ سلامتِ
سچِ مہمتِ وصلِ وصالِ
پورِ وسیلہ شد نہیںِ

سائے تیرے سوا نِیہِ کجھِ نہیںِ
تیرے بنے ساجدِ سدھ نہیںِ

کافی

ما جیغے تیرے صورتے مورے دل سے سماءے

دل سے سماءے موہے عشقے دکھائے رہے

اگے تو ستم تیرے سکھے ستائے

دوبہا برہوے پڈبکھائے

پڈبکھائے اگے کوئے بجھائے رہے

اگے عشقے جند جانے جلائے

سوز چہرے تنے تینر تپائے

تینر تپائے موراخوئے سکائے رہے

وجہ چاہے عشقے تہے یار ملائے

عاشقے کر کے سیسے کٹائے

سیسے کٹائے راضی حقے کہائے رہے

حمد

محبے ثنائے وحدتے ہے سُبْحَانَ اللَّهِ

تیرے حمد بے حد ہے سُبْحَانَ اللَّهِ

امد ذاتے احمد ہے سُبْحَانَ اللَّهِ

بمٹا نام محمد ہے سُبْحَانَ اللَّهِ

تو ہے عاشقِ تو ہے محبوبِ مقصودِ پرِ ذرا

عشقِ عینِ حق ہے تو حُسنِ خو ہے کرِ ذرا

انتے ظاہرِ انتے باطنِ

أَنْتَ رَبِّكَ اُحْمَدُ ہے سُبْحَانَ اللَّهِ

تو ہے رسولِ دارِ پسرِ ولیاے داوالی

یتیمِ غریبِ فقیرِ را پالے

سے دردِ دا در مانے ہے دا تو ہے سلطانِ

شہادتِ سناوتے ہے سُبْحَانَ اللَّهِ

و ملے وچ پھروچ وسیع دلے مگر وچ

قبر وچ مشروح اندروچ نظر وچ

توے مظہر حقیقی مہبت ہے سُبْحَانَ اللہ

حس مالے پادے سچا یار توے ہے

پر آنتے توے آزاد کرے پار توے ہے

حکمتے مستانے رمتے ربانے

قادر تیرے قدرتے ہے سُبْحَانَ اللہ

ہو اللہ راضی دے دیدار باقی

آفتے الہیے بخشے جامِ نایابی

جلالتے جالتے شقتے ہے سُبْحَانَ اللہ

عجبے ثنائے وحدتے ہے سُبْحَانَ اللہ

تیرے حمد بے حد ہے سُبْحَانَ اللہ

احد ذاتے احمد ہے سُبْحَانَ اللہ

سُحُا نام محمد ہے سُبْحَانَ اللہ

کافے

آپے اپنا رزم کرم کر

درد برہوے چاہوے کیثا

نیکے بدے ویکہ نہ میرے

ذاتے غفور رؤفے تیرے

توے پردا محسنے مالکے اللہ

صدقہ اپنے محبوبے سچے دا

جانے جانے حقیقے ہادی

عشقے تہاڑا واہ واہ لگا

ہوئے فنا سے خواہشے میرے

ہمارے اصلے امساخے فضلے دا

کرمنایتے سطا مشاہدہ

ہنے تیرے نہیں وسیدہ یار

ہنے کیہا کراہے سے جیدہ یار

داغے کریں تاجے پروں نہ دیرے

مار نکاسے دشمنے ویرے

سیرا سچا زبے جلیدہ یار

کلے خطا کر مٹانے سائے

بخشے احوالے انکشافے سائے

دلے ہوئے دردیلہ یار

تیرے باجھ محبوبا

سے محتاج محبوبا

وحدتے نور جمیلہ یار

میرا روح بھی تو پہ پاہ بھی تو ہے
 پاؤں پر اروا ملاح بھی تو ہے
 نہ نور تو ہے پاؤں ہے راضی ہے

آپ اپنا رحم کرم کر
 درد بردہوں پاؤں سے کیٹا

اخذ محمد اللہ بھی تو ہے
 سوز سینے وچ آہ بھی تو ہے
 تو ہے ہر رنگے رنگیلا یار

بے تیرے نہیں وسیلہ یار
 پیہ کیا کراؤں میں وسیلہ یار

کافی

مسلم کہیے اللہ اللہ
اچھے نام اُسے کے سب سے

ہندو کہیے بڑے بڑے
بائے سنو رب کو کو کو

کوئی کہے واہ گرو جی
کوئی کہے گیتا گیتا
اپنے آپ کو کوئی نہ جانے

کوئی کہے بڑا بھگوان
کوئی کہے پڑھو قرآن
کایا کوئی کوئی ذریعہ

سب سے سوجھتے اکو احد
نیت پریت سے سادھو سمجھیں
جسے کو پریم لگایا پر بھو

آپے سمايو واحد ہے
ہو ہو سر پر شاہد ہے
دیکھا اُسے نے رام بھری

کوئی نرگے جائے کوئی سورگے جائے
بے درخشے مدنی موہنے کے
میسے تو یار کے برے کیا

مجھے کسی سے کام نہیں
چاہتے ہیں آرام نہیں
پہننے پاپے سے بڑے بڑے

پیرے سچے گریبے پورے
 نام اکے جوتے بگاوتے مادھو
 رانجے میں سے ایکے بستے ہے

مسلم کہیے اللہ اللہ
 اپنے نام اُسے کے سبے ہیں

سُرجے پارسا جے سورے
 سُنتا اکھ حضور اے
 جسے بنے گھڑے نہ نہرے نہرے

ہندو کہیے پڑے پڑے
 باتے سنو رہے کھڑے کھڑے

کافی

بکھوے آوے کتے جانا

اُتے کوئے تے پیٹھاے کوئے

کسے دکھ دیاے آپیے بھرا ایے

بندہ اپنا آپیے بنا کے

اپنے آپیے نوے ویکھنے کارے

ویکھنے کیتے خلق آپائیے

آدم مولا بندہ ناہیے

توے نوری ہے نہ ناری ہے

مُسنے ازلے دا دلے دریا

اقتے کیوے توے پسندا یار

کوئے لے باناے کھسندا یار

کیوے جیوندا تے کیوے مر دا ایے

وڑ اندر وچ پسندا یار

شیش دلے بنایا لے

کُن فیکُون سنایا لے

تیرا پڑھدا نہ کوئے لہندا یار

تیرے ذاتے قدیم نیارے ہے

پیہ و مدتیے والا و پسندا یار

پر شے ہوئے لالہ

سے راسخا بادشاہ

تیرے بامعوض توبہ اللہ

عشقِ حقیقے تھے پرستی

اولے آخر روز الستے

تیرے ذاتے پاکے دے بامعوض راضے

بکھوے آویں کتے جانا

اتے کوئے تے پیٹھاے کوئے

باقی تھے توے آچے اللہ

لا محتاج ہے پرواہ

کوئے کے نوے سہندا یار

حُسنِ جمال تے درد پرستی

کلے وچ کلے تھے تیرے پیوستے

جو بنیا سو ڈھندا یار

اتے کیوں توے رہندا یار

کوئے لے باناے کھندا یار

کافی

اے دنیا کوڑی ٹکے بازی ہے

کوئی مالدھوسنتے سنا ہے

اکے ابا تے اکے نانا ہے

اما یار دانیچھو نبھا نا اے

سکہ دے مارے جینا بجائے

نفسِ شیطان تے دنیا تے

جیڑے حق دے راہ توں روکے

اللہ پاکے پناہ تیرے

اکے حقیقے یار بنا

کوئی پندے تے کوئی تانے ہے

کوئی ماجرے نیکے نازے ہے

اکے اماں تے اکے ماماں ہے

پئے دکھا کیٹا سیا نا اے

کوئی پاپے تے کوئی ماسے ہے

زالے گئے چور تے سنتے

مار تنہاں سر جتے

اینہاں نئے خلقتے مستے

سبے فانی مسے مجازی ہے

موتے کسے دیے جانے نہ چھوڑے

رضا خدا دیے میں فقیرا

فقر فی اللہ نور اللہ را

بندہ اپنے خیال بناوندا

جوربے چاہے سوچوندا

ربے دے عشقے وفا وچ ویکھا

میرا اللہ توے مینوے کافی ہے

اے وحدتے واحد وافی ہے

محبتے والیاں دردِ دل سے

کوئے تقدیر الہیے موڑے

فقر دے چم توے جوڑے

صفتے صفا توے نامی ہے

کوئے سیٹھاتے کوئے جوندے

روح راگے سچا پیا گاوندے

کوئے شہید ہو یا کوئے غاری ہے

توے شقتے والا شافی ہے

ایہو مال صوفیاں داماں ہے

رہنڈا اللہ راضی ہے

کافی

آ طبیہ د دوا

سوز فراق دیے آگے سینے وچ

توہ جہان مالِ حقیقتے

علاج میرا و سے تہاڑے

ہے وچھوڑا وڈا دوزخ

بلے محبوبا جھڈ جڈائے

ہائے ازلے دا عاشقے تیرا

یار کہاؤںے یارے لاؤںے

اللہ راضی کر محبتے

بخشے زیارتے یا محمد

لگا سنجے پجہر دا درد ہے

ساڑ کیتا دل سرد ہے

دانا بیٹا سچا یار

مشقے ڈاڈھا مرفے ہے

روز میرے واسطے

ایہو مرفے تے ایہو مرفے ہے

راز مرم ڈھولنا

کرم کہاؤںے فرے ہے

رکھ ہمیشہ نالے ونا

پہر دے ہر دم درد ہے

کافی

بد سے رستے چلے فقیرا

سر جمکا رکھ مامعے اگے

سچا آکھیں سخن زبانون

پر مالوں پر خسیالوں

چماتے وچوں چماتے وچوں

ہے سب یار داپنا بیعت

کدھانے دانیے خزانے دیاں گھلایاں

عجبے لگا لے برہوں والا

تیرا رہے سچا نہتے ساتھی ہے

ویکم الفے اثباتی ہے

عشق حقیقی دینے ایمانوں

فرقانوں سے قرآنوں

سارا مظہر ذاتی ہے

بد کر چاہے نیکے

کدھانے ہزارے پگھلے پیٹے

نہ یہ موتے میاتے نیچے

جانے جسم را لہ مجھے
 میں تُوں تُوں تُوں میں تُوں
 اپنے شانے پیمانے پر راضی

مدد سے رستے چلے فقیرا
 سر جھکا رکھ صاحب آگے

ایسے پردہ ایسے مذاہب
 نہ بچہ کوئے کناہ ثواب
 اللہ نام تیرا نجات ہے

تیرا رتبہ تپانتے ماتے ہے
 ویکھ الفے اثبات ہے

کافی

زبے دی مرضے منے فقیرا

اللہ باقی بندہ فانی

فنا بقا دی رمنرچھانی

جانے جسم نوے کالے عشقے وچ

وحدتے حقے وچ گم ہوئے عشقے

سوز سپاگے دا پیہنے کفنے

اے سرسہاے اللہ دا

سینے اللہ وچ اللہ سینے وچ

سینے تیرا توے میرا

قریبے ہووے کھانے نام تیرے توے

زبے دی مرضے منے

سکھ فقیرے منے فقیرا

چھوڑ خودے والا فانی

تاں بے یار یگانہ

سر دھریں نظرانہ

ہو محبتے نالے دھنے فقیرا

رکھ خیال حقیقے

باقی باتے ودھیکے

پڑے شانے شفیقے

درد وصال دے دھنے فقیرا

ظاہر باطن ہے موجود
ہستے و چوتے نکالے کے باہر
راہ عشق دانی سرالا
نفس شیطانی نوے شمعے جانی

اے ذات کیتے کئے زائے ہوئی ہے
اے دے کیتے کئے دے ہوئے
اے دے اے بے شمار ہے
وہو اللہ فی الارض و السموات

ہوونے وچ سے نہ ہو یا
راے اکھاں وچ دلبر و سدا
مے مہیے حقانے پر زم
آپے ناراضے تے آپے راضی ہے

سے وچ سچا ہادی
ماملے کر آزادی
نمے ہے نہ شادی
دنیا گندی رہے فقیرا

اے باتے کیتے کئے ہائے
اے راتے کیتے کئے راتے
ہوونے درود صلوات ہے
یار ہو یا ہم تھے فقیرا

نہ ہوونے وچ ہو یا
آپے کریندا جو یا
داغ درونے دھویا
کتے لڑا کتے امنے فقیرا

کافی

انہاں عاشق درد مند ہے
نہ مہرے تاج شہاں ہے

عشقے کماؤں کیتے
زہر پیالے پیتے
پئے دلے جگر توں کھاندے

جتنے یار اسدا رہندا
اے برہوں کتنے نہ ہندا
عقلے میراں ہو جاندا

اللہ شالے ملاوے
مورتے پاکے دکھاوے
اے بند باغ بناندا

درداں دے وچ عید ہمیشہ
راحتے رنج توں عشقے نہ جانے

دلبر کولوں درد ملیوے
بادی چھوئے محبتے والے
سوز پھر دی پیر اولے

اسیے مسافر اے وطن دے
سکے وچھوڑا فوجے نہ تاندا
انہے چالے سمجھ دے دیکھوے

راضیے او محبوبے اللہ دا
زبے دیوے دیدار ماہیے دا
نہ تانے جیندے موئے پاںے اناندا

کافی

ماتھے اپنے خلقے بنائے
نور الہیے کیتے روشنائے

پیاربے سچے رہے ویکھ وڈیائے
سما گیا وچ کلے خدائے

افے آپے ھویا مسیم
آپے منعم آپے نعیم
چا روح بدنے وچ پائے

آپے تونگر آپے یتیم
کمالے حکمتے ھر دا حکیم
اٹا احمد باتے سنائے

آپے کر دا چا گمراہ
جو ونے کر سبے آپے اللہ
راہیے یر میرا پے پر جائے

آپے ھویا خود ھمراہ
باقے سارے کورے صلاح
ظاہر باطنے نالے سچائے

ماتھے اپنے خلقے بنائے
نور الہیے کیتے روشنائے

پیاربے سچے رہے ویکھ وڈیائے
سما گیا وچ کلے خدائے

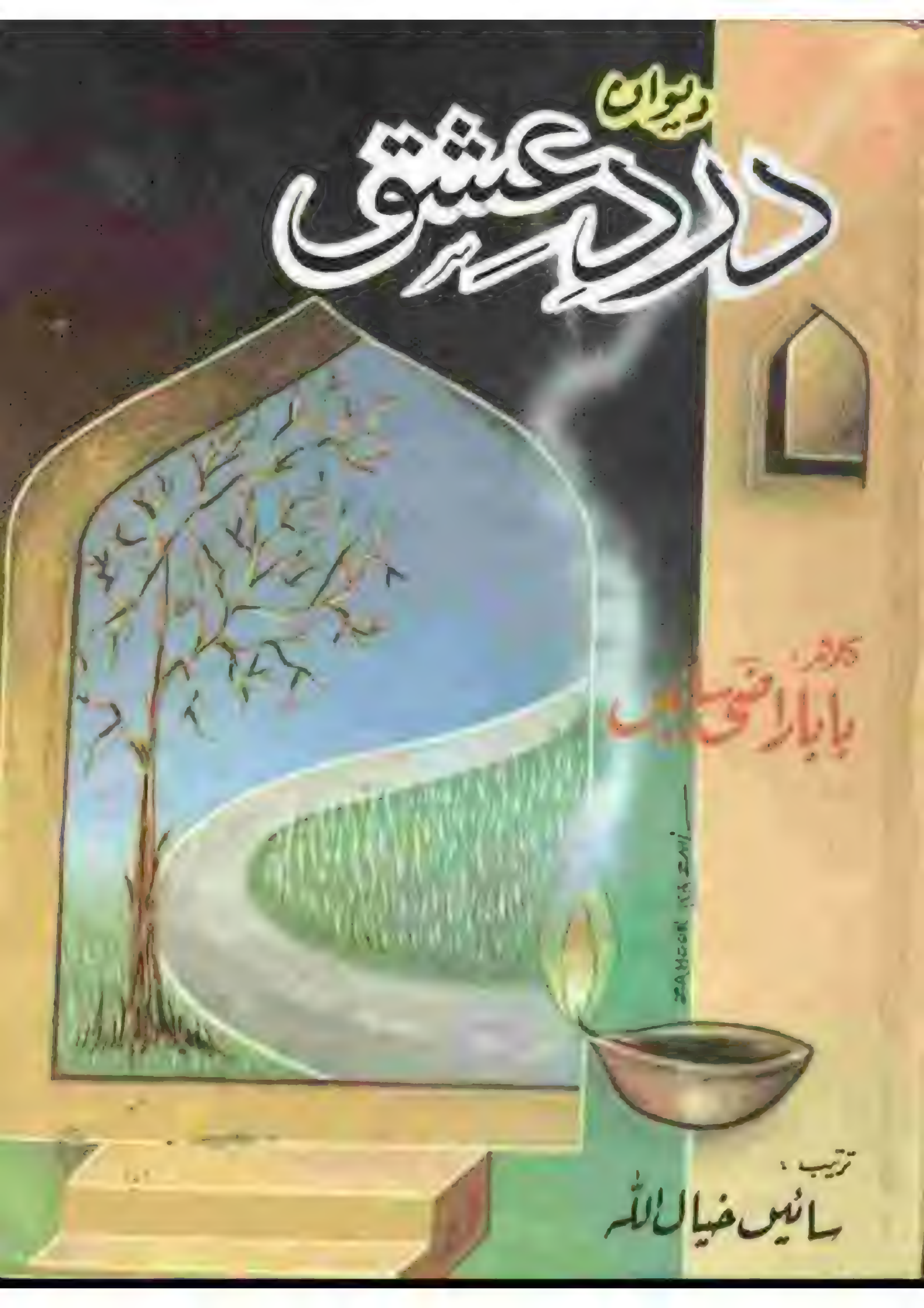
دلِ عیش و عشق

دیوان

کلام
بابا ابراہیم خاں

— JAMALI NAGORI —

ترتیب :
سائیں خیال اللہ



کافی

تسای جانو بیوی جانو
تیرے رحم کرم کے مالے میرا

تسے پاکے تے بیجے ہو
سبے آچے پچے اپنا زیجے ہو
آچے پچے انسانے بنا کے

تسے اچھے بے حد سچے ہو
کدے زردے ہو کدے پرچے ہو
اولے آخر اللہ محمد

ظاہر باطن حقے سبحانے
سے ایسا توے دانا
روح بے اختیار اختیار تیرے وج

سے تاتے تاتا بندہ یار
پور مکا کھے دھندہ یار

حاضر ناظر لاریجے ہو
سائے واہ واہ دغریجے ہو
مولے نہ جانے مسدا یار

بیرنگے رنگاے وج رچے ہو
میرے تاتے پردا وچے ہو
تسے بے سنے پچے اندھا یار

میرے سچے زبے رسول اللہ
دوستے مدام محبوبے اللہ
رہیا نہ کوئے سندھا یار

میرا درد عشق کمالِ تُو ہے

میرا سوزِ عجز و مالِ تُو ہے

میرا اگلا پہچلا مرزا جیسا

میرے سرِ حقیقے شانِ تُو ہے

قرآنِ تُو ہے ایمانِ تُو ہے

میرے جو سخاوتِ دہانِ تُو ہے

میرے سمیعِ علیمِ بعیرِ تُو ہے

میرے دانا تُو ہے رنگِ تُو ہے

میرے مانے تو ہے باقی مولا

تُو ہے جانو جیویے جانو

تیرے دمِ کرمِ تُو ہے میرا

میرا مالِ احوالِ خیالِ تُو ہے

میرا صغیرِ ازلِ جمالِ تُو ہے

تو ہے یہ تو ہے ہے بنے دا یار

نامِ تُو ہے نشانِ تُو ہے

میرے ربِّ تُو ہے رحمانِ تُو ہے

دلِ نعنِ اقربِ مے دا یار

تدبیرِ تُو ہے تقدیرِ تُو ہے

مرشدِ ہدے پیرِ تُو ہے

جو راضی ہے خداوندِ یار

میرے تُو ہے تسارِ بندہ یار

پورِ مکا کلے دھندہ یار

کافی

بھانویں دکھ دیو و بھانویں دکھ یار
تاں بھی سمجھیں میرے چوسکے یار
کر درشنے دل نہ رے یار
نہ نیچے نہانے شکے یار

میں تاں محض تہا دڑی گوری ہوں
توڑے کلے کو جھڑے بھوڑے ہوں
کدے پسدے تے کدے روندے ہوں
تیرے نام توں مددے ہوندے ہوں
گھنچے قولے مشقے دے پئے یار

اصلے مالے محرم دلدار دلے دے
 مداسردے سائے تسلیے ہو از لبدے
 بنا زارے میرے دھوکے نہ چلے دے
 اپنے فضلے کمالوں میںے سارے چاڈھے یار

مخبر و جگر گز گئے عرسے اجائے
 سکے سوز برہوں اندراگے مچائے
 پائے پاو صلے دا جے نہ بھجائے
 تنے میںے پیاسٹراشلے آپے سلامتے رکھ یار

تیرے درت مرسانے نوکر ذر دے رچسانے
 در چھوڑا مکھنے دا کہتے بھی نہ ویسانے
 جو مرضے محبوبانے دے سوئے منیانے
 موتوں سختے درد بھر داتیں بھنے تنے تگے یار

ہائے ہم دے ناکے رلاوے
 راہ تھرے دے ناکے یو باوے
 پیتے ونا دے گاوے گاوے
 سماج باؤمچ آوے وچ مدینے مکے یار

مکے راتے گئے پئے فبر پوئے
 دے دشر آیا ویلے قبر پوئے
 زبے رم والے اکے نظر پوئے
 میٹھے فبر نیپے او فبر پوئے
 یو راضے سانولے سچے یار
 وچ وددے کثرے مکے یار

مناجات

دانا دلدارے دلبر محبوبے لاج پرور

اللہ آچے اپنے مسکینے تے مہر کر

سبے کا محمد مولا کر معافے خطا جو آچے

بے کیفے بخشے درخشے اپنا صغے الہیے

پُر نور نیغے سائے تنے منے ہووے منور

رداے بھریا سوزاے ٹریا پڑے پاواے تیرے در کھدا

برہوے ٹریا دکھاے چڑیا سچے فراقے دامنہ بڑا

ہنے ہو راضیے نام خدادے زیارتے سمجھے عمر بھر

دانا دلدارے دلبر محبوبے لاج پرور

اللہ آچے اپنے مسکینے تے مہر کر

کافی

آئے موج و مدتے دریادے اے

وڈے شانے سچے اللہ دیے اے

لائے برہوں آتشے باہ دیے اے

اے رمنز حقیقی راہ دیے اے

اے خیالے ہو یا بہتہ خیالے دے

اے مالے ہو یا وسے والے دے

اے رنگے لالے دیے لالے دے

اے باغزے نے مُرشد مالے دے

سبے پستے آپے خدا دیے اے

اے بازے سرکلاہ دیے اے

میرا مصطفیٰ یا مُرتضیٰ
 ہو مامی سے مسیخ بادشاہ
 نہ مالِ فقر دے نالِ نبہا
 اپنے صورتے آپے وکھا
 سکے درخشیدنگاہ دے لے
 لے فریاد اس ارواح دے لے

جیویے راضیے ہوویے یار
 نتے نظر نیلے وج آویے یار
 سٹے دورے مبر مناویے یار
 اکے لحظہ چتے نہ چاویے یار
 تیرے رمتے جا پناہ دے لے
 تیرے مُبتے فرمتے سادہ دے لے

کافی

تیرا عشق مجھے ہے دُردِ مجھے

تیرے نامِ دادِ وِندا وِردِ مجھے

تیرے برچھوئے دالکڑا مرخے مجھے

تینوئے یاد رکھنے ہے فرخے مجھے

توئے میرے دل وِج آویئے

میںے سانجھاے تینوئے سینے وِج

عطرِ گلابے دے خوشبوئے

تیرے پاکے پسینے وِج

مکھ مظهرِ الہیے حسے مجھے

کر قبولے نیاز ہے مجھزِ مجھے

تیرے شانے بڑے بے ذاتے بلند
 روح جسم دا کھولو بند
 اَلْحَمْدُ پڑھاں تے شکر کراں
 راضی ہوئے خُداوند
 پر باتے کولوں بہتر ہے
 دے اپنا سائے در سے مجھے

تیرا عشق مجھے بے بے درد مجھے
 تیرے نام دا وندا ورد مجھے
 تیرے برہوں دا لکڑا مرغ مجھے
 تینوں یاد رکھنے ہے فرغے مجھے

کافی

اللہ کرے شے سے گھر آویں

پاگلے کلمے دشمن کر کے

سے دے تیرے وجہ یوں پائے

سوزاں ساڑے بے کسے پائے

برہمن مہرینا دلے کر لا وندا

تیرے خُصے تے فدا دیوانے ہوئے

نقے پیٹے سمنے میراں ہوئے

اپنے ونا وچ یار سچا

توے ویکہ رہا میں ویکہ نہ سکا

کیویں تینوں راضے رکھا

جیویں سکھاویں جیویں بناویں

پینے پیر و چوڑا نہ سے سبھ

چیتا لیونے چٹے سبھ

نادر نمانے ناقص پائے

تیرے درے دے پیاسے خالص پائے

کوئے ترے نہ آئیوں اکے چھٹے سبھ

مسے السے مستانے ہوئے

تیرے بنے بندرے فانی ہوئے

میرے مندے نصیچے پٹے سبھ

کسے کم دتیاں ایویں اکھا

کے اکھاں تے کے اکھا

کرم کا ذکر کسے سبھ

کافی

مجھ سے ہر ایکے سے بہتر

میں آجے بدکار ہوں بدتر

تو میرے معاف کر دے ہر خطا
رکھ کر اکی مجھ پر نظر

میرے الٹ تو چاہے
اپنے محبوبے پاکے کے صدقے میں

نیکے کبھی کبھی نہیں
رکھ لاج تو ہے لاج پرور

گناہوں میں گزری ساری عمر
فضلے فرما میرے حال پر

کھلا رہتا ہے دروازہ ہمیشہ
تجھ کو میرے سے سب سے فہر

رحمتے تیری کا
دلدار دل کا تو ہے مابکے

میرا رہنا مشکل کشا
عشق سچا تا فخر

راہی ہو یا نہ رہے
دیدار اپنا دے الیہ

مجھ سے ہر ایکے سے بہتر

میں آجے بدکار ہوں بدتر

۲۵۲
حمد

اللہ پاکے ذاتِ وحدہ

لاشریکے قدیم ہے تو

بے حد خدشا دے لائق

ماہی شاہِ عظیم ہے تو

بخشے گناہ سے نام محمد

سچا ربِّ رسم ہے تو

نالے فضلِ کرمِ الٰہی

میرا پڑے حقِ حکیم ہے تو

خالقِ کلِ خلقِ دامادِ کلے

سمیعِ بصیرِ علیم ہے تو

یارِ اپنے وچ کھو یگانا

ہو راضیِ کافِ کریم ہے تو

نعتے شریفے

تو نے نہیں کوئے تیرا
تو خاص مظہر ذاتِ حق ہے

اے احمد بلے میم
تو ہے حق اللہ دا

جلال اللہ جمال اللہ
کلے آسیاں دا آسرا

راخو فقیر اصل ہے
اپنا بخش دے دیا رہمیشہ

یا محبوب رب العالمین
ہم ہے سید المرسلین

دلے میرے کیتا قبول
شہنشاہ عاشقین

باکمال ہے بے مثال
تو ہے شفیع المظنیین

تساڑا سکے سائے
تیرا سا لے لے میں مسکین

نعت شریف

میں تو مجھے محمدؐ میں مستان ہوا ہوں بنزیر سے بیگانہ ہوا ہوں

دیا درد مجھ کو انعام دلبر عشق سوز، خشا تمام دلبر

اپنے دل سے بینا نشانہ ہوا ہوں

نہ عشق فانی نہ وہ یار فانی رہا دیکھ مجھ میں وہ دلسار جانی

جہاں تو نے دیا ہے وہاں میں ہوں تجھ سے یگانہ ہوا ہوں

گاے روتا ہوں گاے ہنستا ہوں گاے مڑتا ہوں گاے جیتا ہوں

گاے کہتا ہوں اسرار کی باتیں گاے چاہتے ہیں چیتا ہوں

ہیتے حسن جمال پر حیرانہ ہوا ہوں

غیر سے توبہ ہماری دور سے تیرے پناہ

نور ہدایت عطا عنایت وحدت عین اللہ

ساقی سا جے سب راضی عاشق انسانہ ہوا ہوں

میں تو مجھے محمدؐ میں مستان ہوا ہوں بنزیر سے بیگانہ ہوا ہوں

دعا

مجھے محبت سے محو کر دے
 طالبِ تیرے دیدار کا
 عجبِ برے منجھ چاہا
 تو پہلے میرا دینے وایمان
 سوز سا جس نے دیا مجھ کو
 لطفِ ازلی کرم فرما
 راضی رہے رکھ سدا سے سائے

دلِ نظیر سے آجے اپنا نورِ جبر دے
 ہے اصل سارا جہاں
 یارِ تیرے گرد گردے
 تو پہلے میرا رُوح راز
 سماں دردِ بیچ پر دے
 سب سے تیرے بننے نہیں کوئی
 قریب وصالِ ابر دے

کافی

اساں تیرے کیتے سمجھ
چھڈے اے دنیا عقیبے

سکھ تے آرام چھڈیا
کفر تے اسلام چھڈیا

لہو ہو یا پانی ساڈا
سکھماں کولوں چنگے سانوں
یار تیرے دید کارے

روٹے جگر دے نکڑے
سچے سمجھ دے دکھڑے
جنتے مقام چھڈیا

ڈاڈے نالے نیہوں لگا
جو لکھیا لوح قلم دا
منے کے ربے دے رضا

وسے کوئی نہ چلے
سو پیہ ساڈے پلے
خامے تے عام چھڈیا

پسے کھینڈے برہوں بعلایا
نگے تے نموز دا

درد محبتے مال و نبایا
فسیالے خام چھڈیا

عشقِ حقیقے نماز پڑھائے

عشق ہے امام میرا

حرمِ راز تو ہے دلِ مجاہد

تیرے یادِ سوا

زہِ نالِ ہمیشہ رانے سائے

لے کے نامِ تیرا

اساں تیرے کیتے جھجے

چمڈے دنیا عقبے

سے مٹائے خودی گنوائے

ہرور امام چمڈیا

لا گلے اپنے کر مہربانے

گلے کام چمڈیا

لجپال سچا رکھو لا جانے سدا ئیے

اپنا نام چمڈیا

سکھتے آرام چمڈیا

کفر سے اسلام چمڈیا

کافی

اسات تیرے پیچھے پیچھے
دینے تے ایمان چھڈیا
چھڈے مند مستی
کلمہ قرآن چھڈیا

وڑ کے مسیتاں پڑھنے
نماز چھڈیا
چڑھ کے منبر تے دیونے
اُچیاں اذان چھڈیا
ویکھ کے چہرا تیرا
بلند مقام چھڈیا

عشق اولٹا جنھ سر آیا
باربر ہوا اٹھا بر سر چایا
رکھ کے سر قدم وچ
اسات اپنا شان چھڈیا

خیال خدا وچ راضی روح رلیا
بہ کے اتھے اسات بوٹیا رداملیا
چھڈے دنیا دے دھندے
تے دونوں جہاں چھڈیا

اسات تیرے پیچھے پیچھے
دینے تے ایمان چھڈیا
چھڈے مند مستی
کلمہ قرآن چھڈیا

دُعا

اے نفس کینے ظالم کو لوے
 اگلے پچھلے بخشے گناہ
 نماز پانچے محبوبے دامنِ
 تیرے بنے کوئے سُبْحانائے
 میرے بندہ بدکار توے سامنے مٹا
 تیرے واسطے علیٰ حق سرے
 بے مہینے دلے نئے
 دیدار عینے و عینے دے
 رازِ حق سے ہو رکھ نالے یگانہ
 تیرے سوا کچھ نہ دیکھا
 مالکِ حقیقے کلے داتوے ہے
 اے نفس کینے ظالم کو لوے
 اگلے پچھلے بخشے گناہ

دے پناہ کریم اللہ
 رسم کریا رحیم اللہ
 یزد دوستے میرا دلدار سائے
 یارِ سبِ غم خوار سائے
 رہے غفار قدیم اللہ
 مہینے دے
 مہینے دے
 وچ رضا تسلیم اللہ
 اپنے لطفے کمالوے
 غفلتے غیر فیالوے
 بصیر سمیع علیم اللہ
 دے پناہ کریم اللہ
 رسم کریا رحیم اللہ

کافی

بے توں ملیے تاءے بیسے

ایویں پھر دے وج مرہے

رکھ فقیر دا خیمے توں

پیہ لطفے نگاہیں بھالے توں

توں ماریں مر مٹیسے

تیرا نام جھپیندا رہسے

تینوں زانہیں دیکھ مناسے

مہر دیویں تے صبر کرہے

بے توں ملیے تاءے بیسے

ایویں پھر دے وج مرہے

نہ تاءے فنا فیراقے تھیسے

سچ درد عشقے دیاں بیسے

سے یار سچا لہجہ توں

توں اٹھاویں سے اٹھیسے

پیہ اللہ اللہ کہہسے

الحمد للہ پڑھ سہے

توں زہر پلاویں پیسے

نہ تاءے فنا فیراقے تھیسے

سچ درد عشقے دیاں بیسے

کائنات

کسے تو ہے آپے لکھاندے ہو

موتے موجود کہاندے ہو

ماضی نامہ ذاتے تہاڑے

دلے وچ ہر دم یاد تہاڑے

اسم نام رکھاندے ہو

قادر قدیم خالقے تو ہے ہے

ربے رحیم پاکھے تو ہے ہے

آپے نو ہے آپے ریکھاندے ہو

کسے تو ہے آپے لکھاندے ہو

موتے موجود کہاندے ہو

سے تو ہے آپے پھپھاندے ہو

پھر کیوں رو پھپھاندے ہو

سب سے بے خبر نہ تھے تہاڑے

بھندے تھے تھے تہاڑے

اپنا نور دکھاندے ہو

سب سے راسخا مالکے تو ہے ہے

روزی رامے رزقے تو ہے ہے

راستے دے منے بھندے ہو

کسے تو ہے آپے پھپھاندے ہو

پھر کیوں رو پھپھاندے ہو

کافی

کنہے جو گے جادو لایا لے

تے منے وج عشقے سما لے

ہاتے پچھیں تو مید اسارے

محبوبے ملیا تھے عید اسارے

مُرشد کھولے دید اسارے

الا اللہ مگوا لے

راضیے ویکو عشقے افاتے

پہلے پاویں دلے وج بھاتے

دلے ویکہ بولیندا کوئے پے چاتے

برہوئے آنے کے سچ مپایا لے

کنہے جو گے جادو لایا لے

تے منے وج عشقے سما لے

کافی

ایہو عشق اڑاہ سمندر ہے

بے انتے برہوے دابندر ہے

اے دم دم نالے نازی اے

اتے خود خدا تیارا ضیے اے

گئے نرندے ترندے قاضی اے

ایہدا کلمہ مسجد مندر ہے

زاضیے دے پئے بولے میاں

صحیح سمجھ ورنے کر تولے میاں

نئے عشق دیے نہ کولے میاں

بھر پیالہ پئے تونے قلندر ہے

ایہو عشق اڑاہ سمندر ہے

بے انتے برہوے دابندر ہے

کافی

کوئے کرماندے گلے دے جو گئے
 گھر آ کے ماہیے یار سمجھے
 اسانے وانگے سودانیاں راہ ملیا
 اے جانے امانتے سبناں دے
 تینوے عسرا راز بنا بیٹھے
 تیرے پچھے حال و نجا بیٹھے
 رانجیے زمانہ چلا ہے
 سالوں بخشے والا اللہ ہے
 کوئے کرماندے گلے دے جو گئے
 گھر آ کے ماہیے یار سمجھے

کدوے ماہیے میرا گھر آونا ہے
 کدوے سیے ولے پھیرا پاونا ہے
 ماہیے لنگھیا تے کیڑے راہ لنگھیا
 ساڈا جو گیاں والا پھیرا ہے
 تیرے مالے سیے جندریے لایے
 ساہ تیرا ہے نہ میرا ہے
 اے دم دنیا تے کلا ہے
 تسارے باجو دنیا تے انھیرا ہے
 کدوے ماہیے میرا گھر آونا ہے
 کدوے سیے ولے پھیرا پاونا ہے

کافی

لگے جنہوں پہ پاٹے عشق دیے
ہے سچا عشق اللہ رسوا ہے دا

اونوں پہ نہیں رہے بھلا
جستوں راز مقیم کھلا

سے تیرا توں میرا ہے
سے سارا جگڑا جھیرا ہے

تیرے بنے دو جا کپڑا ہے
دل نام تیرے نال دھلا

اللہ محبتے والا ہے
سمجھ لے اے عشق دا چالا ہے

جیندا تھانے اعلیٰ توں اعلیٰ ہے
رانی سے سر دیونے باجوں یوں بلدا نیامدا

لگے جنہوں پہ پاٹے عشق دیے
اونوں پہ نہیں رہے بھلا

کلام اُردو

حیرت پیتے ہیں مجھ کو تیرے جلال سے
مستے ہوا ہوں بے خود تیرے جمال سے

غیر خیالِ فطرے مجھے تیرے نے کیے سب فنا
تجھ سے مجھ میں سا جئے نہ کچھ ہے نہ کچھ رہا
دانا بیٹا بیشک ہے تو ہے واقعے میرے ہر حال سے

بے انتہی ہے تو با کمال لا تو سدا حمد و ثنا،
ہر مکالمے میں لا مکالمے ہر وقت حاضر جا بجا
ازلی عنایت کر الہی رکھ راضی اپنے و مال سے

حیرت پیتے ہیں مجھ کو تیرے جلال سے
مستے ہوا ہوں بے خود تیرے جمال سے

کافی

میں نہانے دیا سائیا
بابیے ہمتہ پھڑائیے

لگیاں نیچے دیاں نوکاں
وہ تیریاں ہر دم جھوکاں

سایہ سر سچلے دا
چھ مقبول ازلے دا

ثانی محمد شفیع ہے

در تیرے آئیے
اکھاں نالے ملائیے

یارچے یار پئے کوکاں
دیندا دلے دسائیے

رکھیا رتے فضلے دا
چوئیے فیضے رسائیے

حرم راز رفیع ہے

راضیے رمتے وسیع ہے

رُومی رسزائے رلائیاں

کافی

اکے ربے سچے نالے لایو سے
 راگے انا الحق گایو سے
 کلے وج قادر آپے سما
 کر ثابتے حقے سنا یو سے
 آپے شاہ تے آپے خادم
 پوشے فقیرے پا یو سے
 آپے شے تے آپے میلے لے
 فرقانے ایویں فرما یو سے
 آدے حد بے نشانے لے
 ہر سر سائے پا یو سے

پر شے کو نوے دلے پٹا کے
 روح جسم کو نوے فانیے ہو کے
 مُرشد کاملے لے فرمایا
 غیر کہتے کوئیے نظر نہ آیا
 آپے اللہ تے آپے بے آدم
 سر مستے قلندر دما دم
 آپے جلیلے تے آپے خلیلے لے
 آپے سما وج دلیلے لے
 راضیے ربے داود اثنائے لے
 خود فقیر تے خود سلطانے لے

ہر شے کو نوے دلے پٹا کے
 اکے ربے سچے نالے لایو سے

کافی

اویار نیانے نالے نیخے ملا میرے دھولے
 جندڑے را دلڑے دادلدار و دلبر
 محمد پاکٹے پیغمبر مدد کریا علیٰ حیدر

بجرو چھوڑے مار مکا
 میرے دھولے

درد عشقے نے حال و نجایا
 توں داڑھا ہو یا بے پرواہ

تیرے بنے مرے بکھے پامے
 میرے دھولے

سختے جدائے کیتا ادا سے
 جے ترے تینوں کوئے نہ آیا

موئے ہوئے نوئے مار نہ مائیے
 میرے دھولے

سوز برہوں وچ ساڑ نہ مائیے
 تمہے ظالم نہ ایویں ظلم کما

تینوں پچھنے والا ناپیے کوئے
سیرے ڈھولنے

کوکا کر دیے ڈھائیے مریدی
سیرے ڈھولنے

اپنے جانے غریبے نمائی
سیرے ڈھولنے

ایہو قہر کرنا کتھوں سکھیوئے
کچھ تالے کر توں خوفے خدا

رو رو ٹھنڈے سہا بھریندی
پئے جو میں تھوں بخشے فطا

راضی ہو ملے آدے جانے
درخشے دے پئے وصلے کرا

اویارنیا تالے نیخے ملا میرے ڈھولنے

جسڈی دا دلڑی دا دلدار و دلبر

محمد پاکے پیغمبر مدد کریا علیٰ حیدر

کافی

نبی علیہ داکھنے طریقہ
خالی شاہ ملکہ دے رگے

وچ فقیر کرے گزاریا
ویکھ سکند دارا

ماں بیو جیہاں بھائے بیلے
رہبر سدھا رستہ دسیا
رہے جیہاں کوئی یار نہ ویکھیا
دوئیے جیہاں کافی اکے چے

کم کوئی نہ آیا
مُرشد کم کما
خوبے اسے آزمایا
اللہ پاکے پیارا

لکھاں کروڑاں گناہ میرے وچ
زویاں ویکھ کے اپنی
سبے کر میریاں معافے خطایے
اپنے شانے سجاں غفارا

بدیاں بے شماراں
رو رو دُعاں ماراں
سائے سچاں پکاراں
توے چے بخشے پُوسا

اللہ محمد اللہ علیہ
 حاضر ناظر غنی جلے
 اللہ نبی اللہ ولی
 ذات دیوج ذاتے زلی
 کرمطا دیدار ہمیشہ
 لطفوں دل دے کھولے کلی
 اللہ راضی ہے پر دم ویکھاے
 لڑہ لگی ہوں تیرے یارا

نبی علی دا گھنہ طریقہ
 وچ فقیرے کرے گزارا
 خالے شاہ ملکے دے ٹر گئے
 ویکھ سکندر دارا

کافی

اسیے ہمارے ملنگے مستانے
 یو عاشقے فقیقے مولا
 اسیے ہمارے ربے دے
 ربے ہے اس ادا
 نتے اللہ ہے اللہ ہے
 آمد آمد اکٹھے ہے اللہ
 وعدے وچ تجھے پیسے
 یہ نہیں ہے سبے کچھ
 ظاہر باطن
 لے نیسے مشتاقے نے
 ثابتے رضائے راضیے
 درد دلبردا دلچ وچ
 سوز سبھنے واسپندے

سچے یار دے
 دوست دلدار دے
 بندے عاجز
 ہر دم محافظ
 پلے پلے پکار دے
 دوجا ویکھنے وڈا گناہ
 ذاتی انوار دے
 تو ہے ہے سائیں
 موجود سدا ہیں
 تیرے دیدار دے
 فقیر جو پسندے
 ہر دم رکھ دے
 لہندے منزے پیار دے

کافیہ

تیرے بنے لنگہ دیاں اوکھیاں گھڑیاں	دوستے سچا دلدار
توے پڑے میریاں بائیں پھڑیاں	روز ازلے دے یار
ٹالے سے ویکھاں	آپے وکھاویں
تیریاں لگیاں ٹانگھاں بڑیاں	آپے دیویں دیدار
میں پڑے گناہ گار	توے پڑے صاحبے ربے غفار
روندی کھڑے پڑے	دُر دی تینقوے
جلے بلے گئے پڑے	عشق دی آگے وچ
ٹالے تیرے جداکھیاں لڑیاں	برچھوے دا چا تم بار
بخشے دے مینوے	راضی ہو پڑے
کوکاں کسریندی سوزاں سڑیاں	سائیں سُنے پکار
تیرے بنے لنگہ دیاں اوکھیاں گھڑیاں	دوستے سچا دلدار
توے پڑے میریاں بائیں پھڑیاں	روز ازلے دے یار

کافیہ

سچ سنیں تے سچ سناویں
 سچ اللہ تے سچ محمد
 نفس شیطانی کینے دنیا
 سچ سچاں رکھ منائے
 سچ آکھنے درویشے اللہ دے
 سچ داسا نہ چھڈن عاشقے
 ملاں مارے ہتھ قہر دے
 برہوے بارے بار ملائے
 درد عشق ہے بڑا مسہانگا
 درد عشق ہے لبھ دا ناہیے
 درد برہوے دلے راضیے کیئا
 سچ سنیں تے سچ سناویں
 سچ آکھنے نہیں سوکھا یار
 سچ دا دے تویں زوکا یار
 دشمنے مکار غدار جانیے
 سچ نوے سچا یار جانیے
 جموٹے سمجھ سبے دھوکا یار
 بھاویں سولے تے چڑھ پندے
 تانے بھے پوچھ پوچھ کپندے
 عام نہ جانے لوکاں یار
 مٹاے تویں سمجھیں سننا
 رہے سچے دا رستا
 مینوے لکڑا عشقے انوکھا یار
 سچ آکھنے نہیں سوکھا یار

کافی سرہار

پیو پیو کوکے پیپہارے
ساوے گھٹا بنے آئیہارے

پیو پیو بولے پیپہارے
میں بھی تم رے ساتھ کہوے
بدلا ہرے توریے پیپہارے
موسے جے مورا پیپہارے

کہو رے ساوے آوتے
راغیے منوا گاوتے
ساوے آیا درے دکھایا
میں بلہاری جیا رے

پیو پیو کوکے پیپہارے
ساوے گھٹا بنے آئیہارے

کافی

تیرے درد دکھڑے
 وصلے دے وو دھولا
 سماں سولے بانے
 چو وے مسہر بانے

ازلے توں میں تیرے
 باجموں یار دلبر
 در دیے پائے بر دیے
 اکٹے پلے نہ سر دیے
 وکھا نور اللہ
 صورتے سبحانے

مرا منہ داماہے بچے
 لہجائے داتا ہو
 ہر حالے سائے
 لاجبائے نبھائے
 تمہے اللہ راضی
 ملے رمنز رومانے

نہتے دا پیالا
 سینے سما جا
 عطا ہو یا مولا
 کیہا پردہ اول
 ہر طرفے ویکھا
 فسے حسانے

ختم خیال پاری وچ

تیری یاد با جموں

لا یوں دل جگر وچ

تیرے درد دکھڑے

وصل دے وو ڈھولا

رہیا دم بدم ہے

بھلیا کار کم ہے

عجب عشق کافی

سماء سول جانی

ہو وے مسہر جانی

شعر ہندی زبان سے

سارھو کھاوے سو

جوگے عشور ایکے ہے

گرو گو بند من سے رچیو

راضی رام رحیم سے فرقہ نہ پاوے کو

پر ماتا پر مائے

راضی سے کبھی دو ناہ

کافی

آملے دلبر واسطے رہے دے
تیرے بنے ساجدے کچھ نہیں وندا

میرے مانگے ٹھٹھے یار سائے
سُنے دوستے سچے دلدار سائے

سبے رنگے روپے جوانی
پلے پرے نہ ہو دل جانے

ہر شے ہوئی آخر فانی
پے زندگی دے چار سائے

پلے منگیا عشقے الیہ
یاری سوچ سمجھ نہ لائیے

پھر دنیا زبے کیوں پائیے
کیتے جھوٹے قولے قرار سائے

رہ سچا عاشقے دوستے درویشاں
نہ مرے ہوا وچ ہو پریشاں

تینوں اللہ راضی رکے ہمیشہ
زلے نالے ہادی کر پیار سائے

آملے دلبر واسطے رہے دے
تیرے بنے ساجدے کچھ نہیں وندا

میرے مانگے ٹھٹھے یار سائے
سُنے دوستے سچے دلدار سائے

نظم

طالبِ دنیا زناے بندے
 کم کریندے گندے
 گوے زناے پچھوے بندے
 شہوتے کیتے اندے
 پنچھو اینہاے کولوے کوئے ہوتسیے
 کیندے اسیے مسلمانے
 آیتاے قرآنے حدیثاے بکھدے
 بے ادبے بے فرمانے
 آپو کاغذ سیدے ناپاکے تانواے تے
 ایہے کینیاے دے دھندے
 لذتے خواہشے نفساے وچ
 بد مستے ہوئے پئے ظالم
 علم عام تے ملے کوئے ناے
 پڑھنے قرآنے تے بولنے جھوٹے
 ویکھو آخر زمانے دے عالم
 اے قیامتے دیاے نے ظاہر نشانیے
 سادھ پھڑنے تے چور نوے چھڈنے
 فقیر خدا کو لوے ناہیے ڈر دے
 سچے نوے جھوٹاے نیچے نوے اشرافے
 کیسا ہے انصافے
 نہیں ہوندے شرمندے

یا ربے کہ حفاظت میرے
 راضی رضا و چ رکھ سلامتے
 جموئے مکر فریب
 نالہ درد بنتے غیب
 ویکہ بیچ نہ میرے مندے

خاص باتے

الٹ دیے باتے خاصے لے	باقی سے کوا لے
الٹ ہے حق لے	باقی سے بکے لے
الٹ ہے بود لے	باقی سے نابود لے
الٹ ہے موجود لے	باقی ہے سود لے
الٹ ہے محمد لے	باقی سے رد لے
الٹ ہے قلندر لے	کیا باہر کیا اندر لے
الٹ ہے پیستے لے	باقی سے نیستے لے
الٹ ہے راضی لے	باقی سے کوری باز لے

۴۸۲
کافی

دلے داپے ڈاڈھا دلدار میڈا	نہ حالے پچھدا کینہ وار میڈا
کیویں نالے پتھر دے ناتا چا لایم	کیویں عشقے اوں پچھدا چم کے چایم
ایہو بوشے مینوے پیلے کیویں نہ آیم	پنہ کچھنے پچھنے ہویا بیکار میڈا
مہروالے بانہ پتھوے چھٹے گئے لے	پنہ دانہاں کریندے دلے دم دم جوئے لے
بلے باتے کنوے بسے بیزارتھے لے	آہندے لے آوے یار میڈا
سٹے میکوے اڑاہ وچ تماشا دکھیندا	میڈے آہ زاری کوں کڈالے نہ منیندا
ایہے ازوچ رانھے سڑساہ ویندا	کوئے وسے نہ چلدا اختیار میڈا
دلے داپے ڈاڈھا دلدار میڈا	نہ حالے پچھدا کینہ وار میڈا

۴۱۳
کافی

لے ہے عشق دا مال
دم دم دوستے ملے دا
بلبلے بولے راز کھولے
دے روے سانولے ڈھولے
کر کر ٹولے آونے شعلے
نینالے نیر و پیم
کر چارے دردالے مارے
نہ کوئے پستی نہ کوئے مستی
سردے سچے اوپے بچے
نولے چارے بھائیے سارے
اکھیلے روونے پنہولے دھوونے
اوہ مستانے تھے دیوانے
زنیہ چار دیہارے

جیسندے نالے مبالے
دلے وچ پیم خیالے
سُخنے ساکھے چولے
دلے وچ دلبر بولے
مارے عشقے صندولے
حضرتے عشقے دے مارے
ساہ سبھ تونے وارے
حقے ای حقے پکارے
رچے راولے نالے
مارے دھارے دلے
پونے پور پنہلے دے
روح دا راز نہ سلدے
رہ تونے راضی نالے

کافی

بھر بھر پلایا ساقے یار پیالہ
اوسے پیالے وچ نشہ نیہوے والا

نشہ نیہوے والا اصلوے بنرالا
نالے پیونے دے گیا نفسے نالا
نہ ہوشے رہیا نہ خوفے خیالا
تنبے داتھالے کوں کھلیا طاقے نالا

چھوڑیم مذہبے کتابے چارٹے
شیخے مشائخے خطابے چارٹے
عامہ تے کوزہ مصلیٰ تے مالا

مُورقے ساقی دی دل کو سیائے
 اکھاں آگے پچھ پر دم اُپائے
 جنہ لوری لائے لُورے لُورے رچائے
 زانہ سے اساڈا کھلایا بختے بہالا

بھیر بھیر پلایا ساقی یار پیالہ
 اوچھے پیالے وچ نشہ نیچھے والا

کافی

جیہندے کہتے آیوے

نہیں اوہ تالے دیندے

ند گئے دوستے دلیندے

رہے گیہ رانجھنے رتو کا

سُجے بھانے نہجیہ دے

ند گئے دوستے دلیندے

زُھڑے یار جنہاندے

ڈاڈے اوکھے منیندے

ند گئے دوستے دلیندے

راضیہ عشقے اڑانگا

نورتنے تالے نہجیندے

ند گئے دوستے دلیندے

”سبے حمد اللہ ربّ العالمین ہے
تیرے ذاتِ رحمتِ العالمین ہے“

توے مالکِ یوم الدین ہے
نہایتِ بڑا مُشفیع ہے“

”تیرے بنے سُنے فریاد کوں
نہرِ آفتوے کرے آزاد کوں“

دیوے سائے بنا امداد کوں
کرے برباد نوے آہاد کوں

توے ماکم الیٰ مکیں ہے
توے مامعِ شرعِ زمیں ہے“

”سُروٹے لگے تقدیر دی
 بھلے سُرتے ساہ سیر دی

خطا معاف کر پُر تقصیر دی
 اپنے فقیر دلے دگسیر دی

توے کافے کریم مزیں ہے
 اے راضے تیرا مسکین ہے “

حمد

فلقنا خالقنا لا اله الا الله
اندر بھر آچے الله لا اله الا الله

عرشے فرشے لوح کرسی میں
آچے ہے رہا سما لا اله الا الله

ذاتے تجلے نور ضیاء
ظاہر باطن مصطفیٰ لا اله الا الله

سب سے اونچا سب سے سچا
سب کا پوری رہنما لا اله الا الله

سب کا نما و ظہر سب کا پاک
ایک حقیقی بادشاہ لا اله الا الله

تو بے مثل بے چونے ہے
نہ مستی نہ مجنونی ہے
نہ جسم نہ ارواح لا اله الا الله

قادر قدرتے جسکتے والا
 مہرے جمالے جلالتے والا
 سر پر کھڑا آپے گواہ لا الہ الا اللہ

زندہ قائم لازوال
 الفے مہم عیسے وصال
 وحدتے عیسے یکتا لا الہ الا اللہ

میسے لا ہوا توے پٹ ہوا
 نہ نسیر کوئے تیرا ہوا
 حقیقے سے یا خدا لا الہ الا اللہ

راضی سے صفتے بے حد ثنا
 مخلوقے کو طاقتے کہاے
 تیرے سوا کچھ نہ رہا لا الہ الا اللہ

گائیے

ملیا محبوبے سچا دلدار کراے تیرا شکر اللہ
 سینے لا یار دتا ہے حد پیار کراے تیرا شکر اللہ
 نیناے والا نور نرالا حسن صورتے ویکھیندا اے
 محبتے وچ مسے کر کے روحے زمراے رلیندا اے
 ملیوم غمے دا مٹھا غمخوار کراے تیرا شکر اللہ
 حقیقے عشقے دا پیالہ عطا کیتا سوچے ساقے
 پلا کے جام وحدتے دا رچے میسے وچ نہ میسے باقی
 کیتم دلے وچ صفا دیدار کراے تیرا شکر اللہ
 خیالے دے وچ خیالے خدائے اندر باہر مرشد مانجے
 ظاہر باطنے ذاتے دکھائے ہر دم دلبر تیرے وائے
 ہویا پو حقے دا اظہار کراے تیرا شکر اللہ
 ملیا محبوبے سچا دلدار کراے تیرا شکر اللہ
 سینے لا یار دتا ہے حد پیار کراے تیرا شکر اللہ

کافی

توسیع دل میرے وج آؤ مجھے اپنا قربے کساؤ مجھے
 نتے نیچے نظر وج سماؤ مجھے درشنے دید دکھاؤ مجھے
 میں تساؤا توسیع میرے باقی بھلے گئے کھیرے بھیڑے
 مارے مینوں طعنے تیرے انہاں انہیاں کھوپے پاؤ مجھے
 قاضی ملائے بنے کے جتنے کہندے نے پُنج تیرا دلبر کہتے
 مار کھلے انہاندے متھے بدے راہے پاؤ مجھے
 کر دے رہندے ظلم صلاحیہ خد دیانے انہاں نوں لگیانے باہرے
 پاویں انہاں نوں اپنے سائیہ موزے مار مکاؤ مجھے
 خیالے راتھے نالے یگانہ عام نہ جانے جاہلے بیگانہ
 تو مجھے میرے وج سما مارا نعرہ حقے سناؤ مجھے
 توسیع دل میرے وج آؤ مجھے اپنا قربے کساؤ مجھے
 نتے نیچے نظر وج سماؤ مجھے درشنے دید دکھاؤ مجھے

شعر

”خود سے جو خالی ہوا

وہ دیکھتا نہیں اپنے آپ کو

عاشق ہستی سے کر گزر

زائل کیا مجاہد کو “

”جبے عشق مجھ سے آگیا

تیرا اصل ازل سے سمجھنے

تجے کیا قربانے تجھ پر

دلے روح راضی سے تنے بندے “

”نو جانتا ہے ابتدا

جو انتہا ہو گئے میرے

راضی سے حق تسلیم سے

مشکل کشا ہو گئے میرے “

شعر

اے یار تجھے کس طرح راضی کروں
 سر جانے دلے دے دیا اور کیا نذرانہ دھروں
 دو باہوؤں تیرے عشق سے باہر نکلے سکتا نہیں
 بحرِ عیق سے سمندر میں دے کونسے تارے تروں

”تو نے منہ سے تیرے تانگہ لگے دنگے سے ہے

لوں لوں سے لپٹے رہے بہتے یکسو ہے

اللہ کے پکڑ یہ مضبوط رستی ہے

محبّت سے ہادیے پاکئے راضی روح کھسے ہے

رخِ مصطفیٰ نورِ خدا دل سے دیکھا دے ریخ

فنا ہے اللہ ہے ہوا بنا باللہ ہے میں

ظاہر سے مطلبے مُرشد ہمارا باطن باقی پائے ہو میں

ہے راضی ربُّ المشرقین و ربُّ المغربین

شعر

مجھ سے سنسار کیتا سنگھار
مجھ سے دیدار دیکھو اے یار کیا

خسے ہو شیار ملیا آدھار
دُتم سروار اوکھاوتے بار کیا

نئے گلے تلوار اکھیرے زوار
رہیا وچکار دیکھنے چودھار کیا

سدا پلے پلے اکو وچ دل
گیا زلزلے ہووے راضیے دل گھر بار کیا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اے ”سندِ ہدیٰ زبانی“ سے کلام

شروع ہوتا ہے

شعر

دیکھ پر دم یار کے
 مورتے خیال سے
 راضی رہ ہمیشہ
 مادے کے مال سے

عشق نے جلوہ دکھایا
 دلدار کے دیدار سے
 ابے یار راضی ہے
 قالو بلی اقرار سے

نیکے وہ ہے جو بُرے کو بھی نیکے کہے
 ماستے وہ ہے جو دکھ درد سے راضی رہے

شعر

بِسْمِ اللَّهِ بِسْمِ اللَّهِ لَكَ بِسْمِ اللَّهِ
مدتے واری سرسما نتوی

تینوں اکھاں سدا بسیم اللہ
دلے جانے فدا بسیم اللہ

✱

جانے جانے حقیقی پادی
پردہ پاء دھکے عیبے میرے

کر نگاہ کرم دی
سبے سنے اپیلے رحم دی

✱

توے دینے توے دھرم
توے ٹھنڈا توے گرم
توے حاکم توے بادشاہ
توے ہر دم و جہوالش
توے لکھیرے جو چاہیے
توے راضیے توے راز

توے سائیے توے شرم
توے سختے توے نرم
توے نور توے نعم
و فُ الْفُسْکُمْ
تیرے پختہ قلم
توے ہر حالے عرم

کافی

نکری زوار تھیو کو کو
ماشقے ایشار تھیو کو کو

پتوتنہ کھے پیو سارو
کھنچے اظہار تھیو کو کو

دسے کھڑو آسے چھوچھے
مستے چوشیار تھیو کو کو

آدامی وٹے سبھے شرکتے
یگانو یار تھیو کو کو

سا لکھے سبھاخے سبھانے
بے اختیار تھیو کو کو

دنیابے وفا غدار کھالے
لاچے سرمہ جو سا لگو

رکھو بنچتے عشقے آرو
اچھو بارو برہ وارو

فقیر فانی خودی کھالے قھی
مبتے مے پیالو پیے

وحد ہوجے وٹھے وحدتے
منہمالے مورتے پسے صورتے

راہیچے موجود حقے جانے
ماکھے اختیار جو مانے

کافی

کریو منہمے رواجبتے دوامیدر علی اکبر علی اکبر

مقیقے سے ید اللہ معرفتے علی اظہر علی اکبر علی اکبر

فداوند پاکے رحمانے کیو مشکے آسانے علی اکبر علی اکبر

امانے ہے لا اولے آخر علی اکبر علی اکبر

قَمَدُ جو کرم اہڑو دُمانے نہ بیو کو تو جیہڑو

سریفنے جو شفا سرور علی اکبر علی اکبر

تو ہے آئے منہجو مرشد کاملے اچھے اوکھے سے حقے ثانیے

پکاریاے قہو سینے اندر علی اکبر علی اکبر

اللہ تو مانے آئے زانیے فیانہ کرپے دلے تازیے

نظر ایندے کڈینے دسبر علی اکبر علی اکبر

کافیے

دلبر بُدھ توے دانہوے
نکرنے تھیوے سرد آہوے

رُندو چھڈے پلپٹو وئیے
لالیوے سبھ موے والیوے

وسدو ونا کروڑے
نوری بھرے نگاہوے

رکھ خیالے راضیے جوسدا
تنہجوے دُسا نثو رانہوے

پہنچے در بھرے دلے جوے
سورخے سندلیوے سینے منجماعے

قربے میںے قیدیے کرے
کو ترے نہ آيو تو کے

دیدار دے پنہنجو پریے
سینے ساء لائے سوہنا

ماتھے تھمے ستیا سجنے
امنے پور ایندیے کڈھیے

کافی

ولہا آء ورے درد مندے ملے ملے میاں میندھرا
 دکھنے میںے دکھئے کھے ڈے اچھے کا دلبری
 جیٹری تیٹری گولے پنہجے کھوٹے کرکری
 کوکالے کندے کاکے تے مٹاے ونجاے مری
 درد برہ جوتھے منے اندر ویٹرو بچ برے
 ساریاے ویٹھے سوڈالے سائیے صورتے سرسری
 رہ توں مونساے رانا زافٹھے دلے جے کھولے درے

کافی

آپ کوئے بیو تو رہے رانا روح میں
آلوئے تنہی توئے منہجو و چوئے غیر و یو

جلوہ جوڑے بانے میں بانے بارو شوق دیو
روز ازلے کھالے بار برہ جو مرتے پانڑ کھینو

پھر صورتے میں سوڈالے مائیے ڈھم پائے لیو
وحدتے وارو پیا لو پیتم راضیے ربے تھیو

کافی

سور کیو منصور	دم انا الحقے حضور
ظاہر باطنے پکڑو آچے	پیڈے ہوڈے یو کجہ ناچے
ہوئے منہجو پانڑ تھوٹا ہے	تھیو سچ چوئے میں کھڑو قصور
پنہجے صورتے پانڑ ڈے تھو	خیالے تھیے دلے میں یاروے تھو
راضیے وحدتے منہجے پسے تھو	ما غمر نا غمر ربے غفور

کافی

ماشوق تھیں وہ واہ پانڑیں دے پانڑ اللہ
پھر پانڑ کھاں پانڑ تھی موتوں اگے مرے جے

پورہ ایندھ صے پانڑ منجہ نگاہ
تو کھاں تپے جدا پنے جانے خود غافلے پھڑستے جوانے

ایہو سر توں بارو لہ
وحدتے وارے وارے اپانے مرشد مولا سبے سمجائے

صورتے پنے سے پنے آگاہ
پنے مولا فائقے ناعلمے رنجے سے مالکے مالے رنجے

آپے پانڑ حقیقے بادشاہ
لگواں عشق الہیے پنچو کیا ہے رانے سپاہ

و ذکر ربک فی نفسك

اندر بار برہ جے باہ

کافی

دل سے پہنچو دلبر لہجے
واہ وحدت سے وہ لہجے

دس دسے عاشقے تھیں
عشق کیو ظاہر تو ہجے

سارو تنہو سنگار آ
سوکھ چوراسے بولیوں کہجے

اندر باہر آج عیاں
تو عید سے راضی رہجے

بیٹے ٹھہریے توں ٹھہریے
غیر قہے دیو غرق سارو

پانڑ پنہیے صورتے سندو
نہے دھریے معشوقے جو

سو جھے دھم سنار کے
میم جو مولیو بدھجے

ہر جا ظہور و ذاتے جو
تو کے کرے سبھاں ثابتے

کافی

منجہ بشر حضور سجدے

تھو پر دم ڈسے نور سجدے

مرنے جیسے کھانے جیتو پیام

پیار قریبے جو چولو پیام

وحدت سے ولہور سجدے

پانڑیے پنہو یار سنبام

ذاتے منجہ مناتے سما یو

عشق الفے سامے میم ملا یو

برہ کیو بھرپور سجدے

موز فراقوے نیہ نہ لوایو

عاشق کھنے پنہے تعانعو

سرتے بار ملاستے وارو

ذرتے ذرتے مشہور سجدے

انار الحق تھیو ثابتے سارو

پہے ہو راضیے پکو جانے

اللہ محمد شفیع سنبامے

پلے نہ دلے تارے دور سجدے

اندرو میٹھو تنبو تانے

منجہ بشر حضور سجدے

تھو پر دم ڈسے نور سجدے

کافی

وحدتِ مجے وارے سے ویسے وجود و نبایاں تھو

جہڑے تہڑے مالے سے پنہنجو نہیہ نہایاں تھو

غریقے بحرِ عمیقے سے تھے دم گم کنوایاں تھو

فنا تھے فے اللہ سے لامتے کھائے لاپھیایاں تھو

ہیڈے ہوڈے ہر جا حاضر حقے جو تھے سڈائیایاں تھو

باقے بقا ہا اللہ جو سرے سر سلائیایاں تھو

چما منجا روے چما چوایاں آپہیایاں نا پھیایاں گایاں تھو

لہندے راز انہیے سے رافیتے کاملے عشقے کما یاں تھو

کافی

ہے ویوٹا ہے پو قیو ظاہر بندے اشیائے سے
موتو قیئے آئے دے دے جو مجھے تسلاتے سے

فارغ فقر درجائے کما ہے نکرے ویو ظلمات کما ہے
پا سے قیہ جسمائے کما ہے رپہ نرقہ زائے زائے سے

ماتقے سدا ئیے خلق جو مالکے آئے کلے ملکے جو
قلم و نحو و رسم کے قیو وحدتے وصلے فیالائے سے

اٹری عجبے مازی کیجیے سر دھڑندی بڑی کبے
پہنچو خدا را نبی کبے پکے یار اللہ پرباتے سے

چماکھوے جھڈ بندھے اکیلو ادا سے
ماہرے کر محبتے اپ گالہ خامے
رہوے پکے تھے ہر دم خدا جوڑ جوڑے

ختم خیالے راضیے جو تو میں سدا ہے
سچو عشقے لائے نہا توڑ سائے
نیز و نیہند وارو سینے منجھ کھوڑے

مار یو یار تنہی جیتر و چھوڑے
دلہنے وانگے ڈکھڑاویا ویرے و کوڑے

کافی

عام نہ جانے مالے اسالے جو برہ کیو بے مالے
عشق وارنے جوے اکھڑیوں آلیوں رچنے مجبتے میں نور نرالیوں

وحدتے سائے وصالے

آپے عاشقے جو ملا متے گھنڈ کھسکے سرتے سبے کچھ سپنو

لاپے روئے و بالے

لوکنے لیکھے آپے پاگلے عاشقے الپے عشقے سے تیا غلے

پیار کیو پیمالے

منے پڑیے جے کئے دلے تازی خیا کے خدا میں رہی روح رانیے

لگو نیپنہ کمالے

کافی

اللہ تو ہے آہیے
 منجہ لطافتے وحدتے سوہنہ
 تو کھائے سوا کجہ ناہیے
 کثرتے سائے تھوکارہیے
 اولے آخر پکڑو
 پسے خاطر پہنچے
 عاشقے سولے چارہیے
 صورتے آدم ٹھارہیے
 مسے پہنچے تے کیترا
 بولیوں لکھیے توں بولیوں
 راضیے قریے جیے چاہیے
 تو کھائے سوا کجہ ناہیے
 اللہ تو ہے آہیے
 سیتے سیتے ہر جا حاضر

کافی

تنہی ناز نینے جا
 انہی درد دل کھا
 چشم چوٹے چالا
 تمہے در بدر تولا
 محازی سروٹے
 تدھن تنہی گچے جا
 راضی نہارے
 چمڈیوٹے پریارے

نشانہ بنیے
 دیوانہ بنیے
 ہر وہ نیزا بھالا
 بیگانہ بنیے
 ریشم پٹے بنایو
 اچھے گانا بنیے
 اکھنڈ جمے اشارے
 ستانہ بنیے

کافی

جیتنے جمے کا ضرورت نامہ

اچنے جمے کا ضرورت نامہ

رکے تنہے کھے مناسب نامہ

کھینے جمے کا ضرورت نامہ

کرے پرکشے جو پیمانہ

پیشے جمے کا ضرورت نامہ

پہنچے پاڑیے کندا معلوم

چھڈنے جمے کا ضرورت نامہ

کرے وٹھ جلدی لے قاتلے

وری پنے باغ ویراے تے

اچے عاشق اڈے تے سر

بدھے بانہوں کرے قابو

پیاریو آمو نکے ساتی

انجالیے کھے جتے پانی

راضیے پانے! جے آیا

بدھے ساری حقیقتی

کافی

چہا کھوے جدا جانے کیوں
 کو خسیا دل سبر دھیانِ دمعہ
 پہریوں پیار ڈیئے پود کہ ڈنیئے
 عاشقے پہنچے کئے منجھ چمبر
 میٹھے کئے مارنے میں چہا
 ہمتہ ایندئے ماتھے ورے
 حالے پہنچے دسے
 توے پانڑ پہنچے ترسے کز
 عشقے تنجے پیار پیارا
 ہا ہرہ لائے اندر
 منے میں محبتے مچ مچایو
 سوز ساڑے تو جگر
 راضی و بچارو چہا کرے
 تو کھالے سوا پڑیے سچا
 نیچے نادر کیو نہانو
 پہنچے درد مجھے آنہ فبر

کافی

جیکے پرینے کھے ونیے ساہ منجے ہر تے بنے

مارے ویاشاق کھے برہ جو فخر بنے

دل سڑے نہ مانے مکھے سوز سارے ودھے

ڈکھ سور پنے ساتھ سبے مکھے جے ملے نہ کانے

بے پیر عشقے جو لگو مرفے آہ لا دوا

چنیا نئے ہمارا قہے سناے پانڑ کے کاڈے کھنے

دوسے مال بیمار جو پر کو بھیجے میسرا قہو

جنے قے زبانے روستے جے دھوئے کئے گھنے

یہ رچے نئے یاد میں ساہ قدھو را پیو جھراے

میلے محبوبے ساہے سدا شے توجھ قیندیے رافے دھنے

کافی

و نہ جو نہ و نہ جائے سب سے کھینڈ ساری

میں ہی آپے دلبر تو ساری توبہ زاری

ہجر ڈیئے مصیبت کریں تھو قیامت

راتیوں میں فرقے آئے سرے شامت

وسا رے نہ چھڈ تو لائے یاری

دسے ہی نہ نو سوینا تھی تو سیہ نو

پہنائے کرنہ پستے دردغہ رغبہ نو

نبھا نیسے نہ تو وٹھائج بہاری

سدا سہنے راضی ہے یار حامی

سرے پلے نہ توبہ الٹ جانے

بیمار برہ میں آھیائے آؤں آزاری

کافی

دُسرے پائے وندیوں عشق جوے نقوڑے آرام
ترکے تمام کرے حقو لذتوں عشرتے عیشے مرام

مہرے جیشے جو سا نگولا ہے قیو محبتے منجہ مقام
لا الہ آلوے حقے آیسے الا اللہ مدام

پائے سے پنچویار سجا تم جیشے پائے رنگے رلیام
عاشقے جو آ ہے اصلے کھوے رانجے عشقے امام

بیٹے

مقوایے حقے مہرے مٹے ایے پکڑو
دیکو ایے دھکے مار نفسے کھے نیہندہ جو

کافی

ہنسے تے کہو آفتیہ تنہے سبھے کے آنوے کیئے و ساریاے
 ملائے قافلیے کرے سلامتے توڑے ڈینے توغیر
 عشقے جو کسیرا شاہ گداگر کیئے پیر امیر
 عشقے بیڑو بیو کیئے ڈٹو موئے فوفے خانے غیر
 آپے رناتے رانیئے پر دم جیئے قادر جیئے تقدیر

۰

بیٹے

اتنیے پاسو پیئے	وید نہ قیے ویسرو
لاگا پا لوکے جا	عاشقے لایے سٹے
سرڈینے سکے میے	پاریلے ہازیے کھٹے
وامچے آچے اوپاے کے	اچھے اسارے وٹے
زرو منج نہ مٹے	رانیئے پشیمجے ریتے کھارے

کافی

کیے پھریندیسے پٹے
 اصلے اباڑے ماہ دُنیے
 محلے مارڑیوں پلنگے پاٹھاریوں
 جنے جے آپاں تھے ڈے ویندیسے
 چھڈتہ ملا مارے کھے
 راضیے اڈیندیسے پاہنجا
 لوٹے لالچے میاں سوہرا
 سا بھایاں محلے مٹے
 عمر ساڑیاں تنہیے کھٹے
 چھٹے نہ ریندیسے جھٹے
 قید شہنچے کھٹے
 پکھا پنہوارے وٹے

بیٹے

پرے ناچے پنہوں کھالے
 سجنے رکھو سکے میے
 میرتے میے میراں کیو
 پاڈے سندو مالے
 تسے جوڈیالے
 بھینر آٹوں بھالے
 حقے منے بھالے
 راضیے رہو روح میے

بیٹے

جنہے میں آئے سچے سچے عاشق اہو منظور آ

جو دوئے کھائے دور آنور و اعلیٰ نور آ

درد فرقتے جو منرو وصلے میں ویند و پلیو

تنہے کرے پردے پرے اہو مشق جو دستور آ

یار باجھوے یارے بیو تسبوئے کوڑ آ

محبوبے ہے مذکور میں راضی سدا مشکور آ

۰

مراے تالے موتے نہ اچے جیشے پئے جسم میں آئے سبے جنبالے

محبے سند و مالے مولے کے آئے حیاتے مالے

جیشے گھریے توے دینے اہو سخی کے سوالے

تنہجو آئے تنے میں سدا خوابے نسیالے

رامتے آئے روح کے فرمتے فقر مالے

وحدتے سائے و مالے رانیے رکھج رو برو

بیٹے

جیترے جدائے مارے تھے پلے
سکے ساہ نہ چھڈیو رسیو لاہ رانے

آخر دم عشقے میں شلے پریے ایندیے پلے
سوڈلے سنبالے رافضیے کندیسے روح کے

۰۰

رافضیے کندیسے روح کے ملیے سانے میہار
تھے سانے ساپڑ سیر سے اڑیے جے آدھار
دُسنے بنا یار جے مرے آئے میار
آسرے اللہ جے نگھے تعیندیسے پار
سوئیے باسردار و بجھو تھے وصال کے

بیٹے

ایار طبیعے پنہ عشق جے بیمار کے

کڈیسنہ دوا دیندیے

محفلے پہنچے محبت جے مریضے جو

پانے اچھے غمخوار تھیندیے

دلسر درد فراق سے

دعا رکینے چھڈیندیے

اللہ راضی سے روح سامے

پاؤں سے پیار و نڈیندیے

✽

حالتے منجہ فقیر

عشق لگو اکشر

دُغم داتا پیر

آسے مرشد دستگیر

صورت سے ساگی آپیار

یار سے جمے یار سے منجما

لاہور جو لاہوتے سے

اللہ راضی سے محمد مصطفیٰ سامے

بیتے

کوڑا کوڑ کمائیے سچے و نئے سچ
 ہر شے نانی سوا اللہ لوبہ لایچ کھال بچ
 درد برہ بودلے سے رونہوے دلبر لایو میچ
 غیر سڑے تھیو کوئلہ کیریے کینے سند و کچ
 بے تویے راضیے عاشقے آئیے تباہ عشقے سے بچ



تنہیے سچے محبتے منہیے آئے غذا
 سوریے تے ساہ چارے وٹو عشقے جا منزا
 پانڑیے عاشقے معشوقے راضیے پانڑیے آئے جزا



عاشقے سڈائے فرقے نہ رکھ فراقے جو
 وقیے و نجاتے راضیے رہ و مالے سے

بیٹے

ماکے متقی جیسے پائے تھو
پیٹھ متے پکے آئے دلبر
لا موجود تھے موجود دے



تو آئیے ویٹھو آئیے بیٹھو آئیے
لیٹو آئیے رٹھو آئیے کٹھو آئیے



زر نہ گھرے کڈھیے
لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ فَمَا تَنْفَعُوْهُمَا تَجْبُوْنَ
رضی اللہ ورضوعینہا
تھے پسے تڈھیے

دل سے خیالے پلائے تھو
سے سے پائے سڈائے تھو
راضیے یاد سکھائے تھو

تہ بہ پلنے واجبے پوتے ڈے
ایسے راضیے پسج پائے ساے

حکے عاشقے اللہ جام
سمجھے سر ڈناوے جڈھیے
گر گڈیو پڈھیے
راضیے رسیا رمانے ساے

بیت

اے نادانِ دلِ اللہ ڈرتے دھیانِ کر
 دنیا چھوڑ مردانِ حقِ زندگے نہ زیانِ کر
 انسانِ حقِ انصافِ میرے چہ سرِ صبحِ سبحانِ کر
 توحید پر دمِ اکبریاںِ راضیہ وصلِ رحمانِ کر



عبرتِ جمے اکھینے میں دُسنے ہیو دُسنے
 حیرتِ سالِ حقیقتِ جمے وحدتِ دُشنے
 ہے نورِ راضیہ پسے پنہنجو آسے پانڑ توے



پنہنجو آسے پانڑ توے نورِ سبے سبحانِ
 دردِ برہِ جمے دُور و جمے عشقِ کیوانِ
 راضیہ نامِ انشانِ آسے دُسنے ناہ میں

بیٹے

سچے کریمے پوچھتا ہے وہ سپرے

وہ ویراگے نکرے سنبے کرے تو

مونکھے روبرو راضیے ملے داکڈھیں

ۛ

کڈھیں ملے داپا نثرانی پنے اداسے کیسے

سجے سلامتے سکے سے اللہ تو ہے آئے

سداما ہے ساہ جا سا قری دما ہے سا

پا نثرہیں چوندا پدھر وادی قری پنے کا

راضیے یار سنبہ دے دلبر پنے دلے جو

ۛ

منہجوما لکے تو دے دھومو

سامے سجے ساہ سا

نیت

وا کے میچ واکو عاشقہ کھے الٹ جو
 پکڑو پندہ پہاڑ جو بیو جھا کے میچ جھا کو
 راضی سے انہی راہ میچ رہبر تھیو راکھو
 ڈاکے تے ڈاکو چاڑھو کا چڑھو ویہ

♦

سچو یار ایندو پنہو پیار دیندو
 ہمتی نہ چھڈیندو وٹھی سانے ویندو
 وٹھو دل میچ دلبر کے پردہ اسنہا ریا
 سبھے سور سختیوں وصلے سانے کیندو
 مسید رہتاؤں پیالو عشقے جو
 پیارے محمد شفیع راضی سے تھیندو

بیتے

نقو بولے پئے چولے سے تو کھالے سوا
رنج راضیے پکڑو آسے تو مرضے مجھے دوا

✽

جیٹرو تیٹرو تنہو آھیالے
ونالے توڑے نہ ونالے
تو کھالے تو کے تھو گھرا لے
راضیے توڑے پوتن لے

✽

مقے الیقینے تھے خیالے خدائے کما۔ ہاتھ وہم ونجا۔
پہریالے پنہو پائے بھلا۔ دلے مُرشد سارے بلا۔
پو۔ فقیر سدا۔ عاشق نام رکھا۔

✽

نماہنے سورڈ نام ڈکھنے روح راضیے کیو
کے منہ ملیا ازلے کھالے اگیے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سے مرنے

الے

راضی فخری جلی

اللہ پوری سچا سچے

عین قلندر علی

میرا مرشد کامل محمد شفیع

کدھوتی عشق تلے

بحر عمیق سمندر وچوں

روحی رمز رلی

اندر باہر عین عیانے

•

اللہ کیسے سادھو جاگنے دنیا کیسے چور

بہ عشق اللہ دے راضی نہ کفن نہ گور

اَللّٰہ علیّ دلے وچ پکاراے مُحَمَّد پاکے خیا لوے
 حُسنے کمال دے نالے رجاویے بانے بانے بھالوے

اپنے وچ مہبتے ماہیے محو کریے پھر مالوے
 راضیے نام دی لاج نبھاویے آپ شرف و مالوے



آپے اپنا یار کیتوئے

چوبعیتے خاصے فقرا دا

کر سچا عہد اَللّٰہ دا پورا

آیا نیڑے وقتے حشر دا

طالبے مُرشد وچ سماویے

بے موتے کولوے اگے مُردا

راضیے محبوبے راتے منے جانے

ویکھیے مالکے اپنے گھر دا

آپ صغیر کبر میاں
 آپ پیر پیغمبر ہن دا
 آپ شاہ فقیر میاں
 اکوڑا تے بھاتا ہے ساری
 وحدتے اولے اخیر میاں
 اندر باہر ہے اہوئے
 خلوتے خاصے خبیر میاں
 حق نونے حق سمجھنے حق لے
 چور نہیںے تدبیر میاں
 آپ عاشق مشوق ہے راضی
 آپ عشقے اسیر میاں

✽

اکے دے دلبر بھیتے ملے دادیا بیٹھ خلاصہ
 خاطر خیالے خاصے اس اڈے دتا رہے دلاصہ
 ساہ مدقے کربانے حوالے گھننے یار سچے دا پاسہ
 سر دیویں تالے کجھ لیویں عشقے دا بھورا ماسہ
 مشقے عجیبے نصیبے تمینوں وچ صبر جنمے دا واسہ
 پر دم رنزاہیے وچ راضیے ہوئے خوبے شناسہ

بنا عشقے بند
 جس دل وچ مجھے دنیا دے ہے
 شیشے دے وچ مورتے اپنے
 رانجے دل وچ عشقے نے الیا

✱

بر پوئے تیرے بیوئے کیئا
 دل ورمیا تیرے درد عشقے وچ
 سینے سوز سماندا ناہیے
 رانجے فقیر ہے سائل تیرا

ہے کتنے کولوں گندا
 اوچ کونے ہے اندھا
 مولا نہ ویکھے مندا
 الٹ نبھے دا جندا

منے دھولے میرا یار مجھے
 دے درشنے دے دلدار مجھے
 لہ سار نہ وسار مجھے
 چور کچھ نہیں درکار مجھے



بیشک بر یوں بے مال کینا تو تاج ویکر یوں بے پرواہ سمجھ
 دینے رات تیرے شمع قمر تارے رنگے روپے سارے واہ واہ سمجھ
 تو یوں اندر باہر یوں آپے ظاہر سب آپے کیتوں آگاہ سمجھ
 راضی بارنا دتا عشق منا وج نور منے نگاہ سمجھ



باہو تیرے یار پیارے کوئے سپ میرا سائے
 تیرے سگائے دامگے کہاوان روز حشر تائے
 بخش زیاارت نام اللہ دے کو جو عری پاہل ایشے

یار محمد شفیع یوزارائے آریں درمے دکمائے



تیج بنے سائے کوئے سنے اے درد مندا دی کوئے اللہ
 بخش الہی نور پدایتے کر اپنا نیکیے شکوئے اللہ
 تیرے لطفے کرم دی محتاج ہمیشہ بے ساری مخلوق اللہ
 کرفضل یوزارائے فقیر تے کوئے رہے نہ شکوئے شکوئے اللہ

سے

ترک تمام خواہش ہے تو ہے کیتا دردِ برہمن دلِ دلیل میرا
اٹھ اٹھ کافے اکوا کے ہو یا زبے سچا یا جلیل میرا

دکھ سکھ دے وج شامِ حالِ رندا اندر پردے خاصِ خلیل میرا
رافضی وج رضا حقِ حاصلِ کیتا ہو یا کاملِ عشق وکیل میرا

•

تسا ہے صورتِ دانستے ناز کرو
اسے حسے دامانِ گمان نہ کوئی
مبتے نالِ مایہ دے پردم
ربے رسولِ رضا وج رافضی
ساؤں نیہوں سکھایا نیازے سوز گدازے
ساؤں وندا نورِ مجازے چھوڑ مجازے
خیالِ مزید آوازے دلِ درازے
کیتا بخشے عجبائے رازے شرفِ شہبازے

•

تسا ہے نالِ میرے بنتے زاری
روزِ ازالِ داسرے تے چایا
یاد تیرے وج گم ہو رہیا
پورا رافضی اللہ عیب نہ ویکھیے
لکھ لکھ واری عمر ساری
برہمن تساد ابا جی جگے دی نواری
دردِ عشق دی ماری غریبے وچاری
کرسا ہے آپے ستاری لا کے یاری

شے

نمر سبر رضا دا پاہ بھولے
ما شوق عشق اللہ واکما وندے ہے

دکھ درد مصیبتاں سپہ سرت
بھاری بار برہوں دا پاوندے ہے

اکھے پلے سکھ آرام نہ پاوے
رہے سدا کمر لاوندے ہے

رافضے فقیر ہوئے چھڈ جہاںے دونوں
اکھے مالے خدا دلے لاوندے ہے

مر

جہاںے ہوئے کمر لاندے یارے
سبے معافے خطا کر فضلوں

اپنے نام دا مالے مینوں
عاشقے کیتوںے از لوں

اتھے اتھے پر جاہ ماضر
دسبر توںے ہے اصلوں

رافضے رکھیوںے وچ فقر دے
رمتے گنج بخش دے وصلوں

جے چاہیے عاشقِ موقیے ہو وائے
 اللہ دے کر جانے حوالے
 حق سچ دیئے نہتے بولے بولے
 اے او راضیے کو جانے

✽

جوادِ جلیلے صفیے تیرے
 خالقِ خوبے حسنِ جمالے دا

ہستیے حق موجودِ حقیقیے
 توے عاشقِ توے معشوقے

پیرِ دمِ حاضرِ ہونا تیرا
 آپے اپنا دلے رکھ راضیے

تاں ثابتے بندہ لنگوٹے
 فعلے برپوے دیے چوٹے
 کڈھ غیر اندر دا کھوٹے
 بھٹے دوٹے دا کوٹے

ذاتیے رحیمِ کریمِ قدسِ قدیم اللہ
 محبوبے کمالِ الفِ لامِ میمِ اللہ

سُوحدِ شائے عظیمِ اللہ
 توے پوے عشقِ عجیبے اللہ

لامِ مکانے مقیمِ اللہ
 یکتا دلے قریبے اللہ

موتے یوں اپنے ظاہر کیٹا

اند دلے دے معلوم ہویا

نور مقیمے پاکے محمدؐ

پر دم یار رسے شلے رانے

پر رنگے نویں نئے تھانے دیوچ

جیویں ساہ پھرے سر جانے دیوچ

نئے احد جانے پچھانے دیوچ

دھرنیکے نظر انساں دیوچ



حاضر ناظر موتے سنباتم

يَسْمَعُ يَبْقَدُ فِي الْفَسْكَمِ

نہ کوئے جانے تے نہ کوئے جسم

هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ يَكُنْ شَيْئًا مَّذْكُورًا

رانے زبے سوانہیں کوئے

دلے وچ دسبر پیارا

آپے صحیح کر سارا

نہ کوئے دم گزارا

ایہو وحدتے مار نقارا

و

حق را عشق کما و ن از لے عاشق درد مند
مخفی راز جو ظاہر کر دے سوئے کما و ن کند

سوز سجنے واسکے وصل دیے سولے سکاوے مند
عشق خُسے دیے کمیڈ و کھائی راضی آپے خداوند

خ

نو شمالے کرو دل میرا
قادر قدرتے ہے سبے تینوں
دکھ سکھ دے وج سچا سائے
راضی اپنا سکے سنبھالی

وحدتے وج وصالے دنیا لے
غم درد دیوں دکھنا لے روئے وبال لے
توے میرا نگے پا لے منے سوال لے
تغے منے تیرا مالے آپے سنبھالے

و

دل میرے دامالکے مولا
ویکے گناہ نہ میرا کوئے
تیرے سوا میں کچھ نہیں دسا
اندر باہر کے توے ہے راضی

توے ہے بانے بانے سائے
توے اپنے شانے پچانے سائے
پرپا سے پرانے سائے
ہے نکلیا شکے گمانے سائے

داتا مظهر نورانی ہے پایا تاج لولا کے ثنائی ہے
مُس کے کمال و مالِ جمالِ صورتِ میرتِ مائی ہے

گنج بخشِ خزانہ وسیع السعِ عشقِ ملیا ہمارے
ذائقے نورِ نظروں چھاتے راضی ویکھ ہو یادِ لبائے

✽

دنیا کتے کتے پائے لے
آپو اپنے سر سے ہوا وچ
عاشقِ پاکے پلیدی وچوں
سمجھِ معیتِ وحدتِ ساری
دے بھلا توں کیوں چھڈ کیوں ✽
کسے کہتے پھر فراقِ دلوں
کدماں ہوسے وعدہ پورا
راضی عشقِ کمالِ کماویں
اتے کتے پٹے منہ دھردے
لڑ لڑ کے مرانی مر دے
نکلے کسٹا کر دے
راضی یار دے نالِ نظروں
جانی وچ پر دیسے اکیلا
دکھ عذابے ڈوپیدا
پھیر وصلے دا ویلا
توں گرو میں پیلا

د

دو بجے دے وچ ہو یا میرا باہو تیرے نہ کوئے یار
 سرا راز سدا توے جانے دے دا مال سبھوئے یار
 جے کرا کرینے تاج ہوئے نہ تاج منجے ٹٹے مٹے موئے یار
 ہو اپنے نام ادا صدقہ رانہ تینوئے اکے ربے منجے کھلوئے یار

+

درد عشق دے آتش کو لوئے دوزخ بھی ڈر جاوندا لے
 درد عشق کو لوئے موت وے ڈر دا نیڑے موائے نہ آوندا لے
 درد عشق نوئے عاشق جانے نہ واقفے بیدردا لے
 درد عشق وچ پے ربے رانہ ہو یا نوئے یار ملاوندا لے

ذ

ذوالجلال پے ذات تیرے پال نہار کلے دا قدیم سائے
 نافع خلق و پورے پیدا آپے کیتوئے خلق نام سے عام انورے ہم سائے
 ہونہ ملوے کرے تسبیح تیرے پر مالے راتوے پے حلیم سائے
 عاشق آپے تے آپے مشہور کر رانہ فقیر مسکینے یتیم سائے

خیالِ خدا ہے پا کے روزِ میاں ہے
وحدتِ دے وچ آ کے رُوحِ زلا کے
کھولیا عشق نے تا کے پردہ چا کے
ثابتِ سراخلاق ہے راضی نامِ ادبِ را کے

رازِ رموزِ ربانے دل وچ
وچ وجودِ موجود جا تو سے
نفسِ امارہ پہلے مار کے
احد وچ احمد آیا سیلانے

کرا ہے نالِ ڈاڈے لکھ زاریاں سے
باتا ہے غیرِ دیاں سے و ماں سے
تیرے نامِ اتوں سرواریاں سے
راضی عشق کیتے دکھیاں سے

زور نہیں کمزور ہوٹیاں سے
اگلیاں پچھلیاں پر بھلا دتیاں سے
پاں کنیز کے خاص غلام تیرے
تیرے یار سوا اک ساہ نہ سرے

سے

تے ساڑاں سارے کھیرے
رانجھنے پیر دے ویہڑے
رُوحِ رلے گیا دلے نیڑے
باقی ترکے بھاکھیرے

سُکھاں نوں وچ دوزخ ساڑاں سے
بھونکنے کتے ویکھ فقیر نوں سے
تو رانجھنے تے میں پیر غمانے
سچا عشق ہے اکے اللہ دارِ راضی سے

سجھنے در در فراقے تہاڑا
 راتیں مٹانے سوونے نہ دیوے
 دم نہ ہو مہینا پھر دا
 کہیں سچا عشقے سلامتے

✱

نکھارے نالے نہ سیر اسارا
 درد جدید منہ پر عہانے
 فہمتے دل و جہ مستے الستے
 آپ آپے تے عاشقے کر کے
 بنے دلبر دے دیدار نہ آوے
 یار سمجھنے دے و جدے رہندے
 اٹھے دے آفسر و جہ قبر دے
 ہانے ہا جموں پنے بیونے رانہ

سہاے کیویں سولے
 دینہاں سوزاں وچ سڑولے
 تیرے بنے باناں باں فضلے
 خیالے زانہے دارے رسولے

دکھانے نالے پیارے روز و دھارے
 ونداہرہ بہارے سوز سینگارے
 نیندہ کیتا نہروارے او غمخوارے
 چارٹھیا عشقے غمارے فوجے غمارے
 صبر قرارے روونے زارے
 تنے منے اندر تارے آہ پکارے
 سوچنا پسے سارے مرنے دے وارے
 مرنے ہو یا لاچارے سختے آزارے

مُخے تو ہے مائیے واسطے رنجے دے آما ہے ملے بند ہے
 برہو ہے تیرے پاؤں نہجے لایا آئے اندر ہے بند ہے
 گئے مکے شدید نہایت سے دما تانگہ آزادی
 یار رانی سے نئے سے تے یو وی ہے کرن کا د فغلی ہے

شاخے رنجے سے کوئی ہے سب ہے بنے
 پستی ہے مار فنا کر پہلے
 نیچے نورانی جانے پیارا
 اپنا ویکہ نہانا رانی ہے
 کدی ہے یار میرے گھر آتے ہے
 پاوی ہے حقے دارا دکھاتے ہے
 ذرا چشم اتیرے چاہتے ہے
 دے پیار سب کے گلے لاتے ہے

مغضے مغضے سے صورتی اللہ
 بے مثلے تے لامکانی
 وحدت سے سر سبھا سے سنبھاتم
 راضی سے باجوہ خدا دے
 اندر باہر اکے لے کیا کئے
 پر جا حاضر حقے کیا کئے
 کثرت سے سب سے عشقے کیا کئے
 ویکھنے غیر شرکے کیا کئے

منہ ہے پریم دیہ بد لگی
سیاہ ساریاں چہرے کتیاں
کنفیکون توں پہلے لگیاں
لوکے غے راضی مالہ ملکے تے

ط

طرح طرح دے ناز منہ وچ
کدی نال بیمار غمخوار ہووے
میں تالے کوں بچارہ کچھ نہیں
راضی یار ہووے دیوے دیدار وصلے

ظ

ظاہر باطن توں غے ساشی
سبے ذات صفاتے غے تیری
خالق کلے خلق دامانکے
راضی ہے توں کافی مینوے

تدبھلے گیاں باناں مامریاں
مینوے ٹانگھاں یار مدامہریاں
قالو بلی کلام دیاں
مینوے دھیراں تیرے نام دیاں

لٹیادے میرا دلدار الٹ
کدی رووایے مجھ پرکار الٹ
تیرے عاشقے پیچے لکھ نزار الٹ
بخشے عیبے گناہ غفار الٹ

محبوبے میرا مقصود الٹ
ذرے ذرے مشہود الٹ
پھر دم موقع موجود الٹ
یار سچا معبود الٹ

ع

عشق دے آگے تے آپے دے الہ تنے تندور تپا
 لکڑے جانے جسم کلمہ کانے بالے پٹ بنایا
 روز بروز ہے تاجے تکھیرا سوزوں سوز سوایا
 عاشقے راضیے گم الہ وچ غیر خیالے بھلایا

عشقے کماونے کم امیلا
 جنہاں محبتے نالے اللہ دے
 مرد پوے جو سر یار نوے دیوے
 باجھوے عشقے قتیقے راضیے
 بخیلے کرنے بدکاری محضے میارے
 او عاشقے پئے انوارے ستے تارے
 جانے او پئے توں وارے لے جزیارے
 دوجے سمجھنے نوارے بے مدبارے

✦

عاشقے تیرے وچ فنا ہو
 نئے اثباتے دا جھگڑا سارا
 پردا خیالے بقا وچ ہو یا
 راضیے روح فقیر عشقے بنایا
 ویکہ مشاہدہ خدا سیٹھے
 وحدتے نالے مکا سیٹھے
 صورتے حقے تے نظر نکا سیٹھے
 اگے صاحبے سر جھکا سیٹھے

عاشق کو اسم اللہ دا پڑھدے
ظاہر باطن ذاتی سنبھانے
زاد عابد عامل کامل
راضی با جموع ربی سچے دے

✽

عاشق حقیقی نینہ نہا ندے
دنیا عقبی صریح حوالہ
عشق جنہاں دا رہبر ہویا
دل وچ درد ہزاراں پر دم

✽

عاشق اکے الٹ دا ہو کے
عشق حقیقی وچ ہمیشہ
فنا ہو فی اللہ دیکھیے
اکے دا ہر دم بنے پوجاری

علم کتاباں نامیہ
یار مجھے ہر جاہیہ
ہوسے پیشہ آگاہیہ
بختے کونے گناہیہ

نالے توفیق السیر
تارکے کرنے تباہیہ
اوہ منگدے نہ بادشاہیہ
راضی یار نوے سب آگاہیہ

نیپوے دے نوبتے خوبے و جا
ربے سچے دے منے رنہ
الا الٹ دے صورتے صفا
راضی اپنا رام ریجا

عشق اچانکے چوٹے چلائے جانے جگر و ج کارے نالے پیارے
 سینے اندر صافے سمائے تیرے صورتے سوہنایارے نالے پیارے
 یہ فقیر نہانا کھاوایے نعتے درد بھر دے مارے نالے پیارے
 پھر اے ادا سے مستے دیوانہ بڑے آسجھنے لے مارے نالے پیارے
 لگیاے سانگے پردم تانگے تیرے برہ کیتا پیارے نالے پیارے
 توے طبیعت دے دل میرے دا دے راضی ہو دوادیدارے نالے پیارے

+

کرم و ج ماہرے الف تہندے اگے

علم عقل کنوے عشق نہ جانے شرع شرم کی لگے
 عشق ترینا دیوے بیڑیاں تے ٹٹے کرینا سجے

راضی و یکہ ربانے دل و ج شمع نورانی جگے

غ

نوشی الاعظم دستگیر سپا
تیرے پتہ پادری جاتے میرے
جنوں تو پاپیہ کریں قلعے والے
صدقہ بختی پائے داپا فیر وصلے

کر مدد ملے ہر قسمی ہائے
یہ وہے نلے شعلے گہر ہائے
سختی سے سوائے افسیر ہائے
راستی سے مستی اپنا فقیر ہائے

ف

فتم وجہو اللہ سنجائے عاشق
مدد اس کے وجہ سجدے سلام کردے
کر غیر نوں غرق شکر کے بنادیندے
مورت سے وجہ رہنما رہے راضی

ہیٹو و باوندے نوبتے نبیوں والے
سامنے سبب محبوبے دے ذاتے مالے
وجہ و مدد سے رہندے نوشمالے
ویکھ پستی دے کر کے پمالے

ق

قرے و چوے قادر قلندر ہویا
صوفی سے صحیح سمجھا رہیا
پہر با ماندر ناظر دے عینے مایا
اتھ نالے جسم نیلے کم کوئے

مالکے ملکے اندر سیلائے آیا
مورت سے وجہ نظر انساں آیا
کر آپے بیاض قرآن آیا
راضی سے دماغے مہاں آیا

کے

تو تالے جیندیاں مار مکا
 کوئی سکھ دا ساہ نہ آیا
 دل دا خوئے سکایا
 سردے کے یار منایا

۴

کوئی باتے پیار دی بولے سمجھے
 رکھ پر دم اپنے کولے سمجھے
 پریتے نبھاویں ڈھولے سمجھے
 چور نہ پھولا پھولے سمجھے

گے

جے تاشیں سر نہ دیویں
 جے سچا عاشق تھیویں
 پیالہ عشق دا پیویں
 عمر نبھاویں ایویں

کیویں کراہے پرے عشقا تینوں
 جسے دے دا آگے مینوں
 جند نانیں رچے کر لاوندی
 راضی آکھاں شاہے تینوں

کیہے چپے کیتوں
 تو بولیے میں چپے کر سنسار
 تیرے درد برہوں دی ریتے اولی
 محبتے وچ ونا کر راضی

گلا تالے نہ ماہیے ملدا
 کرتوں یار دے جانے والے
 سر دیویں تالے دلبر ہتھوں
 راضی بیٹھ سمجھے دے درتے

لے

ذاتِ عاشقانِ نوحِ عشقِ حکمان
سہ دستانِ بادہ نہ زبے مسلدا
کنے زہدِ مبارکتِ کس شکے
زبے زانہ سے رسد اوچ فقیران

✽

لا ابا لی ذاتِ سمیعِ دی
سب رووان تے اوچسدا
یارِ دابحیتِ کرے جو ظاہر
زانہ سے صورتِ پروچ مولا

✽

لگا عشقِ ازلِ توی پہلے
اُستے سبے دا شافعِ ہویا
راتِ معراجِ دی رازِ الہیہ
زانہ سے روپے وٹا کے آیا

جنیانِ ہانغِ ہسم دی پرواہ نہیں
دانتے کم دلا دی جان نہیں
ہے مُرشد رہبرِ راہ نہیں
جنیانِ باجو خدا کوئی چاہ نہیں

مُندھِ قدیمِ ہونے
پرواہ نہ رکھ دا کوئی
سولے چہرہ دا سونے
گجھا راز رکھوئی

عمرِ دھولے یارِ دالے
مانگے سے بدکارِ دالے
عمرِ کلے اسرارِ دالے
ماہی مکھ انوارِ دالے

لے

نہ دل دلسر چوڑ چایوں
 تین بڑے صبر قرار نہ کوئی
 مار یوں تیر و چوڑے والا
 بنتے بنتے مددے سولہ سچ ہوئے
 ترے پورے شلے تینوں زبانا
 آپے راضی دوستے ہو میرا

✽

پینے یار میرا کسے جانے
 کر اپنا قریبے وفائے
 دل بیوسے پیا کر لائے
 جند بھر دے درد سوائے
 جانے کر نہ جداے
 تسانے پیچ پریتے دے پائے

نوں نوں رگے رگے درد سما یا
 تھے کھورے پڑے بالے
 ہو گیا لعل سفید سیارے رنگتے
 راضی تیرے نصیب نہایتے

واند نہیں اکے پلے دی
 ہنٹے اکے عشقے نقتے بلدی
 اکے یاں راحتے دل دی
 سکے ٹانگے بھیجے از لدی

مُشْطَلَع دِلُو بَچ فریاد میرے
 مُرید غریب تے بھال جو بہا لیسے
 نامِ خدا دے آپنے سناٹیسے
 پورا نہیں صدقہ علیؑ نبیؐ دا

✱

میں نانا زرد رنجانا
 داناہ کو کاہ دلے دیاں آپسے
 نہ کہ آرام تمام جو میرا
 راضیے یار ملے ناہ جیوان

✱

مُرشِد جو گے دتے جو گے
 نَحْنُ اقْرَبُ بِرِءْمَانِیْرے
 عشور آپے قویسر آیا
 ایتھے ایتھے یار سچے دیے

سُنے سُنے شاہ میرا
 بدلے دیوے تقدیرا
 کٹے اندر دیاں پیڑا
 درشنے دے دلیگیرا

رووان کر سمجھنے نوے یاد
 رہے سُنے فرہاد
 برے کینا برباد
 اللہ کرے امداد

نکلیا ویم وجودی روگے
 عام نہ جانے لوگے
 لقمہ دلے دا سوگے
 راضیے وے جموگے

ع

نالے سبجے دے اکھیاں لگیں
سوزِ مجھ نے سوتے ستایا
سینے اندر برہوں نہ ماوے
ورد و ظیفے پڑھ پڑھ تھا

♦

نام الٹ دے آملے ماہی
سکے تیرے پلے صبر نہ دیوے
ازلوں اگے برہوں لگا
راضی وچ وصل دے ویکھا

♦

نہ دوزخ دا ڈر ہے مینوں
جوتے کرے الٹ
عاشقِ محبوباں دا درمل سیٹھ
مالے میرے دا محرم ہویا

دل اصل حقے پا کوں
درداں درد فراقوں
عشق آیا افلا کوں
راضی یار ملیا اخلاقوں

نالے میںے شکر گزاراں
سُخے توں یار پکاراں
کرمالے تے بھالے ویچاراں
سبے تیرے نالے بہاراں

نہ جنتے دا چاہ
سوئے سچے واہ واہ
پلے وحدتے دا دریا
راضی یار گواہ

دیتے

نہیں موتے جاگنے جاتے
علم عقلم دے جانے جاتے
لے دیا آج سچے دے مورتے
راہیں یار نہ جلاکے دم

و

رہے مٹے دے دے جاتے
اے مٹے دے دے جاتے
کوئے پہاڑے دے جاتے
جہ گئے دے دے جاتے

نو نیا دے دے جاتے
پہاڑے دے دے جاتے
ویکھ مٹے دے دے جاتے
رہندے جے تو دے جاتے
خاطر یار دے جاتے
اے دے دے جاتے

ورد وظیفے سوئے پڑے
وڑیاں تسیاں تے کیا نازے
کوئے نازے قرآن دے پہاڑے
ماشتے گم ہو گیا خدا وچ
ذکر فکر وچ دم گزارے
وعدے اندر ویکھ تو دے راہیں

واہ واہ یار میرے محبوبے پیارے
 نالے عاشقے دے نانگالے وانگر
 مٹا ویکھ غریبے نہانا
 آپے رخ تے آپے راضیے

۵

پوشے واسوے یار پیارے
 کینا مہبتے وچ مدد پوشے
 میرے دلے دالے نہ جانے کوئے
 زہیا مام اگے خاموشے

کنے دکھنے پیرانے زخم جگر دے
 کنے جاگنے نویں نئے جوشے

راضیے دکھڑے سنے کم عاشقے دا
 ملیا مہر فقیرے پوشے

الف

اللہ پختہ پائے مُرشد سرتاج
 میں عاشق ہوئے اُس کا
 ہادی سچے حُمد شفیق کا
 اِسَم ذاتِ اللہ
 رکھا نامِ راضی
 اِس سے گزرتا ہے
 ہر دم ساتھ ہے میرا
 جسکے ہاتھ میں ہاتھ ہے میرا
 دل و جان ہے ہر طالب و مرید
 اثبات ہے میرا
 دیا دردِ عشق مجھ کو
 دن رات میرا



اے اصلِ ہادی سب سے پڑھایا
 انسانِ سَری و اِنّا سَری
 دل دے و چوے آوے آواز
 راضی رُوحِ رحمانِ پایا
 مجھے نفعِ اثبات والا
 ہے بعید و صلے قربان والا
 اکٹھے صناعتِ دی ذات والا
 محبوبِ معراجِ دی رات والا

یار حبیب مجھے اسارا
 کو بھیالے نالے نہایت سوہنا
 اپنے توڑ نہماونے کیتے
 دلے جوڑا کیوں نہ کہ محبوبے دُعا
 دے قرعے کمالے بٹالے نورانے
 بنے دلوں غلام محمد شفیع سچے دے

چا مسکینے محضے گلے لاؤندا
 کر قرعے قسریں بھلاؤندا
 نہ کہیں دے عیبے پھلاؤندا
 پر دے لاج نہماؤندا
 پر وعدے جام پھلاؤندا
 غم قدم راضیے روح رلاؤندا

۷

يَسْمَعُ يَبْصُرُ سِجِّ مَحِيحِ كَيْتِمْ
 فِي الْفَسْكَمُ يَدِي قَوْعِ أَكْهِيَا
 دِلْبَرِ دِلْ زَادِلْ وَجْ وَدَا
 راضیے دم خیاالے دے نالے رہیا

سمجھ کو ذاتے صفاتے الٹ
 نیڑے ماہ کو لوں ہے ساتھ الٹ
 دتے یار سچے تسلاتے الٹ
 پتو قوے اصلے اثباتے الٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیا کلام

یہ نیا کلام ہے۔ اور اس کے علاوہ کچھ نیا کلام پہلے
ہم اس دوسرے ایڈیشن دیوانے ذریعہ عشق سے
شامل کیا گیا ہے۔ جو اس سے پہلے ایڈیشن میں
شامل نہیں تھا۔

جامع الغفران
فقیر غلام احمد رضا

سندھی کافی

فقیر ہے جے فکر میں ملو آراز زندانی

پتھیں خالی صفا سودو ایسا آچے موج مردانی

نگھنے لنگھو چھڑنے مانگو دکھو آلوکے جو ڈاڈھو

طبع مانگو کوئے ہے ایسا ہے غامض قربانی

بنائے جے ہلے باہر گمے کو ملک میں ظاہر

اول توڑے ادا آخر ایہو آچے میر سلطانے

راستی ماتم کریا پردم آھیے خادم حسینے بو

رہیے ختے دار حیدر بو ایہو دیدار دارانی

کافی

تغ سے تُو نے منے سے تُو نے
شمس ستارے چنے سے تُو نے

سبے داکے تُو بہ شاہ باقی کلے فقیر نے
ہر دم آزلے ہارے سچا تُو میرے تقدیر نے

کامل عشق یقین سے پایا
سمایا سارے چمنے سے تُو نے

کھلاتا پلاتا پساتا رلاتا
سُلاتا جگاتا مارتا جلاتا
بگارتا بناتا چلاتا پھراتا
تیرے ہوا فہم سے نظر کج نہ آتا
مستری کے جو مالکے
محبے کے مخزن سے تُو نے

تُو نے بخشج حق ہدایت
 منانق الہی الستج سعادت
 ب پرہ کرتا —
 پردے میں جلوۂ
 رامی درمیں تُو نے امنی میں تُو نے

تنہ میں تُو نے منی میں تُو نے
 شمع ستارے چننے میں تُو نے

۵۴۲
نظم

تو ہے اپنا آپ محرم ہے	آج دو جمعہ ماہ محرم ہے
تو ہے کلے خزانہ قلزم ہے	تو ہے پنجتنے پاکے مکرم ہے
خود صوفیے خود قلندر ہے	خود قاتلے خود خنجر ہے
خود داؤد سلیمانے سکندر ہے	خود ساحلے خود سمندر ہے
تو ہے سبے زادینے و دھرم ہے	کدیے سختے کدیے نرم ہے
خوفیے نخرے اُترے قریبے ویکما ہے	تینوے پر دم خیلے انورید ویکما ہے
اکے دلبر تیری دید ویکما ہے	مکو عربے یار منرید ویکما ہے
راضیے تیرا غیر وجود ختم ہے	اے عشقے الہیے مکرم ہے

کافی

تیرے ترے بنا کچھ سمجھانا ہے
 کر لطف نگاہ مہربانے سائے
 بخشے غما ہے کلے عید ہے پھیلا ہے
 تیرا ہوا وے وڑا احسان ہے

بدنعت بد حال ہے کار ہے ہے
 بے زور ہاں کلے لاچار ہے ہے
 گنہگار ہے شک ہے اختیار ہے ہے
 کرنے پارتو ہے سننے پارتو ہے ہے
 رکھ گیا ہے میرا پر آئے سائے ہے

دے دلدار درشنے ڈھولے یار جانے
 راضی ویکامے فضل کا لولے ذاتے سنا ہے جانے
 درد عشق وچ مدد کیت
 حسن تیرے سبمانے سائے ہے

کافی

اے عشق تیرا نئے شکر گزارا ہے

جے یار ملاویں گھڑی گھڑی

سوز سببے دا فنا نہ چوندا

جہاں جلاویں گھڑی گھڑی

باجھ محبوبات کجہ نہ ونندا

برہنوں اکے مچائی گھڑی گھڑی

سکے محبتے سدا ودھیری

واہ واہ رمن سو پنے چلائی گھڑی گھڑی

توے دل وچ پر دم سے رسے رافے

پیا تر سے کماویں گھڑی گھڑی

کافی

تیرا عشق سچا چم چایم یار
دل تیرے مال ملایم یار

اے جندری جانے امانت تیرے
تیرے سوانہیں طاقت میرے
شہر حسن و چ پادان پھیرے
سبے برہوں ڈھنگے سکھایم یار
پہنے مال حسن حسینی ایم نیر

جیویں بناویں بنے کے رہیے
نالے تادے اٹھایے ٹھہریے
مرمے جیسے خوشیے تھیے
سجھانے نوے نیتے یاد رکھیے
تیرے وحدتے غیر و نجایم یار
چانیڑے پندہ مکایم یار

اندر فکیر عقیقے والے
 تویے تویے کُلے وچالے
 اندر فخر اندر بعالے
 اندر درد تے اندر ناالے
 عینے عینے حقے الایم یار
 رانجے روح مہوے رلایم یار

تیرا عشق تہچا چم چایم یار
 دل تیرے نالے ملایم یار

کافی

اچ بھی تُوں کلے بھی تُوں جالے بھی تُوں تُوں
 تُوں عاشق تُوں محبوبے درد عشق نرملے بھی تُوں مکملے بھی تُوں
 خوشی غم وچ اکو جیہہ لے دما تیرا آدمی
 سیلے تیلے وچ تُوں سیرے وچ آوے جالے کم
 پردے اندر حائلے فاعلے اکے الٹ ازلے عبد
 اپنے شانے سہانے سائے وعدہ لاشریکے حقے بھی تُوں
 کرنا وچ اپنے سہانے قدیم الفے میم سمیع علیہ
 تُوں پُر دے تُوں مالکے سہا تُوں ناتوے کلے خلقے

وعدتے مالے حقیقتے مالے

نامتے مالے وصلے بھی تُوں نہ غمے اصلے بھی تُوں

نظم

نہ وسع درد و چوڑا میرے

نہ وسع وچ وصل و مال ہے

نہ مال سمجھ دے چڑا چلے ذرا

ذات پاک ہے محبوبے بے حدیثا ہے

آپے دلبر در شمع دیندا

آپے نیپڑا لاندالے

آپے پیدا عشق کسیندا

ہوئے شوق موج مناندالے

آپے یار بناند اپنا

راہیں کردا قریب کمال ہے

نظم

آج وکھا اپنا دیدار سچا
 کلے پوئے سے لے اقرار سچا
 مالکے دے قیامتے دے
 بخشے دیوئے توئے یا رسچا
 بر مصیبتے وچ کر مایتے چنے دیے

الستے پڑیکم سنخے رهيوے
 قلہ لو بلوے کوکے پوے
 حکم تیرے دے بندے قیوے
 وحدتے والے راہ لعیوے
 شے توئے پوویے آپ رائے
 تینوے ویکے اکے نیسے دیے

نظم

کلے پنجرے پنہتے پاکے آئے

اونامے زینے تے اندکے آئے

پہ ویسے حسے اخلاقے آئے

ستے رنگے پہنے پوشاکے آئے

خاقانے خاقانے ٹکانے

ربے دیے شانے ربے اے بانے

نور نبیے رخ عینے علیے

نیںے حسے حسینے سنبھانے

رکھ روزیے نالے رزاقے آئے

رافتیے سورتے ساگیے آپے آئے

شعر

پہلے لوڑ پئے میرے پیدا کرے دیے

آپے محبوبا تینوں

میر سے تیرا بندہ ہو گیا

تو نے بنایا مینوں

لے دل بھی تو نے ہے درد بھی تو نے ہے

پر دم آؤں سدا وچ خیال

تیرے بنے کوئے نہ وسدا سائیں

پر صورت پر حال

ظاہر باطنی حاضر ناظر

زائجے میں مانی عینوں

نظم

جیڑے و حدتے وچ ٹوہو گئے اوہ صبح الی حال صوہو گئے
 جو گئے تے نہیں نہیں تے گئے
 نہیں وچ نفی ہو کے تے ہووے وچ آ
 سجنے سبے کج سچ وچ وچ راضیے ویکھا
 درد مند دستان نوئے انارے کافی اے۔ بے درداے نوئے بٹولا۔
 اے گلے اے ایسے اے۔ جو علمے عقلے نقلے شکرے نہیں سمجھ سکا
 مرشد راضیے مرد گئے۔ جنہاں درد مال حاصل کیتا
 اللہ اے اللہ۔ گئے توے واہ واہ
 سواتیرے ذاتے۔ ختم کئے باتے

واللہ عالم البشواب۔ وبالله التوفیق

خادم الفقراء جامع العرفان

فقیر سائے خیالے اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حضرت بابا سائے سخی فقیر جناب محمد شفیع صاحب عرفہ سخی قلندر علی
درازی صاحب نے اپنے فقراء طالبانِ حق کیلئے خلافتِ یگدی نشینی
کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے:-

فقر ناکفر نادرین

خلافت

سائے راضی فقیر، سائے محمد عثمان، سید احمد علی شاہ صاحب اور دوسرے
تمام طالبانِ حق فقراء کو معلوم ہونا چاہیے کہ نیک و بد چیزیں کچھ نہیں۔ ایسے
حالتے میں رہنے کا نام فقر ہے۔ یہ اشخاص گدی سے جائیں اور
تمام اُمر استعمال کریں۔ سچے سائے کا مذہب ہے کہ لا الہ ہو۔ اور تمام
اسے حالتے میں رہیے۔

سب کو پیغام شروع نہ انجام ختم کئے کام

کامل درویش ہے۔

حضرت سخی محمد شفیع صاحب عرفہ سخی فقیر قلندر علی درازی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہماری مرشد کامل صوفی اکمل حضرت سخی بابا راضی سائیں دہلوی
قادر قلندر نے یہ تحریر فرمایا ہے۔

درویش نہ مذہب نہ وطن نہ خیش
سچے سائیں کے فقیروں سے تھے طالب فقیر سائیں خیال خدائے
کو توفیق اللہ ہو۔ راضی فقیر کے مسکین مزار کا چراغ دے رہے تھے
سب سے پہلے تھے۔

ہر شے نابود ۔ اللہ موجود
عشق و صلہ ۔ راضی رب رسول

ضروری تنبیہ

یہ بندہ مسکینے سائے راضی فقیر تمام خاص طالبانِ حقے فقراء کو جو میرے سچے سائے کے

روحانی فقرے سے پیوستے ہیں۔ اور میرے حالِ خیال سے آگاہ، فقرے طریقے سے واقفیت

رکھتے ہیں۔ انکو بتا دینا چاہتا ہوں کہ یہ آستانہ امنیہ پور شریف جو کہ خاص فقر کا گھر ہے میرے

مُرشد سراجِ سخن سچے سائے دانا درازی بادشاہ کا ہے۔ اور میرے کامل مُرشد پادری

پاکے سخن مُرشد شفیق قلندر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے ہیں۔ جسے میں ہم طالبِ مطلوب

اللہ پاک کے محبت، دردِ عشق میں اندوہ ناکے دکھوں، مرضِ محبت میں مبتلا مجاہد میں

کھینچے زندگی کا دراز حصہ انتہائی سادگی و فقری حال میں بسر کیا ہے۔ یہ درد مندوں کا ڈیرہ

درد مند عاشقوں اور صادقوں کا ڈیرہ ہے۔ لہذا یہاں تارکے دنیا، تارکے الوطن، مُردِ مرد

درد مند درویش طالبِ اطوع فقیر کے سوا۔ دُور کوٹھے بھی دنیا کا طالب، نفع پرست، جرم

و حوس کا پیر و کلہر گز نہیں رہ سکتا۔ یہ میرا امر اللہ پادری کی طرف سے ہے۔ اسے جو سچے طالب

ہیں۔ اور اسے مسکینے سے روحانی محبت رکھتے ہیں۔ تو انکو چاہیے کہ اسے مسکینے فقیر کے قبر

کے حفاظت کریں۔ اور پرِ حال میں اسے پاکے جگہ کو پاکے رکھیں۔ اللہ آپ سب کا خاندان و مدد

گار ہو۔ آمین۔ حقے موجود۔ باقی سبے نابود۔ خدام الفقراء دالِ ضمیر سائے راضی فقیر صوفی قادر علی قلندر

آپے سرکار کے عمر تقریباً باسٹھ تریسٹھ سال کے قریب ہے۔ اور آپے کا
 وصال مورخہ سات ماہ ذوالحجہ بروز جمعرات بوقت عصر شام چار بجے
 مطابق ۱۲۹۵ھ بمطابق گیارہ دسمبر ۱۹۷۵ء کو واصل واقع ہوئے۔
 آپے کا مزار مبارک آپے کے آستانہ عالیہ دار الفقراء میں پور شریف میں
 واقع ہے۔ جو کہ چونسٹھ ملتان روڈ سے مشرق کے جانب دو کلو میٹر کے
 فاصلہ پر ہے۔ اس وقت جناح علی بخش صاحب عرف فقیر رحمان سائے جو
 پاری پائے بابا راضی سائے صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں۔ اور آپے
 وصال کے بعد یہاں سندھ شریف سے تشریف لائے۔ اور دربار کے
 آرائش و دیکھ بھال کا کام انکے حصہ میں آیا ہے۔ فقیر رحمان سائے بندہ
 مسکین (فقیر سائے خیال اللہ) سے ابتداء وقت سے بہتے پیار
 محبت میں رہے۔ مگر اللہ کریم قادر مطلق ہے۔ جیسا چاہتا ہے کر ڈالتا
 ہے۔ جیسا کہ محبت کو نفرت میں بدل دے یا نفرت کو محبت و موافقت
 میں بدل ڈالے۔ ہر فعل کا آپے ہی فائدہ ہے۔ جو کچھ کرتا ہے سب
 بہتر کرتا ہے۔ مگر بندہ نادان ہے۔ اسلئے نہیں جانتا کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

فقیر حمد سائے بندہ مسکینے (فقیر سائے خیال اللہ) کو یاد دے
 پاکے بابا راضی سائے صاحب سے ملائے کا سب سے بنے میں انکا
 بڑا احسان مند ہوں۔ یہ میرے بزرگے ہیں۔ میں تپ دل سے انکی عزت
 واحترام کرتا ہوں۔ اللہ سچا سائے انکو سدا سلامت رکھے۔ آمین۔
 آپے کا غرس مبارک پر سال مورخہ چھ سات ذوالحجہ کو بڑی عقیدت و
 احترام سے منایا جاتا ہے۔ جس میں آپے کے طالبان حق فقراء و
 مریدان کے علاوہ کئی عقیدت مند خاص و عام حاضر کیلئے تشریف
 لاتے ہیں۔ اور فیض دائرین حاصل کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ کرتے
 رہیں گے۔ انشاء اللہ۔ آمین۔

وباللہ التوفیق!

خدام الفقراء
 فقیر سائے خیال اللہ

در ویش نه معجزه در وقت و خدای

سجے سائے فقر میں سے نین طالب
 فقیر کا خیال خدائی کو نزدیک اللہ اور مرائی حقیر
 کے ممکن مزار کا چراغ داں رہز کا سر سے
 پہلا حق ہی

بہر شے تا بود اللہ موجود

معارف و معلول

عشق معلول راخی رب رسول

اللہ موجود باقی نابود

ہادی مرشد تخی بلباراضی سائیں صاحب کی تحریر کا ایک عکس

حضرت سخی مرشدِ باری ارضی سائیں
صاحب کے دست مبارک سے لکھے ہوئے ایک خط کا عکس

انرا اندر پور
بسم الله الرحمن الرحيم

شروع نام الله تبارک و تعالیٰ در طرف دایر در حال

الف تو را یم لکھون معزز میم لکھون
منظم یا زعمیم لکھون حقیقت ایک دو نور
مرش معزز شفیق قلندر عالی علم بر رهبر رحیم لکھون

خیال بر اخی روح در تبسم طبع سلیم لکھون

تو بھی تعریفی ہی، انت آقا لکھان منہا دسی محبوب جو سی ^{العیان} مکان

بغیر مت اقدس دلجائی طالب حقانی معزم حال راضی دایر
فقیر سائیں خیال خدائی صاحب فقیر سائیں رحمدل صاحب
اسلام علیکم السلام علی مدت فقر سلامت بقا محبت

دیرہ پور سی بعد پرا خد بخیر حق آدمی تم اوفان صاحب جو

الف پریو و خانامو عمر ربع زمین شام جو ملیو احوال
وصال مبارک نصیب نیو آج جمع رات جواب ۴ خط ارسال آدمی

جیسی محبوبین فرمایو آدمی میں سچ بلکل صاف آدمی کجیم ۴

بندہ جو وس فی آدمی چوتہ مفعول فاعل جو دلیل آدمی

چندوس حکم سی حق آدمی

مگر صافی کجیم آرام
ہی جو لکھون خط آدمی
بہیں جو حال ابہ خطن
آؤن اٹھ
مرد پور سی یا جو سبب
رحم کر پور

بسم الله الرحمن الرحيم هو حق موجود

ارد دار الفقہ

ام پور

بخدمت اقدس عاشق حقیقی دلجا لطیف نور

پیار فقیر سخی سائیں خیال خوائی صاحب حال جا

اسلام علیکم اللہ علی مرت راحۃ العشق دایم المحبت

دیدہ برسی بعد عرفان آئی تم اودھان صاحب جو پُر لطف محبوب نامو

لہن عربیہ دین شام ہو باعنائیت ملیو اکین سان چمی سینے سان لائی

کولی پنہی خیال جو احوال جیٹن بدن ۾ جاں جانم دل مروخ بر سر

پہی پوشیدہ راضی راض معلوم کیو آئی منہجا صاحب سائیں اودھان

منہجو محو فکر نہ کریو لہن غریب پنہی تمام نہیں آواز نصرت ڈوٹی پڑیا لہن

نہن کری معیت جو دریلا آئی ڈکن ۾ حق جو رالہ لڑم ۾ اللہ می امر یعنی

روح سان روح ملائی دم می بیدار ڈنم آئی منہجا ڈی محرم راض

اداسائیں حق الیقین آئی سمجھم نہ اللہ علی پنہی صورت خیال بیان

سچل سائیں سچو سلو مح کریو آئی ۾ نوسان پنہا جو عشق کمال

کری لہن دلیم جائ گزین کیو آئیں تنہن کری تو محبوب ہی شاہی
شوق شریک محبت ہی شدت لہن غریب دلکی تاب ۾ بیتاب کریو ڈو آئی

ٻهائي ڇٽو ڀلا ڇا چوان ڇا لکان اگر آءُ هن درد حال ۾ بيقاراري
 ڪي دل ۾ ضيق سحر بان تو مگر نٿو سحر ۾ سگهان ڇو ته تو يار ۾
 ٻره بي اختيار سحر ۾ وڌو آهي ۽ جيڪڏهن ڏيڍ رار ۾ ڇڏيو
 يا پيار وصل ۾ عار نٿو سحر بان ته به ٻين نٿو اجارت ڏي
 ڇا حال ته هن درد حال ۾ فيال ۾ حقيقت مون ڪا بهتر منهنجو سچو
 محبوب غوب ڇا ٿيندو آهي تنهن سحر ۾ سچي سچي ۾ عشق جو پيٽ
 لڪي ۾ نٿو اچي سگهي سو ڇا ٿي سچن جيڪي سور ڏنا تن کي هر دم
 سچي سگهي سمجهيو ۽ هر وقت ڏکڻ سان رافي رهيو ۽
 ائين تو يار ۾ نه رهي تا محبوبن اچن ۽ جاني ۾ وفائي وفا آهي
 ڇو ته مون ۾ ڪو ڏوهه ڏنا ٿو تنهن فراق ڏنا ٿو - پر پاڻ کان
 پري سحر ۾ به سچن کي صاف نه آهي ۽ سحر ۾ جو محرم نه آهي
 مهربان ٿي ڪو خطا معاف سحر ۾ نين ۾ نين ۾ وڃي بي عيب ڏسڻ نواز ش
 سان نواز ڪو عاشق ۾ خامي محوري سوار ڪو هميشه سحر ۾
 اها به سندن سعادت آهي ۽ ٻين کي وڌي ڇياري سچين جو محرم آهي
 ٻين ۾ اوهان ما ٻين حق سچن تحرير فرمايو آهي لا تحرير يعني هر شئي
 الله ۾ حڪم کان پاهڙم آهي ۽ منهنجو محبوب مون ڪا باطن ۾ جدا نه آهي مگر
 الله رحمان ظاهر ۾ محي گهڙيون جدا ڪيو آهي ڪلام ختم هاڻي ادا ۾ دم دل
 ساڻن کي حڪم الهي مطابق هدايت ڪجي ٿي اگر الله کي منظور آهي ته فائدو
 ٿيندو

ادا سر ھمدل سارڻن افسوس آھي جو سڄي عمر افراد رجائِي ڇڏيو
 ۽ مجازي عشق تي بيھڻ سبب پنھنجي ايرادي کي خدا نعال جي ايرادي ۾
 گم ٿي ڪيو ۽ انھي کان زباده ظالم ڪير آھي جو پنھنجي نفس جي خواهش
 کي فراسمجي ٿو ۽ ھر سھو يعني نہوت کي روڪي نٿو سگھي ۽
 پاڪ سيرت بغير مٿن صورت يعني جسم کي خدا سھري ڏسي ٿو
 ۽ جسم فاني آھي خدا فاني نہ آھي جنھن پنھنجي روح جي ڪيفيت نہ
 معلوم ڪئي سوئي گم راح آھي ھان اللھ جنھن شخص کي پاڪ ڪمان
 پري ڪري ٿو تنھنجي نفس سان شيطان کي ٺھڻي جو حڪم ڏي ٿو تنھنجي
 دنيا جي ڄڻ ۽ دنيا جي ماڻھن يعني خلق سان تعلق رکڻ جي سبب غلطي
 ٿيو جي ٿو سو ھر شخص پنھنجي نيڪي ۽ بردي ۾ غور و فڪر ڪري ڏسي
 تہ آڏو نيڪي ۽ آھيان يا بردي ۾ اگر بردي ۾ آھي تہ خداوند ڪريم کان ھر وقت
 نيڪم ٿيڻ جي توفيق گھرن ڏو رھي ٿي تہ ھو ڪھار ٿو رو آھي رحيم
 ٿي ٿو آھي ٿي نيڪي گھري واري کي ضرور ڪنھن نہ ڪنھن وقت پنھنجي
 مھرباني سان رحمت ۾ خاص ڪري ڇڏي ٿو ۽ بللہ توفيق -
 سڀ کي سلام ختم ڪلام -

خادم الفقراء و دعا گو فخير حال رافي فقير خيال
 نرم دل امانت سائين محبوب ڏي جلد مٿي آڏو ڪندو

اگر محبوب مالک خیال بسا اے اوہان حقیقی طالبین لاہ با فہم
 اللہ جو درویش و آغیان ہم نیکم دعائیں جو خیرا نو آغیان
 محکم بظہر میرا بیوہ ڈولا —

۱۔ تیل - میرا سچا ساٹن - تینوں دیوان دعائیں
 ہو ہیں سہا سلا مت رو در قیامت تا ابد
 ۲۔ سلی سوز برہون زبان با نالہ - دن دہر دکھان وچ راتان نہ
 ۳۔ ٹھیک ٹھیک سوا رب و سریاں وائیں
 ۴۔ تیرے ستم نے عذاب سنایا ہے نہ بھجرا سول سوایا نہ
 کوئی بل نہ پر جانی چھوڑا نہ ہائیں
 ۵۔ رھیاد لوچ خیال خرابی ہے - ہٹ کیہی یار جڑائی ہے
 ۶۔ روح راضی تیرا رکھے رب سرائیں

اللہ اوہان کی پیہمی عشق محال ہم ثابت قدم سلا مت رکھی آہن
 معن غریب حال تیرے رحم سحنا جواں با سواں جلد عطا فرما ایشا
 جڑا یار ایشو مخلص مفلس راضی

۱۔ تیل - میرا سچا ساٹن - تینوں دیوان دعائیں
 ۲۔ سلی سوز برہون زبان با نالہ - دن دہر دکھان وچ راتان نہ
 ۳۔ ٹھیک ٹھیک سوا رب و سریاں وائیں
 ۴۔ تیرے ستم نے عذاب سنایا ہے نہ بھجرا سول سوایا نہ
 کوئی بل نہ پر جانی چھوڑا نہ ہائیں
 ۵۔ رھیاد لوچ خیال خرابی ہے - ہٹ کیہی یار جڑائی ہے
 ۶۔ روح راضی تیرا رکھے رب سرائیں

مطبوعات

فرحت الفقير

احمد ذات جسم فقير